



شود.



۱۴۱

بخش قسم ۱۱۳۵

۵۲۰۴۸

نقحات الاس

مُصَنَّف

کتابخانه
بخش قسم ۱۱۳۵

مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره

باضافه


فہرست اسمائے صوفیائے کرام بہ ترتیب حروف تہجی

باہتمام کیسری داس پیٹھ پرنٹرز

مطبوعہ نو لکچور پریس لکھنؤ

جائیداد بیک روزیہ آدم پرنٹ آدم معلوم و قدر آدم معلوم

۵۱۹
خود شتر نہ ۲۰۱

کتابخانه مجلس شورای اسلامی		 شماره ثبت کتاب ۵۲۰۴۸
کتاب	نقحات الاس	
مؤلف		
موضوع		

کتابخانه مجلس شورای اسلامی	۲
۴۸۹	



۸۴۱

کتابخانه
مجلس شورای اسلامی
۱۳۲۵

۵۲۰۴۸

نقحات الانس

مُصَنَّف

کتابخانه
مجلس شورای اسلامی
۱۳۲۵

مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره

باضافه

فہرست اسماء صوفیاء کرام بہ ترتیب حروف تہجی

بابت تمام کیسری داس سٹیٹ پرنٹرز

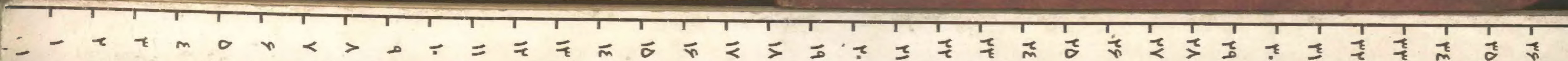
مطبوعہ نو کشور پریس لکھنؤ

جائیداد بیک روزیہ آدم بک خانہ آدم معلوم و قدر آدم معلوم

۵۱۹
کتابخانه
۱۳۱۰

کتابخانه مجلس شورای اسلامی		 شماره ثبت کتاب ۵۲۰۴۸
کتاب	نقحات الانس	
مؤلف		
موضوع		

کتابخانه مجلس شورای اسلامی	۲
۴۸۹	



اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلئے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں ان میں بعض کتب تو ایسی حالت انبیا و اولیا و دو فارسی وغیرہ لکھ کر تے ہیں تاکہ میں فن کی یہ کتاب ہر اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کا رخاںہ سے قدر و انون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب حالات انبیا و اولیا و ارو		ملک عرب کا سچا حال و سوانح عمری حضرت خلفاء و اربعہ رضی اللہ عنہم مرتبہ مولوی ظہیر احمد شاہ۔	۶ روپائی
روضۃ الاصفیا۔ ترجمہ قصص الانبیا و از مولوی محمد طاہر صاحب۔	۶ روپائی	سیر الممدار۔ معروف بہ ظہیر الامرار جس میں بلاد عرب و عجم و ہندوستان کے سفرون کا بیان و مراتب قطبیت و ولایت کی تصریح و مدار کے معنی وغیرہ کا تذکرہ ہے مرتبہ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب مصنف البدر و ظہیر الاسلام۔	۵ روپائی
ایضاً۔ مطبوعہ مطبع شعلہ طور۔		عکین الولایت۔ حالات اولیا و اللہ خاندان جشتیہ مصنفہ عزیز اللہ شاہ صاحب المعروف بہ منشی ولایت علی۔	۶ روپائی
عجائب القصص۔ حالات انبیا و اولیا از آدم علیہ السلام تا خاتم الانبیا صلعم مرتبہ مولوی فخر الدین صاحب۔		تذکرہ علمائے حال۔ حالات مقدس علمائے حال مولوی محمد ادریس صاحب حقیقۃ الاولیا۔ از مفتی غلام سرور لاہوری	۶ روپائی
تاریخ حبیب اکہ۔ مدینہ منورہ مولفہ مفتی عنایت احمد صاحب۔		قصص الانبیا۔ کامل کتاب مستطاب دی جملہ حالات انبیا و سلف سے حضرت سید المرسلین صلعم تک حسین مخانب مطبع علمائے مطبع ہذا سے اس مرتبہ دیگر کتب تو ایسی مستندہ سے حالات اضافہ کر کے گئے ہیں سابقہ کتب مطبوعہ مطبع ہذا دیگر مطابع مختصر ہیں اب یہ مکمل ہو گئی	۶ روپائی
ترجمہ فوائد سعیدیہ۔ حالات اولیا از مولانا ابوالحسن کاغذ و قسم (۱) کاغذ سفید گندہ۔	۱۲ روپ		
(۲) کاغذ سفید رسمی۔	۱۰ روپ		
میرآة الکونین۔ مصنف غلام نبی صاحب تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا۔ جدید تاریخ مقبول عام از ابتداء آدم علیہ السلام تا ائمہ شہداء علیہم السلام بصحت احادیث آثار مولفہ ابوالحسن حسین کاگوری کامل در دو جلد۔	۱۲ روپ		
البدر۔ مشاہیر شہداء اے بدر کی پاک زندگی کا سچا فوٹو تاریخ عرب و جغرافیہ	۱۲ روپ		

فہرست مضامین نفحات الانس

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۷	القول فی انواع الکرامات و خلق العبادات	۴	القول فی التوحید و مراتبہ و اربابہ	۴	القول فی الولایۃ والولی
۲۸	القول فی اہمیت الصوفیۃ صوفیہ	۱۷	القول فی اصناف ارباب الولایۃ		القول فی معرفۃ و العارف و المتعرف و الجاہل
۵۵۱-۳۱	حالات صوفیا و کرام	۶	القول فی الفرق بین المعجزۃ و الکرامۃ		القول فی معرفۃ الصوفی و المتصوف الملائک
۵۷۰-۵۵۱	حالات قصار العارفات	۱۸	والاستدراج		والفقیر و الفرق بینہم
		۲۰	القول فی اثبات کرامۃ الاولیاء	۷	

اسمائی صوفیای کرام بترتیب حروفی

۳۹۹	ابو البرکات نقی الدین سنائی	۲۳۲	ابراہیم المتوکل	۲۸	ابراہیم آجری صغیر
۱۸۰	ابوبکر بن ابی سعدان	۲۲۲	مجدوب	۲۸	کبیر
۲۳۱	الاسکات	۲۹۱	بن معصار الجعفری	۲۲	بن ادہم
۱۹۲	اشنائی	۲۰۸	مرغینانی	۲۷	اطردش
۱۸۲	تلمسانی		نارذیہ	۱۳۹	بن ثابت
۱۹۰	جو زقی	۲۱۲	بن یوسف زجاجی	۲۰۷	جلی
۱۷۹	الحجاز البغدادی	۲۸۳	ابن الصبارغ	۱۳۷	الخواص
۱۸۳	دقی	۲۸۵	ابن الفارض المحوی	۱۶۱	بن داؤد القصار الرقی
۱۹۳	دینوری	۲۷۱	ابن القائد	۲۰۷	دہستانی
۱۹۱	رازی	۵۳۲	ابن المطر اللندی	۱۲۷	رباطی
۲۱۹	رازی بجلی	۲۹۶	ابو احمد بدال چشتی	۲۰۶	الرقی
۱۷۲	زقاق صغیر	۱۱۰	ابو احمد القلائی	۲۵	ستنبہ ہروی
	کبیر	۲۱۰	ابو الادیان	۲۲	بن سعد الجشتی
۱۳۶	سعدی	۲۹۶	ابو اسحاق شانی	۲۰۶	بن شیمان قزوینی
۱۸۲	سکاک	۲۸۲	بن طریف	۲۹	بن شماس مرقندی
۱۸۸	سوی	۲۳۹	گا زونی	۲۸	الضاد البغدادی
۱۷۲	شہلی	۳۱۲	ابو اسماعیل نصر آبادی	۱۳۹	بن عیسی
۱۸۶	اشہبی	۳۷	ابو الاسود الراعی	۱۵۱	بن فاتمک

۱۶۰	ابو الحسن سیوطی	۵۳	ابو تراب بخشی	۲۲۵	ابو بکر شعری
۵۱۲	« شاذلی	۱۰۱	ابو ثابت رازی	۱۷۲	« الشقاق
۱۶۱	« بن شمره	۱۶۲	ابو جعفر احمد بن حمدان	۱۹۰	« شکر
۱۵۹	« الصانع الدینوری		« احمد بن حمید دیکهو احمد بن وصب	۱۸۲	« صفار
۱۶۰	« صبیحی	۱۶۵	« حداد	۱۷۹	« صیدلانی
	« علی بن حمید السعیدی	۲۳۲	« الحراز الاصلطری		« بن طاهر ابهری
	(دیکهو ابن الصبار)	۱۶۳	« الحفار	۱۸۶	« طرسوی
۲۱۲	« قوشچی	۱۶۹	« دامغانی	۱۸۲	« لمستانی
۲۳۲	« کردویه	۱۶۵	« سامانی	۳۳۲	« بن عبد الله انساج
۲۹۲	« بن شنی	۵۷	« اسماک	۱۷۲	« عطا جعفری
۱۵۸	« بن محمد المزمین	۱۶۳	« سوماتی	۱۸۱	« عطوفی
۳۶۳	« بنجار		« صیدلانی	۱۷۹	« بن عیسی مطوی
	« نساج (دیکهو خیر نساج)	۶۲	« فرغانی	۲۱۹	« فالیزبان
۸۰	« نوری	۸۵	« بن کرنی	۱۸۵	« خرا
۶۲	ابو الحسن باروسی	۱۶۷	« بنجدوم	۱۹۱	« قصری
۲۰۹	« بنان	۲۱۰	« محمد بن علی نسوی	۱۹۲	« قطبی
۲۵۷	« حداد	۱۶۶	« معاذ مصری	۱۲۸	« کسائی دینودی
۲۱۹	« الحصری	۵۲	« ابو حاتم عطار	۱۷۲	« کتانی
۲۳۸	« الکیمی	۲۲	« ابو الحارث اولاسی	۱۹۳	« کفشی
۱۶۹	« الدراج		« ابو حامد الاسود	۱۸۳	« مصری
۲۵۹	« سالی بن ابراهیم	۱۶۱	« المعروف بالزنجی	۱۹۲	« مغازلی
۲۵۶	« سرکی	۲۶۰	« ابو حامد دستان	۱۹۱	« مفید
۱۷۰	« سلامی	۲۲۲	« ابو الحسن ارموی	۱۹۲	« موازینی
۲۲۰	« بن سمعون	۳۰۹	« بشری بخری	۱۷۰	« راسطی
۲۱۷	« سیردانی		« حواری (دیکهو احمد بن حواری)	۱۲۲	« الوراق الترمذی
۲۵۳	« صغیر	۲۷۵	« خرقانی	۱۹۲	« بهدانی
۲۵۵	« طریزی	۷۰	« سبتی	۱۷۸	« یزدان یار ارموی
۲۱۷	« قرانی	۲۲۱	« سوهان آذدن	۵۲	« ابو تراب بلی

۱۶۶	ابو العباس نهاوندی	۲۱۷	ابو سلیمان نبلی	۱۷۰	ابو الحسن مالکی
۹۳	ابو عبد الله انطاکی	۲۸۷	ابو سهل صدوقی	۲۶۰	« مردودی
۲۹۲	« بابونی	۷۸	ابو شیب المفتح	۱۶۹	« دراق
«	« باکو بابونی	«	ابو صالح (دیکهو حمدون قصار)	۱۷۰	« الماشی
۱۱۳	« البسری	۱۳۲	ابو صالح المزمین	۲۵۵	« بهدانی
«	« بلخی (دیکهو احمد بن بلخی)	۲۳۱	ابو انصاک	۲۹۰	« بن هند الفارسی
۲۳۷	« تردغیزی	۸۹	ابو طالب اجمعی	۶۰	ابو حفص حداد
۱۱۲	« الجبار	۲۳۲	« خردج بن علی	۷۳	ابو حمزه بغدادی
۱۲۳	« چوپاره بهمانی	۱۲۲	« المکی	۷۲	« خراسانی
۱۱۶	« انصری	۳۲۹	ابو طاهر کرد	۲۰۰	ابو الخیر التتائی الاقطع
۱۲۲	« حضری	۱۳۳	ابو العباس اردیزی	۲۰۵	« حبشی
۱۱۳	« خاقانی صوفی	۱۳۵	« باوردی	۲۰۶	« حصی
۲۲۲	« بن خفیف شیرازی	۱۳۵	« البردعی	۲۰۶	« عسقلانی
۲۷۶	« دستانی	۱۳۹	« حمزه	۲۲۲	« مالکی
۲۲۹	« دونی	۵۲۶	« دمنوری	۳۲۲	ابو ذر بوزجانی
۲۵۲	« دینوری	۱۳۲	« دینوری	۱۲۷	« ترمذی
۱۶۶	ابو عبد الله رقی	۱۲۸	« سرنج	۲۷۷	ابو الریح الکفیف الملاحی
۲۲۸	« رودباری	۱۳۶	« سرمدی	۲۹۲	ابو زرعه اردبیلی
۱۲۲	« سالمی	۱۳۵	« سیاری	۲۹۳	« رازی
۱۵	« سجری	۲۸۹	« شقاقی	۲۰۶	ابو زید مرغزی
۳۰۳	« صومی	۱۳۲	« شیرازی	۲۷۱	ابو اسود بن شبل
۳۰۸	« طاقی	۱۳۱	« بن عطا	۲۷۷	ابو سعید بن ابی الخیر
۳۲۱	« عبادانی	۲۷۶	« بن عریض الصنهاجی	۲۱۱	« الاعرابی
۱۱۱	« تطلانی	۲۶۵	« قصاب	۷۵	« خراز
۲۲۹	« بن مانک	۵۱۹	« المرسی	۳۱۲	« معلم
۲۸۲	« محمد بن ابراهیم القرشی	۹۰	« بن سروقی	«	ابو سلمه باوردی
۳۲۱	« المختار	۹۱	« مؤنه زن بغدادی	۲۰	ابو سلیمان دارانی
۹۱	« مغربی	۱۳۸	« نسائی	۲۱۸	« مغربی

۲۵۰	ابو عبد الله شوقی	۲۵۰	ابو عمر جاجی	۲۱۱	ابو منصور اصفهانی	۲۴۲
۲۳۹	مولی	۲۳۹	صریفی	۳۰۹	محمد انصاری	۳۰۹
۶۲	محمدی بادری	۶۲	بن نجید	۲۱۵	سخته	۳۱۰
۹۲	نباجی	۹۲	ابو انزبیا صفهانی	۱۱۱	کاد کلاه	۱۵۴
۸۸	ابو عثمان جری	۸۸	ابو انبیت جیل لینی	۵۱۲	گادر	۳۱۲
۸۹	منفری	۸۹	ابو الفضل الجعفی	۲۳۶	ابو النصر بن ابی جعفر خاوندی	۳۲۰
۷۹	ابو عقاب بن علوان المفری	۷۹	نخسی	۲۴۳	خجاء	۲۲۱
۱۲۸	ابو العلا جوز جانی	۱۲۸	محمد بن حسن انطلی	۲۹۰	سراج	۲۶۲
۱۹۶	الکاتب المصری	۱۹۶	نیشاپوری (دیکو عباس بن حمزه)	۳۱۶	قبانی	۳۱۶
۱۹۵	مشتولی	۱۹۵	ابو القاسم تبریزی	۲۴۳	ابو الوفا خوارزمی	۳۸۸
۳۱۲	ابو علی بوته گر	۳۱۲	رازی	۱۲۵	ابو الولید احمد بن ابی الزبیر	۳۰۲
۱۹۵	تقفی	۱۹۵	سرقندی	۳۱	ابو ششم صوفی	۳۱
۲۳۸	حنین بن محمد کار	۲۳۸	انقشیری	۲۸۸	ابو ششم یعقوب	۳۷
۱۹۸	خیران	۱۹۸	قصری	۲۳۶	ابو یعقوب بن زیزی	۱۳۳
۲۴۹	دقاق	۲۴۹	گورگانی	۲۸۲	قطع	۱۳۲
۱۹۷	رازی	۱۹۷	مقری	۲۵۱	خراط	۱۳۵
۱۹۳	درد باری	۱۹۳	نصر آبادی	۲۱۸	رازی (دیکو یوسف بن حسین)	۱۳۲
۳۱۲	زرگر	۳۱۲	ابو القصر کالستی	۳۰۹	ذیات	۱۳۰
۶۰	سندی	۶۰	ابو الیث قوشی	۳۱۷	السوی	۱۳۰
۲۴۹	سیاد	۲۴۹	ابو محرز	۲۲۷	الکوردی	۱۳۵
۱۹۸	سیرجانی	۱۹۸	ابو محمد جری	۱۳۹	الذکوری	۳۲
۲۷۲	شبهوی مروزی	۲۷۲	حداد	۶۱	مزابی	۱۳۲
۲۸۵	عبدالرحمن سلمی	۲۸۵	انخاف	۲۳۱	حیدانی	۱۳۲
۳۳۱	فاردی	۳۳۱	الرایسی	۲۵۱	نرجوی	۱۳۱
۳۱۲	کیال	۳۱۲	الوطائی	۲۲۵	احمد بن ابراهیم الموسوی	۳۵
۱۹۶	مشتولی	۱۹۶	ابو مدین المفری	۲۷۳	بن ابی الحسن الزفای	۲۷۸
۳۲۶	روارجی	۳۲۶	ابو زاعم شیرازی	۶۲	بن ابی عبدالرحمان البنی	۳۱۹
۱۵۴	ابو عمر دوشقی	۱۵۴	ابو المظفر تری	۲۵۷	بن ابی الورد	۱۲۹

۵۲۰	احمد بن جعد	۵۲۰	اسمعیل قصری (شیخ)	۳۷۵	بهاء الدین نقشبند (خواج)	۳۲۵
۲۵۷	جو الکر	۲۵۷	امیر حسینی	۵۲۵	بهاء الدین دلد	۲۰۸
۳۱۰	حبشی (شیخ)	۳۱۰	امیر سید علی همدانی	۳۹۹	ثابت انجاز	۱۰۱
۳۱۱	عاجی (شیخ)	۳۱۱	امیر علی کمال (سید)	۳۲۲	ج	
۲۲۲	حرانی	۲۲۲	امیر چسفال خورش	۲۵۸	جاگیر (شیخ)	۲۸۲
۲۹۱	حامد نخسی	۲۹۱	امیر نیشاپوری	۲۷۷	جعفر اخذار	۲۲۵
۱۵۴	بن حسین بن منصور علاج	۱۵۴	امیر علی عمو	۲۸۲	جعفر انخواس غلدی	۲۱۲
۷۷	بن عواری	۷۷	احمد الدین اصفهانی	۵۲۵	جعفر بن المبرقع	۱۱۶
۵۷	بن خضریه البی	۵۷	بلیاتی	۲۲۳	جلال الدین الیزید پورانی	۲۵۰
۳۰۹	سنبل کاکا	۳۰۹	کرانی	۵۳۲	جلال الدین رقی (مولانا دم)	۲۰۹
۶۵	بن عاصم انطاک	۶۵	ب		جلال الدین محمود اهرمغانی	۲۱۹
۳۳۶	غزالی	۳۳۶	باب خرغانی	۲۶۲	جمال الدین احمد جرجانی	۳۹۱
۳۱۳	کوفانی	۳۱۳	بابا کمال جندی	۳۸۷	جمال الدین بگلنار	۲۲۶
۳۰۲	بن بود و بن حبشی	۳۰۲	بابا محمود طوسی	۲۰۰	جال الدین کیلی	۳۸۷
۳۲۲	النامق جانی (شیخ الاسلام)	۳۲۲	بایزید بسطامی	۵۹	جال الدین لور	۲۲۵
۲۹۲	سجاد استرآبادی	۲۹۲	برکه همدانی	۳۷۲	جنید بغدادی	۸۱
۲۶۸	نصر (شیخ)	۲۶۸	یرکان الدین محقق	۲۰۹	جوهر (شیخ)	۵۲۰
۱۳۲	بن دهب	۱۳۲	بشر حافی	۵۰	جهم رقی	۲۲۲
۷۸	احنف همدانی	۷۸	بشر طبرانی	۵۱	ح	
۲۰۱	انخی علی مقلق شاه	۲۰۱	بشر سیم (دیکو ابوالقاسم شرباسین)		حاتم اصم	۶۷
۱۲۷	فرج بخانی	۱۲۷	بقادر بن تود (شیخ)	۲۶۹	حاتم بن سدا الحاسی	۵۲
۳۹۷	محمد دهقانی	۳۹۷	بکیر الدراج	۱۷۰	حافظ شیرازی	۵۵۱
۳۹۶	علی مصری	۳۹۶	بنان بن عبدالله	۱۵۸	حافظ الدین بخاری (خواج)	۳۵۷
۲۹۲	ادیب کندی	۲۹۲	بنان بن محمد الحمال الواسطی	۱۵۶	حجام الاسود	۵۱۸
۲۹۸	استاد مردان	۲۹۸	بندار بن حسین شیرازی	۲۱۵	حسام الدین طلی	۲۱۷
۱۵۸	اسحاق بن ابراهیم الحمال	۱۵۸	بهاء الدین زکریا ملتانی	۲۵۲	حسن ابن عمویه	۲۳۲
۳۱۰	اسمعیل حبشی (خواج)	۳۱۰	بهاء الدین عمر	۲۰۵	حسن دبلوی	۵۲۹
۳۱۲	دباس	۳۱۲	بهاء الدین عمر ابردهی (حافظ)	۲۰۱	حسن سکاک سمنانی	۳۷۱

۳۵۷	حسن عطار (خواج)	۳۷۴	روزبهان کبیر مصری	۳۷۴	ش
۹۵	حسن بن علی الموسوی	۹۶	رویم بن احمد بن یزید	۹۶	ش
۲۸۷	حسین بن محمد سلمی	۵۲۷	ریحان (شیخ)	۵۲۷	ش
۱۲۹	حسین بن منصور الخلاج	۸۸	زکریا بن دولویه	۸۸	ش
۲۵۶	حماد دباس	۸۸	زکریا بن یحیی هرودی	۸۸	ش
۷۹	حماد قرشی	۱۰۳	زهره بن المغربی	۱۰۳	ش
۶۳	حمدون قصار	۸۸	زیاد الکبیر المهدانی	۸۸	ش
۷۴	حمزه بن عبداللہ الحسینی	۲۴۷	زین الدین ابوبکر تائب آبلوی	۲۴۷	ش
۳۸۱	حیوة بن قیس حرانی	۲۴۱	زین الدین ابوبکر خوانی	۲۴۱	ش
۵۲۶	خاقانی (افضل الدین)	۵۵	شهاب الدین سهروردی	۵۵	ش
۲۶۵	خالوی نیشاپوری	۵۲۰	شهبان الدین مقتول	۵۲۰	ش
۵۲۸	خسرو دهلوی	۱۰۴	شیان بن علی	۱۰۴	ش
۵۹	خلف بن علی	۵۲۱	شیخ الاسلام (دیکھو عبداللہ بن ابی شیبہ)	۵۲۱	ش
۳۲۴	خلیل آتا	۳۸۳	شیخ عمو	۳۸۳	ش
۳۲۱	خواجہ عارف یوگرودی	۱۲۶	ص	۱۲۶	ص
۳۱۹	خیرچہ (خواجہ)	۵۲۰	صالح بن مکتوم	۵۲۰	ص
۱۳۵	خیرناج	۵۰۷	صدر الدین قونیوی	۵۰۷	ص
۲۲	داؤد بن احمد دارانی	۵۰۷	صدوق بغدادی (شیخ)	۵۰۷	ص
۵۲	داؤد بلخی	۳۲۰	صلاح الدین زکوب	۳۲۰	ص
۲۲	داؤد بن نصر طائی	۲۱۸	ط	۲۱۸	ط
۳۲	ذوالنون مصری	۵۲۲	طاهر مقدسی	۵۲۲	ط
۳۸۹	رضی الدین علی لالا	۱۰۱	طوبی بن صباح البلیلی	۱۰۱	ط
۳۹۲	رکن الدین علاء الدولہ سمنانی	۵۳۷	ظ	۵۳۷	ظ
۲۴۰	روزبهان بقلی	۶۹	ظالم بن محمد	۶۹	ظ
۲۴۰	روزبهان بقلی	۱۰۸	ظہیر الدین حلوی	۱۰۸	ظ
۲۴۰	روزبهان بقلی	۳۸۵	ظہیر الدین عبدالرحمن بن علی بن	۳۸۵	ظ
۲۴۰	روزبهان بقلی	۲۵۸	بزرگ عشق	۲۵۸	ظ

۳۱۳	عمو (شیخ)	۲۷۸	عدی بن مسافر شانی	۲۷۸	ع
۵۱۲	عیسیٰ بن ہتاز زمینی	۵۲۲	عراقی	۵۲۲	ع
۳۷۱	عین القضاة ہمدانی	۱۰۳	عرون بن وثاہ	۱۰۳	ع
۱۲۱	غ	۲۲۷	غزالدین محمود کاشی	۲۲۷	ع
۱۲۱	غ	۱۰۵	عطارد بن سلیمان	۱۰۵	ع
۱۲۱	غ	۵۱۷	عقیق الدین تلمسانی	۵۱۷	ع
۱۲۱	غ	۵۲۸	علاء الدین خوارزمی	۵۲۸	ع
۱۲۱	غ	۲۲۹	علاء الدین عطار	۲۲۹	ع
۲۷۹	ف	۳۵۹	علاء الدین غجدانی	۳۵۹	ع
۲۷۹	فتح بن علی الموصلی	۲۷۸	علاء الدولہ سمنانی (دیکھو کن الدین علاء الدولہ)	۲۷۸	ع
۵۰	فتح بن شحرت المروزی	۲۱۶	سمنانی	۲۱۶	ع
۳۷۳	فتح - (شیخ)	۲۰۰	علی بن بکار	۲۰۰	ع
۲۰۳	فخر الدین نورستانی	۱۱۶	علی بن بندار بصوفی الصیرفی	۱۱۶	ع
۵۲۰	فرید الدین عطار	۱۰۹	علی بن حمزہ صفائی الخلاج	۱۰۹	ع
۳۸	فضیل بن عیاض	۳۲۱	علی راتینی (خواجہ)	۳۲۱	ع
۵۳۵	ق	۱۰۵	علی بن سہل اصفہانی	۱۰۵	ع
۵۱	قاسم تبریزی	۱۱۰	علی بن شعیب السقاء	۱۱۰	ع
۳۲۳	قاسم حوی	۲۳۰	علی بن شلوہ	۲۳۰	ع
۳۱۸	قشقم (شیخ)	۵۷	علی بن عبدالحمید الخزاعی	۵۷	ع
۲۷۰	قرنج	۲۹۰	علی بن عثمان الجلابی	۲۹۰	ع
۲۹۹	قطب الدین مودود چشتی (خواجہ)	۵۲۵	علی کردی (شیخ)	۵۲۵	ع
۵۲۳	قطب الدین یحیی جانی	۶۶	علی کی	۶۶	ع
۲۲۲	قوام الدین سمنانی (امیر)	۱۱۰	علی بن موقی البغدادی	۱۱۰	ع
۲۲۶	ق	۳۹۹	علی بیدانی	۳۹۹	ع
۵۲۹	کمال بخندی	۲۲۶	علی حسن بن حسن کرمانی	۲۲۶	ع
۲۲۹	کمال الدین عبدالرزاق کاشی	۳۷۳	عمار یاسر (شیخ)	۳۷۳	ع
۸۵	کمس بن حسین ہمدانی	۲۵۹	عمران ثلثی	۲۵۹	ع
۸۵	کمس بن حسین ہمدانی	۸۵	عمر بن عثمان المکی الصوفی	۸۵	ع

۵۶۴	بی بی یک مردیه	۳۹۱	نورالدین عبدالرحمن کسرتی	۳۲۲	محمد بنی	ل	لقمان شری
۵۶۰	سحقه	۳۲۰	نورالدین عبدالرحمن مصری	۱۰۷	محمد بن یوسف بن معدان النبا	م	محمد بن یوسف بن معدان النبا
۵۵۹	تلمیذه سری سقطی	۳۲۶	نورالدین عبدالصمد زطنری	۳۲۱	محمود النیر (خواجه)		محمود النیر (خواجه)
۵۶۶	جاریه سوداء		و	۲۹۲	محمد بن الدین بن عربی	۳۷۹	محمد بن الدین بن عربی
۵۶۷	جاریه مجهوله	۳۸	ولید بن عبداللہ السقا	۲۸۳	منظف بن احمد بن حمدان	۱۳۷	منظف بن احمد بن حمدان
۵۵۶	حفصه بنت شیرین		ح	۲۰۸	منظف کرمان شاهی	۱۳۶	منظف کرمان شاهی
۵۵۲	کردیه	۲۲۶	هشام بن حمدان	۳۹	معروف کرنی	۳۱۲	معروف کرنی
۵۵۵	طیبه دمشقیه		ی	۲۸۳	معشوق طوسی	۲۹۷	معشوق طوسی
۵۶۲	دختر کعب	۳۰۶	یحیی بن عمار شیبانی (خواجه)	۵۵۰	مفری (محمد شیرین)	۱۲۹	مفری (محمد شیرین)
۵۵۲	رابعه شامیه	۵۸	یحیی بن معاذ الرازی	۵۲۶	مفرح (شیخ)		مفرح (شیخ)
۵۵۲	رابعه عدویه		یسین المفری (دیکو حجام الاسود)	۹۳	مشاد الدینوری	۳۲۱	مشاد الدینوری
۵۵۳	مریمانه دالمه	۳۵۸	یعقوب چرخ		منصور بن منصور (خواجه)	۳۵۲	منصور بن منصور (خواجه)
۵۵۷	زیتونه	۹۹	یوسف بن حسین الرازی	۶۲	منصور بن عمار	۱۵۵	منصور بن عمار
۵۵۳	شعوانه	۲۹۸	یوسف بن محمد بن سمعان	۲۲۹	موسى الجصاص	۱۲۷	موسى الجصاص
۵۵۳	عفیره العابدیه	۳۳۷	یوسف بهمانی	۵۱۰	موسی صدرانی (شیخ)	۳۷۱	موسی صدرانی (شیخ)
۵۵۹	فاطمه بنت ابی بکر الکفانی		نساء العارفات	۲۲۶	موسی بن عمران جیرغنی	۲۷۸	موسی بن عمران جیرغنی
۵۵۷	فاطمه بروعیه	۵۵۶	ام حسان	۲۹۶	مومن شیرازی	۳۰۹	مومن شیرازی
۵۶۵	فاطمه بنت النثنی	۵۵۸	ام علی (زوجا محمد بن نصر دینه)	۵۰۶	مؤید الدین جندی	۲۵۶	مؤید الدین جندی
۵۵۶	فاطمه نیشاپوریه	۵۶۲	ام محمد	۵۶۲	سیمون المفری		سیمون المفری
۵۵۹	نضه		ام محمد (والده شیخ ابو عبد الله)	۵۵۸	ن	۳۰۵	ن
۵۵۲	لبابه المتعبیه	۵۵۸	بن خفیف	۳۸۹	نجم الدین دایه	۳۱۸	نجم الدین دایه
۵۵۲	مریم البصره	۵۶۹	امراة اصفهانیه	۵۲۱	نجم الدین عبداللہ الاصفهانی	۱۱۹	نجم الدین عبداللہ الاصفهانی
۵۵۳	معاذة العدویه	۵۶۷	امراة حبشیه	۳۹۷	نجم الدین محمد بن محمد الادکانی		نجم الدین محمد بن محمد الادکانی
			امراة خوارزمیه	۳۷۵	نجم الدین کبری	۱۰۸	نجم الدین کبری
			امراة فارسیه	۲۲۱	نجیل الدین علی بن برغش شیرازی	۱۱۸	نجیل الدین علی بن برغش شیرازی
			امراة مجهوله	۲۵۲	نظام الدین اولیا	۲۷۵	نظام الدین اولیا
			امراة مصریه ادلی	۳۵۹	نظام الدین خاموش	۳۳۳	نظام الدین خاموش
			امراة مصریه اخرى	۵۲۷	نظامی گنجوی	۶۵	نظامی گنجوی

بصنا میگویند که این کتاب را فضل خواجه زو سنا

لغات شالان

حواشی مفیده

کتابخانه ملی و کتب خطی و کتب چاپی

در کتابخانه ملی و کتب خطی و کتب چاپی

تو آن برق منطوی و متواری گردد و بهوب آن لغو باطن ایشان را از هیچ آتش طلب
و تلقی شوق روحی آرامی بخشد و دیگر باره چون آن برق منقطع گردد و آن نفوس را شود ظهور
صفات نفوس و حرارت طلب و تلقی شوق معاودت نماید و سالک خواهد که یکی از ملائیس صفات
و جوهر منسلخ و منحل گردد و غرق بحر فنا شود تا از تعب وجود یکبارگی بیاساید و چون آن مکان هنوز
مقام در نگشته باشد و گاه گاه بدو نازل گردد و باطن مطلع و مشتاق این مقام باشد و از تعب و مشقه
حق مجزوبان و اصل کرده شد و اما مشقه مبطّل مجزوبان و اصل طائفه باشند که دعوی استغراق
در بحر فنا و استهلاک در عین توحید کنند و حرکات و سکونات خود را هیچ وجه بخود اصنافت نکنند
و گویند حرکات ما بجز حرکات ابواب است که بی محرک ممکن نبود و این معنی هر چند صحیح است
و لیکن نه حال آن جماعت بود زیرا که ملو ایشان ازین سخن تهید عذر معاصی و مناهی بود و
حوالت آن بارادت حق و دفع ملازمت از خود و آیین طائفه را ز نادقه خوانند و سهل بن
عبدالله را رحمة الله تعالی گفتند شخصی می گوید نسبت فعل من بارادت حق چنان است که نسبت
حرکت ابواب با محرک آن گفت این قائل اگر کسی بود که مراعات اصول شریعت و محافظت
حدود احکام عبودیت کند از جمله صدیقان باشد و اگر کسی بود که از تورد و آنها که مخالفات احکام
شیخ باک ندارد و این سخن برای آن گوید تا وجه حوالت فعال با حق سبحانه و اسقاط ملائیس طائفه
با طمع از دین و ملت ظاهر گردد از جمله زندیقان بود و اما متشبه حق بملائیت طائفه باشند که تعمید
تخریب نظر خلق بمبالات و زیادت نه نمایند و اکثر سعی ایشان در تخریب عبادات و تقیید آداب
مخالفات بود و بر مایه حال ایشان جز ذلغ خاطر و طیب القلب نباشد و ترسم بر اسم زاهد و عبادان
ایشان صورت نه بند و اکثر نوافل و طاعات از ایشان نیاید و تمسک بخرام اعمال نمایند و
جز براداری و انصاف و اطاعت نه کنند و جمع و استکثار اسباب دنیوی بایشان منسوب نباشد و
بطبیعه القلب قانع باشند و طلب مرید احوال نکنند ایشان را قلندریه خوانند و آیین طائفه از جهت
عدم ریایا ملائیت مشابهت دارند و فرق میان ایشان آنست که ملائیت جمع نوافل و فضائل است که
و لیکن آنرا از نظر خلق پنهان دارد و اما قلندریه از حد فراتر می رود و باظهار اعمال و انفعال از خلق
مقید نبود و اما طائفه که دین زمان بنام قلندری موسوم اند و بقبه اسلام از گرون برداشته اند

عبدالله
را رحمة الله
تعالی گفتند
شخصی می گوید
نسبت فعل من
بارادت حق
چنان است که
نسبت حرکت
ابواب با محرک
آن گفت این
قائل اگر کسی
بود که مراعات
اصول شریعت
و محافظت
حدود احکام
عبودیت کند
از جمله صدیقان
باشد و اگر کسی
بود که از تورد
و آنها که مخالفات
احکام شیخ باک
ندارد و این سخن
برای آن گوید تا
وجه حوالت فعال
با حق سبحانه
و اسقاط ملائیس
طائفه با طمع
از دین و ملت
ظاهر گردد از
جمله زندیقان
بود و اما متشبه
حق بملائیت
طائفه باشند
که تعمید تخریب
نظر خلق
بمبالات و زیادت
نه نمایند و اکثر
سعی ایشان در
تخریب عبادات
و تقیید آداب
مخالفات بود
و بر مایه حال
ایشان جز ذلغ
خاطر و طیب
القلب نباشد
و ترسم بر اسم
زاهد و عبادان
ایشان صورت
نه بند و اکثر
نوافل و طاعات
از ایشان نیاید
و تمسک بخرام
اعمال نمایند
و جز براداری
و انصاف و اطاعت
نه کنند و جمع
و استکثار اسباب
دنیوی بایشان
منسوب نباشد
و بطبیعه القلب
قانع باشند
و طلب مرید
احوال نکنند
ایشان را قلندریه
خوانند و آیین
طائفه از جهت
عدم ریایا
ملائیت مشابهت
دارند و فرق
میان ایشان
آنست که ملائیت
جمع نوافل و
فضائل است که
و لیکن آنرا
از نظر خلق
پنهان دارد
و اما قلندریه
از حد فراتر
می رود و باظهار
اعمال و انفعال
از خلق مقید
نبود و اما
طائفه که دین
زمان بنام
قلندری موسوم
اند و بقبه
اسلام از گرون
برداشتند اند

و این

و ازین اوصاف که شمرده شد خالی اند این امم برایشان عاریت است و اگر ایشان را حشو بی خوانند
لا یضر و اما متشبه مبطّل بملائیت طائفه باشند هم از نادقه که دعوی اخلاص کنند و بر آنها فسق و فجور
مبالت غایت نمایند و گویند مراد ما ازین ملائیت خلق و اظهار نظر مردم است و حق سبحانه از طاعت خلق
بی نیاز است و از معصیت ایشان غیر متضرر و معصیت را در از از خلق منحصر دانند و طاعت را در احسان
و اما متشبه حق بزاهدان طائفه باشند که هنوز رغبت ایشان بکلی از دنیا مصروف نشده باشد و خواهند
که یکبارگی از دنیا رغبت گردانند و ایشان را متضرر خوانند و اما متشبه مبطّل بدیشان جماعتی باشند که اگر
قبول خلق ترک دینست دنیا کنند و خاطر از جمیع اسباب دنیوی باز گیرند بدان تحصیل طلب ماه کنند
در میان مردم و ممکن بود که بر بعضی مال ایشان مشتبه شود و مردم بپندارند که ایشان از دنیا اعراف کلی
کرده اند و ایشان خود ترک مال جاه خریده اند **قُلْ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْدَ لَنَا دَلِيلًا لَكُنَّا لَمِنَ الْخاسِرِينَ** و لیکن که برایشان بیو مال بود
شان متشبه شود گمان برند که چون خاطر شان بطلب اسباب دنیوی مشغول نیست علت آنست که
اعراض کرده اند و این طائفه را می خوانند و اما متشبه حق بفقرا آنست که ظاهرش بر سر فقر مترسم بود
و باطنش خواہان حقیقت فقر و لیکن هنوز میل بنیاد دارد و بتکلف بر فقر صبر می کند و فقیر حقیقی فقر را
نیست فاص و انداز حق سبحانه و بران و طائفه شکر همواره بتقدیم می رسانند و اما متشبه مبطّل بفقرا
آنست که ظاهرش بر سر فقر مترسم بود و باطن حقیقت آن غیر مطلع و مرادش مجرد اظهار دعوی است
و عصیت و قبول خلق و این طائفه را هم می خوانند و اما متشبه حق بنجادم آنست که همواره بخیرت
بنده گان حق سبحانه قیام می نماید و بیاطن می آید که خدمت ایشان را بشایسته غرض دنیوی مالی با با سبب
مشوب نگرداند و دینت را از خواست بیل و هوا و تر با تحلیلص کند و لیکن هنوز بحقیقت زهد نرسیده باشد
چس و قوی بکلم غلیه نور ایمان و اخفاء نفس بطن از خدمات او در محل استحقاق افتد و در آن بکلم غلیه
نفس خدمت او بهواری آمیخته بود چس را که در محل استحقاق باشند و وقع محبت و ثناء و نبوت بلیغ بجهت
رساند و بعضی را که مستحق خدمت باشند محروم گذارد و انجینس کس را نتواند خواند و اما متشبه
مبطّل بنجادم کسی بود که او را در خدمت نیست اخروی نباشد بلکه خدمت خلق را و ادم منافع
دنیوی کرده بود تا بآن سبب استجلا بلیقوات و اسباب می کند و اگر آنرا در تحصیل غرض
و تیسیر مراد خود موخر نه بیند ترک کند پس خدمت او مقصور بود بر طلب جاه و مال اکثر اقلع

عبدالله
را رحمة الله
تعالی گفتند
شخصی می گوید
نسبت فعل من
بارادت حق
چنان است که
نسبت حرکت
ابواب با محرک
آن گفت این
قائل اگر کسی
بود که مراعات
اصول شریعت
و محافظت
حدود احکام
عبودیت کند
از جمله صدیقان
باشد و اگر کسی
بود که از تورد
و آنها که مخالفات
احکام شیخ باک
ندارد و این سخن
برای آن گوید تا
وجه حوالت فعال
با حق سبحانه
و اسقاط ملائیس
طائفه با طمع
از دین و ملت
ظاهر گردد از
جمله زندیقان
بود و اما متشبه
حق بملائیت
طائفه باشند
که تعمید تخریب
نظر خلق
بمبالات و زیادت
نه نمایند و اکثر
سعی ایشان در
تخریب عبادات
و تقیید آداب
مخالفات بود
و بر مایه حال
ایشان جز ذلغ
خاطر و طیب
القلب نباشد
و ترسم بر اسم
زاهد و عبادان
ایشان صورت
نه بند و اکثر
نوافل و طاعات
از ایشان نیاید
و تمسک بخرام
اعمال نمایند
و جز براداری
و انصاف و اطاعت
نه کنند و جمع
و استکثار اسباب
دنیوی بایشان
منسوب نباشد
و بطبیعه القلب
قانع باشند
و طلب مرید
احوال نکنند
ایشان را قلندریه
خوانند و آیین
طائفه از جهت
عدم ریایا
ملائیت مشابهت
دارند و فرق
میان ایشان
آنست که ملائیت
جمع نوافل و
فضائل است که
و لیکن آنرا
از نظر خلق
پنهان دارد
و اما قلندریه
از حد فراتر
می رود و باظهار
اعمال و انفعال
از خلق مقید
نبود و اما
طائفه که دین
زمان بنام
قلندری موسوم
اند و بقبه
اسلام از گرون
برداشتند اند

و اشباع تا در محافل و مجامع بدان تقدم و مغافرت جوید و نظر او در خدمت همگی بر خط نفس خود بود و این چنین کسی است که از خود خوانند و اما متشبه محق بعد کسی بود که اوقات خود را مستغرق عبادات خواهد و لیکن بسبب بقایای دواعی طبیعت و عدم کمال تزکیه نفس هر وقت مراعات و اورا و طاعات او فترات و تعویقات افتد یا کسی که هنوز لذت عبادت نیافته باشد و بتکلف بدان قیام می نماید و او را متعب خوانند و اما متشبه مبطل باشد و شخصی بود از جمله مرآتیه که نظر او در عبادت بر قبول خلق بود و در دل و ایمان ثواب آخرت نباشد و تا اطلاع غیر بر طاعت خود نبیند بدان قیام نماید آنرا خداوند متعالی از من الشکر و التیاء و بالذات العظمی و التوفیق القول فی التوحید و مراتبه و اربابها و فی الفصل الثانی من الباب الاول من ترجمه الحواری توحید را مراتب است اول توحید ایمانی دوم توحید علمی سوم توحید حالی چهارم توحید الهی اما توحید ایمانی آنست که بنده بتفرد و وصف الهیت و توحید تحقیق معبودیت حق سبحانه و تعالی اشارت آیات و اخبار تصدیق کند بدل و اقرار در برابران و این توحید نتیجه تصدیق مجرد اعتقاد و صدق خبر باشد و مستغنا بود از ظاهر علم و تمسک بان خلاص از شرک جلی و انحراف در سنگ اسلام قائمه دهد و متصفه بحکم ضرورت ایمان با عموم مومنان درین توحید مشارک اند و بدگر مراتب تفرد و مخصوص با توحید علمی مستغناست از باطن علم که آنرا علم یقین خوانند و آن چنان بود که بنده در برایت طریق تصوف از سر یقین بدانند که موجود حقیقی و موثر مطلق نیست الا خداوند عالم جل جلاله و جلوه ذوات و صفات و افعال را در ذات و صفات و افعال او ناچیز دانند و ذاتی را فردی از نور ذات مطلق شناسد و هر صفتی را پرتوی از نور مطلق دانند چنانکه هر کجا علمی و قدرتی و ارادت و سمی و بصیرت یا پادشاهی از آنرا علم و قدرت و ارادت و سمی و بصیرت الهی اندکی از نور مطلق است و جمیع الصفات و الافعال و این مرتبه انشا و اکل بر اجب ال توحید مخصوص و متصفه است و مقدم آن با سابقه توحید عام پیوسته و مشابه این مرتبه مرتبه الهیت که کوه نظر آنرا توحید علمی خوانند و نه توحید علمی بود بلکه توحیدی باشد رسمی اندر اعتبار ساقط و آنچنان باشد که شخصی از سر و کلاه و طاعت بطریق مطاعه یا سمع تصوری کند از معنی توحید و رسمی نصرت توحید و در قسم گردد و از انجا و انشاء بحث و مناظره گاه گاه سخنی بے مغز گوید چنانکه از حال توحید بیخ اثر

در مستغنا بود از ظاهر علم و تمسک بان خلاص از شرک جلی و انحراف در سنگ اسلام قائمه دهد و متصفه بحکم ضرورت ایمان با عموم مومنان درین توحید مشارک اند و بدگر مراتب تفرد و مخصوص با توحید علمی مستغناست از باطن علم که آنرا علم یقین خوانند و آن چنان بود که بنده در برایت طریق تصوف از سر یقین بدانند که موجود حقیقی و موثر مطلق نیست الا خداوند عالم جل جلاله و جلوه ذوات و صفات و افعال را در ذات و صفات و افعال او ناچیز دانند و ذاتی را فردی از نور ذات مطلق شناسد و هر صفتی را پرتوی از نور مطلق دانند چنانکه هر کجا علمی و قدرتی و ارادت و سمی و بصیرت یا پادشاهی از آنرا علم و قدرت و ارادت و سمی و بصیرت الهی اندکی از نور مطلق است و جمیع الصفات و الافعال و این مرتبه انشا و اکل بر اجب ال توحید مخصوص و متصفه است و مقدم آن با سابقه توحید عام پیوسته و مشابه این مرتبه مرتبه الهیت که کوه نظر آنرا توحید علمی خوانند و نه توحید علمی بود بلکه توحیدی باشد رسمی اندر اعتبار ساقط و آنچنان باشد که شخصی از سر و کلاه و طاعت بطریق مطاعه یا سمع تصوری کند از معنی توحید و رسمی نصرت توحید و در قسم گردد و از انجا و انشاء بحث و مناظره گاه گاه سخنی بے مغز گوید چنانکه از حال توحید بیخ اثر

در و نباشد و توحید علمی اگر چه فرد مرتبه توحید عالیست و لیکن از توحید حالی مجزی آن همراه بود و من اجته من کسینهم عینا لشرک بها المشرکون و وصف شرک این توحید است و ازین جهت صاحب آن پیشتر در ذوق و سرور بود چه بنا بر مزاج حال بعضی از ظلمت رسوم و مرتفع شود چنانکه در بعضی تصاریف بر مقتضای علم خود عمل کند و چنانکه در احوال اهل انوار در میان نه بیند اما در اکثر احوال بسبب بقایای ظلمت و وجود از مقتضای علم خود محجوب شود و بدین توحید بعضی از شرک خفی بر خیزد و اما توحید حالی آنست که حال توحید و عدت الزم ذات است و مقرر گردد و جمله ظلمات رسوم و وجود الا اندک بقیه در اشراق نور توحید شامی و محمل شود و نور توحید در نور حال و مستتر و مندرج گردد و بر مثال دراج نور کوکب نور آفتاب قلنا استکبان الصبیر اخرج ضوؤه و باصفاره أضواء نور انکواکب درین مقام وجود موعود و مشاهده جمال وجود واحد چنان مستغرق من جمیع کوه که بجز ذات و صفات واحد در نظر شهود او نیاید تا غایتی که این توحید را صفت واحدیند صفت خود و این دیدن را هم صفت او بیند و هستی او بدین طریق قطره وار در تصرف تلامذ امواج بحر توحید افتد و غرق جمیع گردد و ازینجا است قول حمید قدس سره قال ان التوحید محلی یصح فی فیة الرسول و یتکبر رج فیة العلوی و یکون الله کما یرکب و نشاء این توحید نور مشاهده است و منشاء توحید علمی نور اقبس و بدین توحید اکثری از رسوم بشریت منتفی شود و توحید علمی اندکی از ان رسوم مرتفع گردد و سبب بعضی از بقایا رسوم در توحید حاسی آنست که تا صدور تربیت افعال و تهذیب اقوال از موقد ممکن بود بدین جهت در حال حیات حق توحید چنانکه باید نگذارده نشود و ازینجا است قول ابو علی دقاق قدس سره که التوحید غیر جمیع لا یقضى دینیه و غیر ذلک لا یؤدی حقیقه و خواص موصدان را در حال حیات از حقیقت

در مستغنا بود از ظاهر علم و تمسک بان خلاص از شرک جلی و انحراف در سنگ اسلام قائمه دهد و متصفه بحکم ضرورت ایمان با عموم مومنان درین توحید مشارک اند و بدگر مراتب تفرد و مخصوص با توحید علمی مستغناست از باطن علم که آنرا علم یقین خوانند و آن چنان بود که بنده در برایت طریق تصوف از سر یقین بدانند که موجود حقیقی و موثر مطلق نیست الا خداوند عالم جل جلاله و جلوه ذوات و صفات و افعال را در ذات و صفات و افعال او ناچیز دانند و ذاتی را فردی از نور ذات مطلق شناسد و هر صفتی را پرتوی از نور مطلق دانند چنانکه هر کجا علمی و قدرتی و ارادت و سمی و بصیرت یا پادشاهی از آنرا علم و قدرت و ارادت و سمی و بصیرت الهی اندکی از نور مطلق است و جمیع الصفات و الافعال و این مرتبه انشا و اکل بر اجب ال توحید مخصوص و متصفه است و مقدم آن با سابقه توحید عام پیوسته و مشابه این مرتبه مرتبه الهیت که کوه نظر آنرا توحید علمی خوانند و نه توحید علمی بود بلکه توحیدی باشد رسمی اندر اعتبار ساقط و آنچنان باشد که شخصی از سر و کلاه و طاعت بطریق مطاعه یا سمع تصوری کند از معنی توحید و رسمی نصرت توحید و در قسم گردد و از انجا و انشاء بحث و مناظره گاه گاه سخنی بے مغز گوید چنانکه از حال توحید بیخ اثر

در مستغنا بود از ظاهر علم و تمسک بان خلاص از شرک جلی و انحراف در سنگ اسلام قائمه دهد و متصفه بحکم ضرورت ایمان با عموم مومنان درین توحید مشارک اند و بدگر مراتب تفرد و مخصوص با توحید علمی مستغناست از باطن علم که آنرا علم یقین خوانند و آن چنان بود که بنده در برایت طریق تصوف از سر یقین بدانند که موجود حقیقی و موثر مطلق نیست الا خداوند عالم جل جلاله و جلوه ذوات و صفات و افعال را در ذات و صفات و افعال او ناچیز دانند و ذاتی را فردی از نور ذات مطلق شناسد و هر صفتی را پرتوی از نور مطلق دانند چنانکه هر کجا علمی و قدرتی و ارادت و سمی و بصیرت یا پادشاهی از آنرا علم و قدرت و ارادت و سمی و بصیرت الهی اندکی از نور مطلق است و جمیع الصفات و الافعال و این مرتبه انشا و اکل بر اجب ال توحید مخصوص و متصفه است و مقدم آن با سابقه توحید عام پیوسته و مشابه این مرتبه مرتبه الهیت که کوه نظر آنرا توحید علمی خوانند و نه توحید علمی بود بلکه توحیدی باشد رسمی اندر اعتبار ساقط و آنچنان باشد که شخصی از سر و کلاه و طاعت بطریق مطاعه یا سمع تصوری کند از معنی توحید و رسمی نصرت توحید و در قسم گردد و از انجا و انشاء بحث و مناظره گاه گاه سخنی بے مغز گوید چنانکه از حال توحید بیخ اثر

اما بخنیا که از آن بیرون توانند شد آن کس سوین گفت مرا گروهی مزه و ران بودند چون کاری که من کردم تمام شد همه مزد خود بستند یکی از آن ناپدید شدن از مزد وی گو سفند خریدم کیسالی و دو سال و ده سال و چهل سال گذشت مرد پدید نیامد من تلخ آن گو سفند نگاه میدارم روزی آمد و گفت که من وقتی کار تو کرده ام یاد داری و اکنون مرا با آن مزد حاجت ست اورا گفتم برو و آن گو سفند از جمله حق تست بزان آن مرد گفت بر من افسوس میداری گفتم افسوس نمیدارم و راست می گویم آن همه فرادی بود و ادم و برب و بار خدا یا اگر من درین راست گویم مرا فرجی فرست پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم گفت آن سنگ بیکبار از آن در غار فراتر شد بیرون آمدند و این فعل ناقص عادت بود و دیگر حدیث مجتبی را بهیست در اوی آن حدیث ابوهریره است رضی الله عنه که پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم گفت که در بنی اسرائیل راهی بود جرجیج نام و مردی مجتهد بود و مادری داشت مستوره روزی به آن مردی دیدار پسریا مدوی در نماز بود و در صومعه نکشاده و باز گشت روز دوم و سوم همچنان کرد و مادرش گفت از تنگداری که یارب پسر مرا رسوا گردان و بحق منفس بگیر در آن زمانه زنی بود بد سیرت گفت من جرجیج را از راه بزم بصومعه وی شد جرجیج التفات نکرد و شبانی در آن راه صحبت کرد و حامله شد چون بشهر درآمد گفت این از جرجیج است چون بار به زاد مردم قصد صومعه جرجیج کردند و ویرایش سلطان آوردند جرجیج گفت آه غلام پدر تو کیست گفت مادرم بر تو دروغ می گوید پدر من شبانی است ثم قال لا مقام المستغفر فی رحمته الله و الحجة علیهم من طریق لا تشار کثیرة منها قول ابی بکر الصديق رضي الله عنه لا ينه عبد الله يا بني ان وقع بين العرب يوم الاختلاف فالت الفار الذي كنت قدينا و رسول الله صلى الله عليه وسلم و كن فيه فانه يايتك رزقك بكرة و عشيا و في قوله رضي الله عنه فانه يايتك

و در این حدیث آمده است که هر کس در نماز باشد و در صومعه نکشاده باشد و باز گشت روز دوم و سوم همچنان کرد و مادرش گفت از تنگداری که یارب پسر مرا رسوا گردان و بحق منفس بگیر در آن زمانه زنی بود بد سیرت گفت من جرجیج را از راه بزم بصومعه وی شد جرجیج التفات نکرد و شبانی در آن راه صحبت کرد و حامله شد چون بشهر درآمد گفت این از جرجیج است چون بار به زاد مردم قصد صومعه جرجیج کردند و ویرایش سلطان آوردند جرجیج گفت آه غلام پدر تو کیست گفت مادرم بر تو دروغ می گوید پدر من شبانی است ثم قال لا مقام المستغفر فی رحمته الله و الحجة علیهم من طریق لا تشار کثیرة منها قول ابی بکر الصديق رضي الله عنه لا ينه عبد الله يا بني ان وقع بين العرب يوم الاختلاف فالت الفار الذي كنت قدينا و رسول الله صلى الله عليه وسلم و كن فيه فانه يايتك رزقك بكرة و عشيا و في قوله رضي الله عنه فانه يايتك

عبد الله که ای پسر من اگر روزی در میان این اختلاف واقع شود مرا بشارت می دهد که در آن روز تو را رزق ببارد و شبانگاه رزق تو خواهد رسید این سخن ابوبکر الصديق رضي الله عنه است که در رزق تو خواهد بارید

و در این حدیث آمده است که هر کس در نماز باشد و در صومعه نکشاده باشد و باز گشت روز دوم و سوم همچنان کرد و مادرش گفت از تنگداری که یارب پسر مرا رسوا گردان و بحق منفس بگیر در آن زمانه زنی بود بد سیرت گفت من جرجیج را از راه بزم بصومعه وی شد جرجیج التفات نکرد و شبانی در آن راه صحبت کرد و حامله شد چون بشهر درآمد گفت این از جرجیج است چون بار به زاد مردم قصد صومعه جرجیج کردند و ویرایش سلطان آوردند جرجیج گفت آه غلام پدر تو کیست گفت مادرم بر تو دروغ می گوید پدر من شبانی است ثم قال لا مقام المستغفر فی رحمته الله و الحجة علیهم من طریق لا تشار کثیرة منها قول ابی بکر الصديق رضي الله عنه لا ينه عبد الله يا بني ان وقع بين العرب يوم الاختلاف فالت الفار الذي كنت قدينا و رسول الله صلى الله عليه وسلم و كن فيه فانه يايتك رزقك بكرة و عشيا و في قوله رضي الله عنه فانه يايتك

بر رزقك بكرة و عشيا اثبات الکرامات بلاولياء و روى الامام المستغفر فی رحمته الله یاسناده عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال امر ابو بکر رضي الله عنه فقال اذا انامت فحیثونی علی الباب یعنی باب البيت الذي فيه قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ققوه فان فیتکم لکم فادفنونی فيه قال جابر رضي الله عنه فانطلقنا قد ققنا الباب و قلنا ان هذا ابو بکر رضي الله عنه قد اشتهى ان يدفن عند النبي صلى الله عليه وسلم فقیم الباب و لا ندري من فیتکم لکنا و قال لنا ادخلوه فادفنوه کرامه و لا تری شخصا و لا تری شیئا ثم روى الامام المستغفر فی یاسناده عن مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه خطب الناس

و در این حدیث آمده است که هر کس در نماز باشد و در صومعه نکشاده باشد و باز گشت روز دوم و سوم همچنان کرد و مادرش گفت از تنگداری که یارب پسر مرا رسوا گردان و بحق منفس بگیر در آن زمانه زنی بود بد سیرت گفت من جرجیج را از راه بزم بصومعه وی شد جرجیج التفات نکرد و شبانی در آن راه صحبت کرد و حامله شد چون بشهر درآمد گفت این از جرجیج است چون بار به زاد مردم قصد صومعه جرجیج کردند و ویرایش سلطان آوردند جرجیج گفت آه غلام پدر تو کیست گفت مادرم بر تو دروغ می گوید پدر من شبانی است ثم قال لا مقام المستغفر فی رحمته الله و الحجة علیهم من طریق لا تشار کثیرة منها قول ابی بکر الصديق رضي الله عنه لا ينه عبد الله يا بني ان وقع بين العرب يوم الاختلاف فالت الفار الذي كنت قدينا و رسول الله صلى الله عليه وسلم و كن فيه فانه يايتك رزقك بكرة و عشيا و في قوله رضي الله عنه فانه يايتك

و در این حدیث آمده است که هر کس در نماز باشد و در صومعه نکشاده باشد و باز گشت روز دوم و سوم همچنان کرد و مادرش گفت از تنگداری که یارب پسر مرا رسوا گردان و بحق منفس بگیر در آن زمانه زنی بود بد سیرت گفت من جرجیج را از راه بزم بصومعه وی شد جرجیج التفات نکرد و شبانی در آن راه صحبت کرد و حامله شد چون بشهر درآمد گفت این از جرجیج است چون بار به زاد مردم قصد صومعه جرجیج کردند و ویرایش سلطان آوردند جرجیج گفت آه غلام پدر تو کیست گفت مادرم بر تو دروغ می گوید پدر من شبانی است ثم قال لا مقام المستغفر فی رحمته الله و الحجة علیهم من طریق لا تشار کثیرة منها قول ابی بکر الصديق رضي الله عنه لا ينه عبد الله يا بني ان وقع بين العرب يوم الاختلاف فالت الفار الذي كنت قدينا و رسول الله صلى الله عليه وسلم و كن فيه فانه يايتك رزقك بكرة و عشيا و في قوله رضي الله عنه فانه يايتك

بِالسَّيِّئَةِ فَقَالَ يَا سَارِيَّةُ بَنَ زَيْنِمُ الْجَبَلُ الْجَبَلُ مِنْ اسْتَرْعَى الذِّمَّ فَقَدْ ظَلَمَ
 قَالَ فَأَنكَرَ النَّاسُ ذِكْرَ سَارِيَّةٍ وَسَارِيَّةٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ النَّاسُ لَعَلِّي رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ أَنَا سَمِعْنَا عَمْرِي ذِكْرَ سَارِيَّةٍ وَسَارِيَّةٌ بِالْعِرَاقِ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ
 وَجْهَكُمْ دَعَاكُمْ فَقَلَّمَا دَخَلَ فِي شَيْءٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُمْ ثُمَّ جَاءَهُ بِالْغَنِيمةِ إِلَى
 سَفْحِ الْجَبَلِ فَأَرَادَ الْعَدُوُّ أَنْ يَحْوِلُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْغَنِيمةِ وَسَفَحَ
 الْجَبَلِ فَاتَاهُمْ نِدَاءٌ مِنَ السَّمَاءِ يَا سَارِيَّةُ بَنَ زَيْنِمُ الْجَبَلُ الْجَبَلُ
 مَنْ اسْتَرْعَى الذِّمَّ فَقَدْ ظَلَمَ قَالَ وَكَأَنَّا يَرَوْنَ
 أَنَّ صَوْتَ عَمْرِو بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هُوَ الَّذِي سَمِعُوا رَوَى
 الْأَمَامُ الْمُسْتَفْضَى فِي رَحْمَةِ اللَّهِ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ أَنَّهُ لَمَّا فَتَحَتْ
 مِصْرَ أَيْ أَهْلُهَا إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا أَيُّهَا
 الْأَمِيرُ إِنَّ لِبَنِيْنَا هَذِهِ سُنَّةٌ لَا يَجْرِي إِلَّا بِهَا قَالَ لَهُمْ وَمَا
 ذَلِكَ قَالُوا إِذَا كَانَتْ ثِنْتَا عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلُوقَ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ
 عَمِدْنَا إِلَى جَارِيَةٍ بِكْرِيَّتَيْنِ أَبَوِيهَا فَأَرْضَيْنَا أَبَوِيهَا فَجَعَلْنَا عَلَيْهَا
 مِنَ الْحَبْلِ وَالثِّيَابِ أَفْضَلَ مَا يَكُونُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهَا فِي هَذَا النَّبِيلِ
 فَقَالَ عَمْرِي وَإِنْ هَذَا الْأَمْرُ لَا يَكُونُ أَبَدًا فِي الْإِسْلَامِ وَإِنْ لَأَسْلَامٌ يَهْدِمُ
 مَا كَانَ قَبْلَهُ فَأَقَامُوا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ لَا يَجْرِي قِيلًا وَلَا كِتَابًا حَتَّى هَمُّوا
 بِالْجُلَاةِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ كَتَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِذَلِكَ فَلَكَبَ عَمْرُو بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ قَدْ أَصَبْتَ
 فِي الَّذِي تَعْلَتَ وَإِنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَبَعَثَ بِطَاقَةٍ

ذو الجبل من
 وعشرين من
 نزهة مال
 كان من
 كذا قال ابن الجوزي
 منه قدس سره
 عشره
 سرار
 حربه
 بهار
 روزگار
 شده بود که ماه
 زنی
 وسم
 شام
 وری در روز
 بوده با دوا
 ماه
 گفت
 فست
 ساله بود
 نقل کرده ابن
 جوز

فقال يا سارئة بن زعيم الجبل الجبل من استرعى الذم فقد ظلم
 فقال فانكر الناس ذكر سارئة وسارئة بالعراق فقال الناس لعلني رضي الله
 عنه انا سمعنا عمنى ذكر سارئة وسارئة بالعراق على المنبر فقال
 وجهكم دعواكم فقلما دخل في شئ الا خرج منه فلم يلبث ان جاء
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءهم ثم جاءه بالغنمة الى
 سفح الجبل فاراد العدو ان يحولوا بينهم وبين الغنمة وسفح
 الجبل فاتاهم نداء من السماء يا سارئة بن زعيم الجبل الجبل
 من استرعى الذم فقد ظلم قال وكأنا يرون ان صوت عمرو بن
 رضي الله عنه هو الذي سمعوا روى الامام المستفيض في رحمة الله
 ايضا باسناد انه لما فتحت مصر اي اهلها الى عمرو بن العاص رضي الله عنه
 فقالوا ايها الامير ان لبينا هذه سنة لا يجري الا بها قال لهم وما
 ذلك قالوا اذا كانت ثنتا عشرة ليلة خلوق من هذا الشهر
 عمدنا الى جارية بكريتين ابويها فارضينا ابويها فجعلنا عليها
 من الحبل والثياب افضل ما يكون ثم القيناها في هذا النبيل
 فقال عمرو وان هذا الامر لا يكون ابدا في الاسلام وان لاسلام يهدم
 ما كان قبله فاقاموا ثلاثة اشهر لا يجري قيلا ولا كتابا حتى هموا
 بالجلالة فلما راى ذلك كتب عمرو بن العاص الى عمرو بن الخطاب
 رضي الله عنه بذلك فكتب عمرو بن رضي الله عنه انك قد اصبت
 في الذي تعلت وان الاسلام يهدم ما كان قبله وبعث بطاقه

فِي دَاخِلِ كِتَابِهِ وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَيْ قَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ بِطَاقَةٍ فِي دَاخِلِ
 كِتَابِي فَأَلْقَهَا فِي النَّبِيلِ فَلَمَّا قَدِمَ الْكِتَابُ إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
 أَخَذَ الْبَطَاقَةَ فَقَرَأَهَا فَإِذَا فِيهَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرِو بْنِ الْمُؤْمِنِينَ
 إِلَى نَبِيلِ مِصْرَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ تَجْرِي مِنْ قَبْلِكَ فَلَا
 تَجْرِي إِنْ كَانَ اللَّهُ الْوَاحِدَ الْقَهَّارُ سُبْحَانَهُ هُوَ الَّذِي يَجْرِيكَ
 فَسَأَلَ اللَّهُ الْوَاحِدَ الْقَهَّارُ سُبْحَانَهُ أَنْ يُجَرِّبَكَ فَلَقِيَ الْبَطَاقَةَ
 فِي النَّبِيلِ وَقَدْ تَهَيَّأَ أَهْلُ الْبَصَرِ لِلْجُلَاةِ وَالْخُرُوجِ مِنْهَا لَأَنْهَا
 لَا تَقُومَ مَصْلَحَتُهُمْ فِيهَا إِلَّا بِالنَّبِيلِ فَأَصْبَحُوا وَقَدْ أَجْرَاهُ اللَّهُ تَعَالَى
 سِتَّةَ عَشَرَ ذِرَاعًا فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَقَطَعَ اللَّهُ تَعَالَى بِذَلِكَ السُّنَّةَ
 الشُّوْءَ عَنْ أَهْلِ مِصْرَ إِلَى يَوْمٍ وَرَوَى الْأَمَامُ الْمُسْتَفْضَى فِي رَحْمَةِ
 اللَّهِ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ
 عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ لَيْلَةٍ قَبْلَ بَحْثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَهُوَ يَقُولُ يَا عُمَرُ إِنْكَ تَطْرُقُ عِنْدَكَ نَافِعٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ يَوْمِهِ
 وَرَوَى الْأَمَامُ الْمُسْتَفْضَى فِي رَحْمَةِ اللَّهِ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَجُلًا عَنْ حَدِيثٍ فِي الرَّحْبَةِ فَكَذَبَ بِهَا
 قَالَ إِنَّمَا كَذَبْتَنِي قَالَ مَا كَذَبْتُكَ فَقَالَ أَفَادَعَاكَ اللَّهُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ
 كَاذِبًا أَنْ يُعَيِّي بَصَرَكَ قَالَ فَادْعُ اللَّهَ فَدَعَا عَلَيْهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَفَعِيَ بَصَرُهُ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنَ الرَّحْبَةِ إِلَّا هُوَ عَمْرُو
 وَبِجَنِينَ أَرْسَلَ رُصَايَا وَتَابِعِينَ وَمَعَ تَابِعِينَ وَمَشَاحٍ طَرِيقَتِ بَلَقَةٍ بَعْدَ لَهْفَةٍ

فقال يا سارئة بن زعيم الجبل الجبل من استرعى الذم فقد ظلم
 فقال فانكر الناس ذكر سارئة وسارئة بالعراق فقال الناس لعلني رضي الله
 عنه انا سمعنا عمنى ذكر سارئة وسارئة بالعراق على المنبر فقال
 وجهكم دعواكم فقلما دخل في شئ الا خرج منه فلم يلبث ان جاء
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءهم ثم جاءه بالغنمة الى
 سفح الجبل فاراد العدو ان يحولوا بينهم وبين الغنمة وسفح
 الجبل فاتاهم نداء من السماء يا سارئة بن زعيم الجبل الجبل
 من استرعى الذم فقد ظلم قال وكأنا يرون ان صوت عمرو بن
 رضي الله عنه هو الذي سمعوا روى الامام المستفيض في رحمة الله
 ايضا باسناد انه لما فتحت مصر اي اهلها الى عمرو بن العاص رضي الله عنه
 فقالوا ايها الامير ان لبينا هذه سنة لا يجري الا بها قال لهم وما
 ذلك قالوا اذا كانت ثنتا عشرة ليلة خلوق من هذا الشهر
 عمدنا الى جارية بكريتين ابويها فارضينا ابويها فجعلنا عليها
 من الحبل والثياب افضل ما يكون ثم القيناها في هذا النبيل
 فقال عمرو وان هذا الامر لا يكون ابدا في الاسلام وان لاسلام يهدم
 ما كان قبله فاقاموا ثلاثة اشهر لا يجري قيلا ولا كتابا حتى هموا
 بالجلالة فلما راى ذلك كتب عمرو بن العاص الى عمرو بن الخطاب
 رضي الله عنه بذلك فكتب عمرو بن رضي الله عنه انك قد اصبت
 في الذي تعلت وان الاسلام يهدم ما كان قبله وبعث بطاقه

فقال يا سارئة بن زعيم الجبل الجبل من استرعى الذم فقد ظلم
 فقال فانكر الناس ذكر سارئة وسارئة بالعراق فقال الناس لعلني رضي الله
 عنه انا سمعنا عمنى ذكر سارئة وسارئة بالعراق على المنبر فقال
 وجهكم دعواكم فقلما دخل في شئ الا خرج منه فلم يلبث ان جاء
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءهم ثم جاءه بالغنمة الى
 سفح الجبل فاراد العدو ان يحولوا بينهم وبين الغنمة وسفح
 الجبل فاتاهم نداء من السماء يا سارئة بن زعيم الجبل الجبل
 من استرعى الذم فقد ظلم قال وكأنا يرون ان صوت عمرو بن
 رضي الله عنه هو الذي سمعوا روى الامام المستفيض في رحمة الله
 ايضا باسناد انه لما فتحت مصر اي اهلها الى عمرو بن العاص رضي الله عنه
 فقالوا ايها الامير ان لبينا هذه سنة لا يجري الا بها قال لهم وما
 ذلك قالوا اذا كانت ثنتا عشرة ليلة خلوق من هذا الشهر
 عمدنا الى جارية بكريتين ابويها فارضينا ابويها فجعلنا عليها
 من الحبل والثياب افضل ما يكون ثم القيناها في هذا النبيل
 فقال عمرو وان هذا الامر لا يكون ابدا في الاسلام وان لاسلام يهدم
 ما كان قبله فاقاموا ثلاثة اشهر لا يجري قيلا ولا كتابا حتى هموا
 بالجلالة فلما راى ذلك كتب عمرو بن العاص الى عمرو بن الخطاب
 رضي الله عنه بذلك فكتب عمرو بن رضي الله عنه انك قد اصبت
 في الذي تعلت وان الاسلام يهدم ما كان قبله وبعث بطاقه

بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ الْعَبْدِ الْحَاسِبَةِ دَاوُدَ بْنَ أَحْمَدَ دَارَانِي رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 برادر ابوسلیمان دارانی است و صاحب ریاضت عظیم بود و با ابوسلیمان صحبت داشته بود
 و سخنان در معاملات مثل سخنان برادر وی بود و احمد بن ابی الحواری گوید که از دَاوُد
 پرسیدم که چه گوی در ولی که آواز خوش در می اثر می کند گفت آن دل ضعیف و بیار بود
 او را معالجه باید کردن و هم می گفته لکل شیء صَدَاءٌ وَصَدَاءُ الْقَلْبِ الشَّبَعُ
ابوسلیمان دَاوُد بن نصر الطائی رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ از کبراء
 مشایخ و سادات اهل تصوف بود و در زمان خود بنی نظیر و شاگرد ابوحنیفه رضی الله عنه
 بود و از اقران فضیل و ابراهیم دهم و غیر ایشان بود از طبقه اولی است و در طریقت
 مرید حبیب راعی بود و در جمله علوم حفظ و فرا داشت و بدرجه اعلی بود و در فقه
 فقیه الفقهاء بود و عزلت اختیار کرد و از ریاست اعراف نمود و طریق زهد و ورع
 و تقوی بردست گرفت و میرا فضائل بسیار است و مناقب بی فکر و گفته مرید را که
 اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَةَ سَلِّمْ عَلَى لَدُنَّكَ وَاِنْ اَرَدْتَ الْكَلِمَةَ كَلِّمْ عَلَى لَدُنَّكَ
 یعنی پس اگر سلامت خواهی دنیا را وداع کن و اگر کلامت خواهی بر آخرت تکلیف گوی و از معصوم
 گریخی قدس مترو روایت کنند که گفت هیچکس اندیدم که دنیا را در چشم می قدر و خط کمتر بود از
 دَاوُد طائی که همه دنیا را و اهل آنرا به نزدیک می هیچ مقدار نبود و در فقر بچشم کمال
 نگریستی اگر چه بر آنست بودندی ابراهیم بن دهم قدس الله تعالی روحه
 از طبقه اولی است کنیت او ابواسحاق است و نسب او ابراهیم بن دهم بن سلیمان
 بن منصور البلیخی است از انبیا ملوک است در جوانی توبه کرد و قتی بصید بیرون رفته بود با قتی
 آواز داد که ابراهیم نه بر اے این کار آفریده اند ترا ویرا گاهی پدید آمد دست در طریقت
 نیکو زد بکه رفت و آنجا با سیفان ثوری فضیل عیاض و ابویوسف غسولی صحبت داشته
 و بشام رفت آنجا کسب میکرد و طلب حلال ناظور بانی می کرد و ویرا حدیث است از اهل کلمات
 و ولایت است و بشام از دنیا رفته در سنه اصدی و ثمنین و مائیه و یقال فی سنه
 و ثمنین و هکذا آنکه تر و شغفه بابر ابراهیم دهم همراه شد و همراهی و در کشید

نجات الانس
 از کتب معتبره
 است و در کتب معتبره
 منافع انکساری
 معارف و حقایق
 را مسدود سازد
 و غسولی فقیه
 و فقه سیدین
 و ناظر بطل
 و دقت بان
 حدیث است

علم حدیث
 قول نه اکثر
 قول اخیر که در کتاب
 صد و شصت
 و شش
 قول بیشتر مردم
 قول از ان
 است و قول که صد و
 شصت و یک
 است یا صد و
 شصت و دو
 و شصت و سه

چون بخواست که جدا شود گفت شاید که درین صحبت از من بد بخت شده باشی که بی حرمی
 فراوان کردم ابراهیم گفت من ترا دوست بودم دوستی عیب تو بر من پوشید من از
 دوستی خود ندیدم که نیک میکنی یا بد شمر و یقین من سَوَالُكَ الْفَعْلُ عَنْدِي
 فَفَعَلُهُ فَحَسْبُكَ وَنَاكَ ذَاكَ عَمَّا عَمَّا هُكَّاهُ گفت که بنزد من چه بودم با ابراهیم
 بن ادیم و محمد بن ثوبان و عباد مقبری سخن می گفتیم جوانی دور تر نشسته بود بارادت و بنا
 تمام گفت ای جوانمردان من مردی ام گرد این کار می کردم بشب تخیم و بروزی پنج
 نخورم و عمر خویش را بخش کرده ام یکسال حج کنم و یکسال غزا چونست که مرا بوی غیر سر
 و در دل خود هیچ خبر نمی یابم و نمیدانم که شام چه می گوید گفت هیچکس با جواب و به باز دارد
 و در سخن خویش برفتند آخری که از یاران گفت که مرادل بر نیاز و بوی بسوخت گفت
 ای جوانمردان اینان که گرد این کار میگردند آنرا خواهان و طالب بندند و در فراوان طاعت و
 خدمت میکنند و در نگر بستن و تیز بینی می کوشند شیخ الاسلام گفت این نه آنست که
 خدمت و طاعت نباید کرد یعنی بآن چیز دیگر می باید صوفی بے خدمت بنودا تصوف
 نه خدمت است صوفیان خدمت نه بگذارند بلکه از هر خلق زیادت آرند اما آنچه کنند برو
 نشانند یعنی عوف و مزد و مکافات بآن طلب نکنند و ای ایشان چیزی دیگر است
 در باطن و نه در ظاهر ظاهر تبلیغ کنند و به باطن در جهان دیگر زینت آید القاسم
 نصر آبادی گفته حَدِّثْهُ مِنْ حَدِّثَاتِ الْحَقِّ شَرِّهُنَّ حَتَّى يَحْمِلَ الثَّقَلَيْنِ
 یک کشتیدن که دل تو با و نگر دین یعنی بخت و معرفت و محبت ترابه از کردار آدمی
 و بر ابراهیم دهم و علی بکار و حدیث تر شسته و ششم خواص یاران
 یکدیگر بودند با یکدیگر بیعت کردند که هیچ چینه نخوریم مگر که دایم که از حلال

نجات الانس
 از کتب معتبره
 است و در کتب معتبره
 منافع انکساری
 معارف و حقایق
 را مسدود سازد
 و غسولی فقیه
 و فقه سیدین
 و ناظر بطل
 و دقت بان
 حدیث است

رواج
 از کتب معتبره
 است و در کتب معتبره
 منافع انکساری
 معارف و حقایق
 را مسدود سازد
 و غسولی فقیه
 و فقه سیدین
 و ناظر بطل
 و دقت بان
 حدیث است

علم حدیث
 قول نه اکثر
 قول اخیر که در کتاب
 صد و شصت
 و شش
 قول بیشتر مردم
 قول از ان
 است و قول که صد و
 شصت و یک
 است یا صد و
 شصت و دو
 و شصت و سه

تَقَدَّرَ وَحَسَّ الطَّرِيقَ إِلَيْكَ حَقًّا فَمَا أَحَدٌ بِخَيْرٍ لَكَ يَسْتَدِلُّ
 فَإِنْ وَرَدَ الشَّيْءُ فَأَنْتَ كَهَفٌ وَأَنْ وَرَدَ الضَّيْفُ فَأَنْتَ ظِلٌّ
 ابراهيم الصبار البغدادي رحمه الله تعالى كنيت وی ابو اسحق است
 با معروفی که در غنی صحبت داشته بود معروف ویر گفته بود که لازم گیر فقر را و مترس
 از آن غریب می بخرید و انقطاع بود چند گوید که روزی پیش سری سقلی آمد باره
 حصار از خود ساخت چون سرے آزادید یک از اصحاب را فرمود تا براس دے بچید
 از بازار بخیرید گفت اے ابو اسحق این را بپوش که با من ده درم بود بآن براس
 تو این حجت را خرید و ام ابراهیم گفت با فقرای نشستی و ده درم ذخیره کنی
 و آنرا بنویسید ابراهیم آجری کے صغیر رحمه الله تعالى كنيت او نیز ابو اسحق
 است ابو محمد جری و ابو احمد مغازلی گویند که یهودے پیش ابراهیم آجری
 آمد بقاصدے چیزے که پیش دے داشت بعد از آنکه با هم سخن گفتند یهودی
 گفت مرا چیزی بے نملے که بآن شرف اسلام فضل از برادرین خود بدانم تا ایمان
 آرم گفت راست می گویی گفت آری ابراهیم گفت رواے خود را بمن ده و رد اے
 او را بست و در میان رد او خود بیچید و در آتش آشتی انداخت و در عقب آن مرد آمد
 و آرزو گرفت و رواے خود را از آن بکشاد رواے یهودی در میان سوخته و رواے
 دے بر بیرون سلامت مانده یهودی ایمان آورد و ابراهیم آجری کے کیچر محمد
 تعالیٰ جنید قدس سره گوید که از عبد بن زجاج شنیدم که ابراهیم آجری کیچر و گن
 لَئِنْ تَرَكَايَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَتَكَ سَاعَةً حَيَّرْتُكَ وَمَا ظَلَعْتُ
 عَلَيْهِ الشَّمْسُ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْأَجَرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ مِنْ شَيْخٍ بزرگ

گزارش از
 ابراهیم آجری
 که در غنی
 صحبت داشته
 بود معروف
 ویر گفته
 بود که لازم
 گیر فقر را
 و مترس از
 آن غریب می
 بخرید و انقطاع
 بود چند گوید
 که روزی پیش
 سری سقلی آمد
 باره حصار از
 خود ساخت چون
 سرے آزادید
 یک از اصحاب را
 فرمود تا براس
 دے بچید از بازار
 بخیرید گفت اے
 ابو اسحق این را
 بپوش که با من
 ده درم بود بآن
 براس تو این حجت
 را خرید و ام ابراهیم
 گفت با فقرای
 نشستی و ده درم
 ذخیره کنی و آنرا
 بنویسید ابراهیم
 آجری کے صغیر
 رحمه الله تعالى
 كنيت او نیز ابو
 اسحق است ابو محمد
 جری و ابو احمد
 مغازلی گویند که
 یهودے پیش
 ابراهیم آجری
 آمد بقاصدے
 چیزے که پیش
 دے داشت بعد
 از آنکه با هم
 سخن گفتند
 یهودی گفت
 مرا چیزی بے
 نملے که بآن
 شرف اسلام
 فضل از برادرین
 خود بدانم تا
 ایمان آرم گفت
 راست می گویی
 گفت آری ابراهیم
 گفت رواے
 خود را بمن ده
 و رد اے او را
 بست و در میان
 رد او خود
 بیچید و در
 آتش آشتی
 انداخت و در
 عقب آن مرد
 آمد و آرزو
 گرفت و رواے
 خود را از آن
 بکشاد رواے
 یهودی در میان
 سوخته و رواے
 دے بر بیرون
 سلامت مانده
 یهودی ایمان
 آورد و ابراهیم
 آجری کے کیچر
 محمد تعالیٰ
 جنید قدس سره
 گوید که از عبد
 بن زجاج شنیدم
 که ابراهیم آجری
 کیچر و گن لَئِنْ
 تَرَكَايَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ مَتَكَ
 سَاعَةً حَيَّرْتُكَ
 وَمَا ظَلَعْتُ
 عَلَيْهِ الشَّمْسُ
 مُحَمَّدُ بْنُ
 خَالِدٍ الْأَجَرِيُّ
 رَحِمَهُ اللَّهُ مِنْ
 شَيْخٍ بزرگ

این حدیث از
 ابراهیم آجری
 است که در غنی
 صحبت داشته
 بود معروف
 ویر گفته
 بود که لازم
 گیر فقر را
 و مترس از
 آن غریب می
 بخرید و انقطاع
 بود چند گوید
 که روزی پیش
 سری سقلی آمد
 باره حصار از
 خود ساخت چون
 سرے آزادید
 یک از اصحاب را
 فرمود تا براس
 دے بچید از بازار
 بخیرید گفت اے
 ابو اسحق این را
 بپوش که با من
 ده درم بود بآن
 براس تو این حجت
 را خرید و ام ابراهیم
 گفت با فقرای
 نشستی و ده درم
 ذخیره کنی و آنرا
 بنویسید ابراهیم
 آجری کے صغیر
 رحمه الله تعالى
 كنيت او نیز ابو
 اسحق است ابو محمد
 جری و ابو احمد
 مغازلی گویند که
 یهودے پیش
 ابراهیم آجری
 آمد بقاصدے
 چیزے که پیش
 دے داشت بعد
 از آنکه با هم
 سخن گفتند
 یهودی گفت
 مرا چیزی بے
 نملے که بآن
 شرف اسلام
 فضل از برادرین
 خود بدانم تا
 ایمان آرم گفت
 راست می گویی
 گفت آری ابراهیم
 گفت رواے
 خود را بمن ده
 و رد اے او را
 بست و در میان
 رد او خود
 بیچید و در
 آتش آشتی
 انداخت و در
 عقب آن مرد
 آمد و آرزو
 گرفت و رواے
 خود را از آن
 بکشاد رواے
 یهودی در میان
 سوخته و رواے
 دے بر بیرون
 سلامت مانده
 یهودی ایمان
 آورد و ابراهیم
 آجری کے کیچر
 محمد تعالیٰ
 جنید قدس سره
 گوید که از عبد
 بن زجاج شنیدم
 که ابراهیم آجری
 کیچر و گن لَئِنْ
 تَرَكَايَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ مَتَكَ
 سَاعَةً حَيَّرْتُكَ
 وَمَا ظَلَعْتُ
 عَلَيْهِ الشَّمْسُ
 مُحَمَّدُ بْنُ
 خَالِدٍ الْأَجَرِيُّ
 رَحِمَهُ اللَّهُ مِنْ
 شَيْخٍ بزرگ

جعفر خلدی از دے بسیار حکایت می کند از دے آو رنگ گفته است وقتی بعل اجرے
 مشغول بودم در میان خشتهای که زده بودند میرفتم ناگاه شنیدم که خشته مرخشت
 و دیگر گفت سلام بر تو یاد که اشب با تش دمی آیم مزدوران را منع کردم از آنکه خشته را
 با تش در آورند و همه ابدان حال بگذاشتم و بعد از آن دیگر خشته بنیختم ابراهیم
 شناس سمرقندی قدس سره و تمام بغداد بود مقام داشت و بسم قدر بار آمد
 وقتی لشکرے از کفار بدر سمرقند آمدی برخواست و بیرون رفت و بکنه بر آن لشکر زد
 جمله در هم افتادند و یکدیگر را بسیار بکشتند و با دانه میمت کردند و گفته که هر کس
 دے گوید که ادب چیست من می گویم ادب آنست که خود را بشناسی و وفات او سمرقند بود
 فتح بن علی الموصلی قدس سره و از بزرگان و متقدمان شایخ مصلحت
 بشر حافی از نظیران دوست در سنه ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۲ و ۱۰۰۳ و ۱۰۰۴ و ۱۰۰۵ و ۱۰۰۶ و ۱۰۰۷ و ۱۰۰۸ و ۱۰۰۹ و ۱۰۱۰ و ۱۰۱۱ و ۱۰۱۲ و ۱۰۱۳ و ۱۰۱۴ و ۱۰۱۵ و ۱۰۱۶ و ۱۰۱۷ و ۱۰۱۸ و ۱۰۱۹ و ۱۰۲۰ و ۱۰۲۱ و ۱۰۲۲ و ۱۰۲۳ و ۱۰۲۴ و ۱۰۲۵ و ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ و ۱۰۲۸ و ۱۰۲۹ و ۱۰۳۰ و ۱۰۳۱ و ۱۰۳۲ و ۱۰۳۳ و ۱۰۳۴ و ۱۰۳۵ و ۱۰۳۶ و ۱۰۳۷ و ۱۰۳۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۰ و ۱۰۴۱ و ۱۰۴۲ و ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴ و ۱۰۴۵ و ۱۰۴۶ و ۱۰۴۷ و ۱۰۴۸ و ۱۰۴۹ و ۱۰۵۰ و ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲ و ۱۰۵۳ و ۱۰۵۴ و ۱۰۵۵ و ۱۰۵۶ و ۱۰۵۷ و ۱۰۵۸ و ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰ و ۱۰۶۱ و ۱۰۶۲ و ۱۰۶۳ و ۱۰۶۴ و ۱۰۶۵ و ۱۰۶۶ و ۱۰۶۷ و ۱۰۶۸ و ۱۰۶۹ و ۱۰۷۰ و ۱۰۷۱ و ۱۰۷۲ و ۱۰۷۳ و ۱۰۷۴ و ۱۰۷۵ و ۱۰۷۶ و ۱۰۷۷ و ۱۰۷۸ و ۱۰۷۹ و ۱۰۸۰ و ۱۰۸۱ و ۱۰۸۲ و ۱۰۸۳ و ۱۰۸۴ و ۱۰۸۵ و ۱۰۸۶ و ۱۰۸۷ و ۱۰۸۸ و ۱۰۸۹ و ۱۰۹۰ و ۱۰۹۱ و ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳ و ۱۰۹۴ و ۱۰۹۵ و ۱۰۹۶ و ۱۰۹۷ و ۱۰۹۸ و ۱۰۹۹ و ۱۱۰۰ و ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ و ۱۱۰۳ و ۱۱۰۴ و ۱۱۰۵ و ۱۱۰۶ و ۱۱۰۷ و ۱۱۰۸ و ۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ و ۱۱۱۳ و ۱۱۱۴ و ۱۱۱۵ و ۱۱۱۶ و ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸ و ۱۱۱۹ و ۱۱۲۰ و ۱۱۲۱ و ۱۱۲۲ و ۱۱۲۳ و ۱۱۲۴ و ۱۱۲۵ و ۱۱۲۶ و ۱۱۲۷ و ۱۱۲۸ و ۱۱۲۹ و ۱۱۳۰ و ۱۱۳۱ و ۱۱۳۲ و ۱۱۳۳ و ۱۱۳۴ و ۱۱۳۵ و ۱۱۳۶ و ۱۱۳۷ و ۱۱۳۸ و ۱۱۳۹ و ۱۱۴۰ و ۱۱۴۱ و ۱۱۴۲ و ۱۱۴۳ و ۱۱۴۴ و ۱۱۴۵ و ۱۱۴۶ و ۱۱۴۷ و ۱۱۴۸ و ۱۱۴۹ و ۱۱۵۰ و ۱۱۵۱ و ۱۱۵۲ و ۱۱۵۳ و ۱۱۵۴ و ۱۱۵۵ و ۱۱۵۶ و ۱۱۵۷ و ۱۱۵۸ و ۱۱۵۹ و ۱۱۶۰ و ۱۱۶۱ و ۱۱۶۲ و ۱۱۶۳ و ۱۱۶۴ و ۱۱۶۵ و ۱۱۶۶ و ۱۱۶۷ و ۱۱۶۸ و ۱۱۶۹ و ۱۱۷۰ و ۱۱۷۱ و ۱۱۷۲ و ۱۱۷۳ و ۱۱۷۴ و ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶ و ۱۱۷۷ و ۱۱۷۸ و ۱۱۷۹ و ۱۱۸۰ و ۱۱۸۱ و ۱۱۸۲ و ۱۱۸۳ و ۱۱۸۴ و ۱۱۸۵ و ۱۱۸۶ و ۱۱۸۷ و ۱۱۸۸ و ۱۱۸۹ و ۱۱۹۰ و ۱۱۹۱ و ۱۱۹۲ و ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴ و ۱۱۹۵ و ۱۱۹۶ و ۱۱۹۷ و ۱۱۹۸ و ۱۱۹۹ و ۱۲۰۰ و ۱۲۰۱ و ۱۲۰۲ و ۱۲۰۳ و ۱۲۰۴ و ۱۲۰۵ و ۱۲۰۶ و ۱۲۰۷ و ۱۲۰۸ و ۱۲۰۹ و ۱۲۱۰ و ۱۲۱۱ و ۱۲۱۲ و ۱۲۱۳ و ۱۲۱۴ و ۱۲۱۵ و ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷ و ۱۲۱۸ و ۱۲۱۹ و ۱۲۲۰ و ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲ و ۱۲۲۳ و ۱۲۲۴ و ۱۲۲۵ و ۱۲۲۶ و ۱۲۲۷ و ۱۲۲۸ و ۱۲۲۹ و ۱۲۳۰ و ۱۲۳۱ و ۱۲۳۲ و ۱۲۳۳ و ۱۲۳۴ و ۱۲۳۵ و ۱۲۳۶ و ۱۲۳۷ و ۱۲۳۸ و ۱۲۳۹ و ۱۲۴۰ و ۱۲۴۱ و ۱۲۴۲ و ۱۲۴۳ و ۱۲۴۴ و ۱۲۴۵ و ۱۲۴۶ و ۱۲۴۷ و ۱۲۴۸ و ۱۲۴۹ و ۱۲۵۰ و ۱۲۵۱ و ۱۲۵۲ و ۱۲۵۳ و ۱۲۵۴ و ۱۲۵۵ و ۱۲۵۶ و ۱۲۵۷ و ۱۲۵۸ و ۱۲۵۹ و ۱۲۶۰ و ۱۲۶۱ و ۱۲۶۲ و ۱۲۶۳ و ۱۲۶۴ و ۱۲۶۵ و ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ و ۱۲۶۸ و ۱۲۶۹ و ۱۲۷۰ و ۱۲۷۱ و ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ و ۱۲۷۴ و ۱۲۷۵ و ۱۲۷۶ و ۱۲۷۷ و ۱۲۷۸ و ۱۲۷۹ و ۱۲۸۰ و ۱۲۸۱ و ۱۲۸۲ و ۱۲۸۳ و ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ و ۱۲۸۶ و ۱۲۸۷ و ۱۲۸۸ و ۱۲۸۹ و ۱۲۹۰ و ۱۲۹۱ و ۱۲۹۲ و ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ و ۱۲۹۵ و ۱۲۹۶ و ۱۲۹۷ و ۱۲۹۸ و ۱۲۹۹ و ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ و ۱۳۰۴ و ۱۳۰۵ و ۱۳۰۶ و ۱۳۰۷ و ۱۳۰۸ و ۱۳۰۹ و ۱۳۱۰ و ۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و ۱۳۱۳ و ۱۳۱۴ و ۱۳۱۵ و ۱۳۱۶ و ۱۳۱۷ و ۱۳۱۸ و ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ و ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳ و ۱۳۲۴ و ۱۳۲۵ و ۱۳۲۶ و ۱۳۲۷ و ۱۳۲۸ و ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ و ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷ و ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹ و ۱۳۵۰ و ۱۳۵۱ و ۱۳۵۲ و ۱۳۵۳ و ۱۳۵۴ و ۱۳۵۵ و ۱۳۵۶ و ۱۳۵۷ و ۱۳۵۸ و ۱۳۵۹ و ۱۳۶۰ و ۱۳۶۱ و ۱۳۶۲ و ۱۳۶۳ و ۱۳۶۴ و ۱۳۶۵ و ۱۳۶۶ و ۱۳۶۷ و ۱۳۶۸ و ۱۳۶۹ و ۱۳۷۰ و ۱۳۷۱ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۳ و ۱۳۷۴ و ۱۳۷۵ و ۱۳۷۶ و ۱۳۷۷ و ۱۳۷۸ و ۱۳۷۹ و ۱۳۸۰ و ۱۳۸۱ و ۱۳۸۲ و ۱۳۸۳ و ۱۳۸۴ و ۱۳۸۵ و ۱۳۸۶ و ۱۳۸۷ و ۱۳۸۸ و ۱۳۸۹ و ۱۳۹۰ و ۱۳۹۱ و ۱۳۹۲ و ۱۳۹۳ و ۱۳۹۴ و ۱۳۹۵ و ۱۳۹۶ و ۱۳۹۷ و ۱۳۹۸ و ۱۳۹۹ و ۱۴۰۰ و ۱۴۰۱ و ۱۴۰۲ و ۱۴۰۳ و ۱۴۰۴ و ۱۴۰۵ و ۱۴۰۶ و ۱۴۰۷ و ۱۴۰۸ و ۱۴۰۹ و ۱۴۱۰ و ۱۴۱۱ و ۱۴۱۲ و ۱۴۱۳ و ۱۴۱۴ و ۱۴۱۵ و ۱۴۱۶ و ۱۴۱۷ و ۱۴۱۸ و ۱۴۱۹ و ۱۴۲۰ و ۱۴۲۱ و ۱۴۲۲ و ۱۴۲۳ و ۱۴۲۴ و ۱۴۲۵ و ۱۴۲۶ و ۱۴۲۷ و ۱۴۲۸ و ۱۴۲۹ و ۱۴۳۰ و ۱۴۳۱ و ۱۴۳۲ و ۱۴۳۳ و ۱۴۳۴ و ۱۴۳۵ و ۱۴۳۶ و ۱۴۳۷ و ۱۴۳۸ و ۱۴۳۹ و ۱۴۴۰ و ۱۴۴۱ و ۱۴۴۲ و ۱۴۴۳ و ۱۴۴۴ و ۱۴۴۵ و ۱۴۴۶ و ۱۴۴۷ و ۱۴۴۸ و ۱۴۴۹ و ۱۴۵۰ و ۱۴۵۱ و ۱۴۵۲ و ۱۴۵۳ و ۱۴۵۴ و ۱۴۵۵ و ۱۴۵۶ و ۱۴۵۷ و ۱۴۵۸ و ۱۴۵۹ و ۱۴۶۰ و ۱۴۶۱ و ۱۴۶۲ و ۱۴۶۳ و ۱۴۶۴ و ۱۴۶۵ و ۱۴۶۶ و ۱۴۶۷ و ۱۴۶۸ و ۱۴۶۹ و ۱۴۷۰ و ۱۴۷۱ و ۱۴۷۲ و ۱۴۷۳ و ۱۴۷۴ و ۱۴۷۵ و ۱۴۷۶ و ۱۴۷۷ و ۱۴۷۸ و ۱۴۷۹ و ۱۴۸۰ و ۱۴۸۱ و ۱۴۸۲ و ۱۴۸۳ و ۱۴۸۴ و ۱۴۸۵ و ۱۴۸۶ و ۱۴۸۷ و ۱۴۸۸ و ۱۴۸۹ و ۱۴۹۰ و ۱۴۹۱ و ۱۴۹۲ و ۱۴۹۳ و ۱۴۹۴ و ۱۴۹۵ و ۱۴۹۶ و ۱۴۹۷ و ۱۴۹۸ و ۱۴۹۹ و ۱۵۰۰ و ۱۵۰۱ و ۱۵۰۲ و ۱۵۰۳ و ۱۵۰۴ و ۱۵۰۵ و ۱۵۰۶ و ۱۵۰۷ و ۱۵۰۸ و ۱۵۰۹ و ۱۵۱۰ و ۱۵۱۱ و ۱۵۱۲ و ۱۵۱۳ و ۱۵۱۴ و ۱۵۱۵ و ۱۵۱۶ و ۱۵۱۷ و ۱۵۱۸ و ۱۵۱۹ و ۱۵۲۰ و ۱۵۲۱ و ۱۵۲۲ و ۱۵۲۳ و ۱۵۲۴ و ۱۵۲۵ و ۱۵۲۶ و ۱۵۲۷ و ۱۵۲۸ و ۱۵۲۹ و ۱۵۳۰ و ۱۵۳۱ و ۱۵۳۲ و ۱۵۳۳ و ۱۵۳۴ و ۱۵۳۵ و ۱۵۳۶ و ۱۵۳۷ و ۱۵۳۸ و ۱۵۳۹ و ۱۵۴۰ و ۱۵۴۱ و ۱۵۴۲ و ۱۵۴۳ و ۱۵۴۴ و ۱۵۴۵ و ۱۵۴۶ و ۱۵۴۷ و ۱۵۴۸ و ۱۵۴۹ و ۱۵۵۰ و ۱۵۵۱ و ۱۵۵۲ و ۱۵۵۳ و ۱۵۵۴ و ۱۵۵۵ و ۱۵۵۶ و ۱۵۵۷ و ۱۵۵۸ و ۱۵۵۹ و ۱۵۶۰ و ۱۵۶۱ و ۱۵۶۲ و ۱۵۶۳ و ۱۵۶۴ و ۱۵۶۵ و ۱۵۶۶ و ۱۵۶۷ و ۱۵۶۸ و ۱۵۶۹ و ۱۵۷۰ و ۱۵۷۱ و ۱۵۷۲ و ۱۵۷۳ و ۱۵۷۴ و ۱۵۷۵ و ۱۵۷۶ و ۱۵۷۷ و ۱۵۷۸ و ۱۵۷۹ و ۱۵۸۰ و ۱۵۸۱ و ۱۵۸۲ و ۱۵۸۳ و ۱۵۸۴ و ۱۵۸۵ و ۱۵۸۶ و ۱۵۸۷ و ۱۵۸۸ و ۱۵۸۹ و ۱۵۹۰ و ۱۵۹۱ و ۱۵۹۲ و ۱۵۹۳ و ۱۵۹۴ و ۱۵۹۵ و ۱۵۹۶ و ۱۵۹۷ و ۱۵۹۸ و ۱۵۹۹ و ۱۶۰۰ و ۱۶۰۱ و ۱۶۰۲ و ۱۶۰۳ و ۱۶۰۴ و ۱۶۰۵ و ۱۶۰۶ و ۱۶۰۷ و ۱۶۰۸ و ۱۶۰۹ و ۱۶۱۰ و ۱۶۱۱ و ۱۶۱۲ و ۱۶۱۳ و ۱۶۱۴ و ۱۶۱۵ و ۱۶۱۶ و ۱۶۱۷ و ۱۶۱۸ و ۱۶۱۹ و ۱۶۲۰ و ۱۶۲۱ و ۱۶۲۲ و ۱۶۲۳ و ۱۶۲۴ و ۱۶۲۵ و

نی و رفت نشسته و این بیت بخواند و میگردد که لا فی التهاد ولا فی التلیل فی
 قدح به قلا ابائی اخلال الکیل آم قصصا سر در وقتیکه محض بود و جنید را
 گفت ایانکه من ضحیه که شاد و لا قطع عن الله بضحیه الا حیا و
 شیخ الاسلام گفت که جنید گفته که وقتی پیش سری سقطی بودم نشسته قومی بر سر او
 بودند نشسته سری مرا گفت کیست بر روی بیگانه نیست گفتم نه مدیسی است همین کار
 میجوید ویر بخوان بخوانم سری بلست در سخن آمد و میباید سخن چنان بابیک شکر من پیچ
 درینا فتم تکلل بر شتم آخر سری گفت که شاگردی که کرده گفت مرا برات استاد است که
 فی النقص نازم را بوی باید آموخت اما علم تو حید او را مقین می کند سری گفت تا این علم
 در خراسان بجای بود هم جاس بود چون آنجا برسد پیچ هانیا بے سری گفته
 سرفراز بالا فرود آید چون مرغ پرواز کنان تا و سے بنید که در و ششم بود و حیا
 آنجا فرود آید و هم و سے گفته بید آیه المعرفه تجرید المقین للتقرید
 الحق و هم و سے گفته من قرین للناس بکالیس فیه سقط من عین الله
 عن و حیل و هم و سے گفته که مدطر لیس بیمار شدم جمعی از گرانجامان قرایان
 بمیاد من آمدند و چندان نشستند که من از آریا فتم و طول شدم بعد از آن از من
 استعفاء دعا کرد و دست برداشتم و گفتم اللهم عرکمت ساکت فحق و
 التمر حے جنید گفته که روزی بر سری سقطی در آمدم مرا کار فرمود آنرا بسایتم

و غلامی است و نه در و چون بنشیند
 بکندم از درازی و کوهی شایسته و چون بنشیند
 نه شنبه ای نام و روزان کلاه خاکی بر سرش و چون بنشیند
 بیکان بسازند خدا سے قال یعنی چندان صحبت دارم بیکان که باقی شغل نامی
 بپیشش و قداست معرفت آنست که از غفران و طلاق ظاهر می آید و چون بنشیند
 تا که بیکان نشاند و حق را حسب باطن نبول و عواقب باطنی ۱۲ و چون بنشیند
 لافاس از بنی که سبب باطن نبول و عواقب باطنی ۱۲ و چون بنشیند
 آن بود که اگر کسی که سبب باطن نبول و عواقب باطنی ۱۲ و چون بنشیند
 ۱۲

شوق طاهر و سکون را می بینم ۵۵ زبانه طاهر که باطن ایشان حقیقت فانی است ۵۵ در عالم عبادت اندر لایق حق می خدایا انهم که در کجای دنیا می کشند

و پیش رفته رفتم کاغذ پاره بمن داد و در و سے نوشته که سمعت حادیا جحد و
 فی البادیة و يقول س آبی و ما ید ریاک ما یدبکینی: آبی جحد ارا
 آن تفار قیدی و تقطع حبی و فخر بنی علی بن عبد الحمید الغضائری رحمه الله
 از تقدیمان مشایخ است که لا حوال البدیة و لا حوال الرقیعة و کان یعد
 من لا بد ال و سے گوید که در خانه سری بگو فتم شنیدم که میگفت اللهم من
 شغلنی عنک فاهیله یدک عینی از برکت این دعا سے و سے حق سمانه و تعالی
 مرا چهل حج از حلب روزی کرد ابو جعفر السماک رحمه الله تعالی وی بعد از وی است
 از مشایخ سری سقطی منزوی و منقطع و متعبد بوده است جنید گوید که از سری شنیدم که
 گفت روزی ابو جعفر سماک بر من در آمد و دید که نزدیک من جمعی نشسته اند بایستاد و نشسته
 پس من نگریست و گفت یا سیدی صورت مناخر البطا الین و باز گشت و جمیع آن
 جماعت را گرد من نه پسندید را حمد بن خضر و یه البخی قدس سوا از طبقه اولی
 است کینت او ابو حامد است از بزرگان مشایخ خراسان است از پیچ بود با ابو تراب
 بخشی و حاتم اصم صحبت داشته بود و ابراهیم او هم را دیده بود و سے گوید که ابراهیم
 او هم گفت التوبة و هی الرجوع الی الله بصفاة الیستر از نظیران بایزید
 و ابو حفص صرا دست در سفر حج ابو حفص زیارت کرد و در نیشاپور و بایزید را در بسطام
 ابو حفص را گفتند که ازین طائفه که را بزرگتر دیدی گفت از احمد خضر و یه ندیدم بخت
 و صدق احوال شخصی از احمد طلب وصیت کرد و گفت آیت نفسک حتی
 تجیبه ادم و سے گفته الطریق و اخره و الحق لا یج و الدا سے

و دوست دارد بنشیند و سر در می گفت
 و بیکان بسازند خدا سے قال یعنی چندان صحبت دارم بیکان که باقی شغل نامی
 بپیشش و قداست معرفت آنست که از غفران و طلاق ظاهر می آید و چون بنشیند
 تا که بیکان نشاند و حق را حسب باطن نبول و عواقب باطنی ۱۲ و چون بنشیند
 لافاس از بنی که سبب باطن نبول و عواقب باطنی ۱۲ و چون بنشیند
 آن بود که اگر کسی که سبب باطن نبول و عواقب باطنی ۱۲ و چون بنشیند
 ۱۲

مهم است و در وقتیکه محض بود و جنید را
 شیخ الاسلام گفت که جنید گفته که وقتی پیش سری سقطی بودم نشسته قومی بر سر او
 بودند نشسته سری مرا گفت کیست بر روی بیگانه نیست گفتم نه مدیسی است همین کار
 میجوید ویر بخوان بخوانم سری بلست در سخن آمد و میباید سخن چنان بابیک شکر من پیچ
 درینا فتم تکلل بر شتم آخر سری گفت که شاگردی که کرده گفت مرا برات استاد است که
 فی النقص نازم را بوی باید آموخت اما علم تو حید او را مقین می کند سری گفت تا این علم
 در خراسان بجای بود هم جاس بود چون آنجا برسد پیچ هانیا بے سری گفته
 سرفراز بالا فرود آید چون مرغ پرواز کنان تا و سے بنید که در و ششم بود و حیا
 آنجا فرود آید و هم و سے گفته بید آیه المعرفه تجرید المقین للتقرید
 الحق و هم و سے گفته من قرین للناس بکالیس فیه سقط من عین الله
 عن و حیل و هم و سے گفته که مدطر لیس بیمار شدم جمعی از گرانجامان قرایان
 بمیاد من آمدند و چندان نشستند که من از آریا فتم و طول شدم بعد از آن از من
 استعفاء دعا کرد و دست برداشتم و گفتم اللهم عرکمت ساکت فحق و
 التمر حے جنید گفته که روزی بر سری سقطی در آمدم مرا کار فرمود آنرا بسایتم

ویرا گفت که آننگری میکنی و بدرویشان می ده و از آن مخور و بر آبی خود سوال می کن و بخور یکی
چنان می کرد مردم بوی زبان در آن کردند که حرص بنگری که کاری کند و هم سوال می کند چون
آفر بجای آوردند که حال وی چوشت ویرا قبولی پدید آمد و دست احسان بروی بکشادند
ابو حفص گفت چون حال ترا بجای آوردند دیگر سوال میکنی که سوال بر تو حرام شد از آن
کاری که میکنی می خوری می ده و گفته اند که وقتی مریدی بوی آمد ویرا گفت اگر قصد این
طریق داری اول برو حجامی آموز تا نام حجامی بر تو نهند نه ابتدا ترا عارف خوانند آنگاه
اگر خواهی بکنی و اگر خواهی مکن ظالم بن محمد رحمه الله تعالی از بزرگان شاخ بود
نام او ابو عبد الله بود لیکن خود را ظالم نام کرده بود گفتی هرگز از من بندگی حق نیامد پس من
ظالم یا ظم و وی از اصحاب ابو جعفر عدا بود وی گفته هر که خواهد که راه بروی کشاده خود را
سه کار را طاعت باید کرد آرام گرفتن با ذکر حق و از خلق گریختن و کم خوردن ابو مزاحم
شیرازی رحمه الله وی بزرگی بوده از مشایخ فارس با جنید شبلی متاخره کرده بود
چون سخن گفتی در معرفت مشایخ از و تبریدندی صاحب حدیثی سخت بزرگوار بود شیخ
ابو عبد الله خفیف دی را در کتاب سامی مشایخ فارس ذکر کرده در سنه خمس و اربعین و ثمانی
از دنیا بر رفته وی بزیادت ابو حفص می آمد ابو حفص و اصحاب ویرا چند مرتبه فوج رسیده بود
گفتند باین خلا با پاک کنیم ابو حفص گفت این ما کرده ایم هم مارا پاک باید کرد و آنچه فوج
است در ویشان را پاک باید برد بآن مشغول بودند که شش در رسید و ابو حفص را گفت که خود را
بشوی و جامه در پوش که شیخ ابو مزاحم از فارس در رسید گفت اگر این آن ابو مزاحم است
که من می شناسم می شاید که مرا چنین بیندنی الحال ابو مزاحم در رسید چون آن حال بدید سلام
کرد و جامه از سر بیرون افکند و در کار ایستاد ابو حسین خوشی صوفی گوید رحمه الله
من ذکر فی نفسه ذکر الله قدره و من عرف فی نفسه اذله الله فی
آنجمن عباده ابو بکر و راق گوید این کار کسی است که برای فدای تعالی مزمار اجماع رفته است
ابو عبد الله حمیدی با و روی رحمه الله وی از بزرگان این طائفه است
استاد ابو حفص عدا و است ابو حفص بیاد و نزدیک وی شد و وی را شاگرد می کرد

برای خود سوالی کن
الحمد لله که در سوالی کن
بود و در این عمل وی را
علاج نمود و ده ساله بود
پس من ظالم باشم از این
به نسبت با حق و از این
نه است ابو جعفر عدا
ز اسب جوهر و کرم بود
۱۲ ساله بود که در سنه
بود از این بزرگان که
کرده بود و در شاگردان
اشکات مشارب است
مشایخ از وی تبریدندی
که با و سخن گوید که ایشان
بدان ترند و موجب حیرت
ایشان گردید و ۱۲ ساله
بود من دل را از حق صحت
فکر من دل را از حق صحت
کشی خود را از حق صحت
حق بجان و کشته خود را
گردانده و وی را بپوشید
بود حق بجان و کشته خود را
خود را از حق صحت
کار گیر است بر اسب
خدا تعالی

و این عبد الله در ابتدا آننگری بوده و سبب دست از کار باز داشتن و سبب آن بود که
روزی به آهن در آتش نهاده بود تا بینا می برد و در کان او بگذشت این آیه میخواند که
الملك يومئذ بالحق المرحوم عبد الله آن بشنید آن آهن که در دست داشت از
دست و سبب افتاد و بخود دست با آهن تا رفت بر دو بر داشت شاگرد او آن بدید
بنقاده بیوش گشت شاگرد را گفت چه شدی بنگریست آهن در دست خود و گفت
چون سرن فاش شد برستم بر خاست و برت دوکان را بگذشت حمد و ن قصار
قدس الله روحه از طبقه اولی است کنیت ابو صالح است شیخ و امام اهل طاعت
بود و در نیشاپور طریق طاعت را او نشد کرد اول مسئله که از وی و اصحاب و
بهرای بردند و احوال ایشان گفتند سهل تری و جنید گفتند اگر روا بودی که بعد از احمد رسل
صلی الله علیه و سلم پیغمبر بودی از ایشان حمد و ن قصار بود و فقیه و مذہب
توری داشت و در طریقت او استاد عبد الله منازل است و پیچکس از شاگردان
و س طریقت و س گرفت چون ابن منازل صحبت داشته بود و با سلم بن حسین
الباروسی و ابو حجاب نخشبی و علی نصر آبادی رفیق ابو حفص بود در سنه اصد و عین
و مائین بر رفته از دنیا در نیشاپور و قبر و س در حیره است و و گفته که نفس خویش را
بر نفس فرعون فضل نه نم اما دل خویش را بر دل فرعون فضل نم و هم و س گفته
من نظرت فی سیر السلف عرفت نقص یزید و تحلفه عن
درجات الرجال و هم و س گفته من سیرت فی سیر السلف عرفت نقص یزید و تحلفه عن
فلا تفارق فانه یصیبک من بزرگان و س گفته حمد و ن همان بود و نیزان
برون رفته بود ویرا پاره کاغذ در بایست خدا بل بیت نیزان پاره کاغذ بیرون
انداختند حمد و ن او را و کرد و گفت روا نبود این را بکار بردن که و س

ویرا گفت که آننگری میکنی و بدرویشان می ده و از آن مخور و بر آبی خود سوال می کن و بخور یکی
چنان می کرد مردم بوی زبان در آن کردند که حرص بنگری که کاری کند و هم سوال می کند چون
آفر بجای آوردند که حال وی چوشت ویرا قبولی پدید آمد و دست احسان بروی بکشادند
ابو حفص گفت چون حال ترا بجای آوردند دیگر سوال میکنی که سوال بر تو حرام شد از آن
کاری که میکنی می خوری می ده و گفته اند که وقتی مریدی بوی آمد ویرا گفت اگر قصد این
طریق داری اول برو حجامی آموز تا نام حجامی بر تو نهند نه ابتدا ترا عارف خوانند آنگاه
اگر خواهی بکنی و اگر خواهی مکن ظالم بن محمد رحمه الله تعالی از بزرگان شاخ بود
نام او ابو عبد الله بود لیکن خود را ظالم نام کرده بود گفتی هرگز از من بندگی حق نیامد پس من
ظالم یا ظم و وی از اصحاب ابو جعفر عدا بود وی گفته هر که خواهد که راه بروی کشاده خود را
سه کار را طاعت باید کرد آرام گرفتن با ذکر حق و از خلق گریختن و کم خوردن ابو مزاحم
شیرازی رحمه الله وی بزرگی بوده از مشایخ فارس با جنید شبلی متاخره کرده بود
چون سخن گفتی در معرفت مشایخ از و تبریدندی صاحب حدیثی سخت بزرگوار بود شیخ
ابو عبد الله خفیف دی را در کتاب سامی مشایخ فارس ذکر کرده در سنه خمس و اربعین و ثمانی
از دنیا بر رفته وی بزیادت ابو حفص می آمد ابو حفص و اصحاب ویرا چند مرتبه فوج رسیده بود
گفتند باین خلا با پاک کنیم ابو حفص گفت این ما کرده ایم هم مارا پاک باید کرد و آنچه فوج
است در ویشان را پاک باید برد بآن مشغول بودند که شش در رسید و ابو حفص را گفت که خود را
بشوی و جامه در پوش که شیخ ابو مزاحم از فارس در رسید گفت اگر این آن ابو مزاحم است
که من می شناسم می شاید که مرا چنین بیندنی الحال ابو مزاحم در رسید چون آن حال بدید سلام
کرد و جامه از سر بیرون افکند و در کار ایستاد ابو حسین خوشی صوفی گوید رحمه الله
من ذکر فی نفسه ذکر الله قدره و من عرف فی نفسه اذله الله فی
آنجمن عباده ابو بکر و راق گوید این کار کسی است که برای فدای تعالی مزمار اجماع رفته است
ابو عبد الله حمیدی با و روی رحمه الله وی از بزرگان این طائفه است
استاد ابو حفص عدا و است ابو حفص بیاد و نزدیک وی شد و وی را شاگرد می کرد

نفس من از حق صحت
بدان ترند و موجب حیرت
ایشان گردید و ۱۲ ساله
بود من دل را از حق صحت
فکر من دل را از حق صحت
کشی خود را از حق صحت
حق بجان و کشته خود را
گردانده و وی را بپوشید
بود حق بجان و کشته خود را
خود را از حق صحت
کار گیر است بر اسب
خدا تعالی

از سماع خوف عظیم پدید آمد و سماع بسیار بود ندمن گفتم سبکتری باید گذشت ابوطالب
 شب آنجا مقام کرد و من هیچ خفتم از خوف و او بخت پس مرا گفت چه خفتی گفتم از خوف سماع
 خواهم نیامد گفتم هر که از خوف حق بود از هیچ چیز ترسد چون تو از سماع میترسی بعد ازین
 با من صحبت نداری و برکت وی گفته است در مناجات الهی اگر نه فرمان تو بودی که از هر بودی
 که نام تو بر زبان راندی طلحه بن محمد بن محمد الصبیح الیسی رحمة الله از کبار اصحاب
 ابو عثمان جریست مات سنه اثنین و ثلثمائیه ابو عثمان مغربی ویرا گفت خواهی که ترا پندی
 و هم که پنجاه سال است تا خلق را پند میدهم و نمی پذیرند گفت خواهم گفت تحت بر کردار
 خود نه تا قیمت گیر و دهم از خلق برگیر تا جنگ بر خیزد شیخ الاسلام گفت که صحبت با الله تعالی
 سه چیز است دیدن فضل او و عیب خود و عذر خلق و این را چهارم نیست عذر خلق بین
 که همه آن می رود که اومی خواهد ایشان زیر قدر و حکم او مضطرند و عیب خود بین تا منت
 یاد آید شیخ الاسلام گفت که ابو عثمان نصیبی گفت که شبلی گفت که دست بسرا بویعقوب
 میدانی فرود آوردم در آن وقت که بهر میفرستم گفتم جبرک الله بهی موی نبود بر تن
 او که نگفت آیین ابوالعباس بن مسروق قدس الله ستره از طبقه ثانیه است
 نام وی احمد بن محمد بن مسروق است از اهل طوس است بپندوسا کن شد و هم آنجا از دنیا
 رفت در سنه ۲۹۹ تسع و تسعین و مائین و گفته اند که در سفر سه ثمان و تسعین و مائین و الله تعالی
 اعلم جلیلازوی حکایت کند از استادان ابوعلی رودباری است شاگرد حارث محاسب
 و سری سقطی و محمد بن منصور و محمد بن الحسین البرجلانی است با ایشان صحبت داشته
 از قدما و مشایخ قوم است و اجله ایشان شیخ الاسلام گفت که ابوالعباس مسروق بغدادی
 گوید که شب شنبه نشسته بودم و مادر و پدر من می گریستی از صبحی آنکه من از نماز آدینه آمده
 بودم و از پس که به پیران بودی و عثمان که شنیده بودم می گفت عن الثَّوَوِ

چرا شد بقی خدا
 تالی جبر نقصان
 تو کند الجبر نکو کردن
 حال کی ۱۲ تاج
 المص ۱۲ تاج
 ۱۲ تاج
 بعضی بای البرجلانی
 و سکون موصوفه
 معله و ضرس لای
 ۱۲ تاج
 سل عن الثَّوَوِ
 یعنی ویرا از ثووی
 پر سبک گفت
 نمی شد در دل
 است از آنچه
 از آن گزیده بود
 پوینتن باجبهه
 بود و ناگزیر باین
 که متنع الانفکاک
 است جنس حق
 نیست چه با سوا
 وی بجان در معرض
 نوال اند ۱۲
 ۱۲
 ۱۲

۹۱
 قد اگر در زمان بودی که نام تو بر زبان
 چه برتری تو از آنچه در اندیشه میکن
 صبح فوج سار
 عیب خود بین تا منت بآید
 و از آن کوی فی نفسه بعد از دست
 خود مستحق چیزی ندان پس آنچه
 بوی رسد فضل حق شنیده
 و اند ۱۲

تفکال

فَقَالَ خُلُوْا كَلَامًا مِّنْهُ بَدُّ وَتَعَلَّقَهَا بِمَا لَيْسَ مِنْهُ بَدُّ وَهَمٌ وَهَمٌ
 گفته من ترك التدبیر عاشق فی راحة شیخ ابوالعباس مؤرخه زن
 بغدادی رحمه الله شیخ الاسلام گفت که می گفته که نفس خویش را مشغول کن پیش
 از آنکه ترا در شغل افکند لَقَدْ حَلَبَ الْفَرَاغُ عَلَيْكَ شُغْلًا وَاسْبَابُ
 الْبَلَاءِ مِنَ الْفَدَارِغِ ابو عبد الله المغربي قدس ستره از طبقه ثانیه است
 نام وی محمد بن اسمعیل است گویند که استاد ابراهیم خواص و ابراهیم بن شعبان کرمانشاهی ابو
 بکر گندیسیت و شاگرد ابو الحسین علی بن عزین هر ویست و عمر ابو عبد الله صد و بیست
 و دو سال بود و عمر استاد وی ابو الحسین صد و بیست سال بود و ابو الحسین شاگرد عبد الواحد
 زید بصریست و عبد الواحد زید شاگرد حسن بصری است رحمهم الله تعالی و قبر ابو عبد الله
 بر سر کوه طور سینا است بهلوی استاد و س ابو الحسین علی بن عزین در زیر درخت خرگوش
 گویند که در سنه تسع و سبعین و مائین برفته از دنیا و درست تر آنست که در سنه
 تسع و تسعین و مائین برفته از دنیا شیخ الاسلام گفته که وی هرگز تاریکی ندیده بود
 آنجا که خلق را تاریکی بود و ویرا روشنی بود و گفته که بآن خدای ابو عبد الله
 مغربی را بیا فرید که اگر الله تعالی مؤنت شهوت را از من بازستاند مراد و ستر از آن باشد که
 اکنون مرا گوید و برشت ثوابی آنست که علی بن ابی طالب کم الله وجهه گفت اگر مرا اختیار دهند که
 در بهشت شوی یا در مسجد من مسجد نبوت نبذی یا در مسجد نبوت نبذی یا در مسجد نبوت نبذی یا در مسجد نبوت نبذی
 بر سر کوه سینا سخن می گفت سخن بجای رسید که گفت بنده با و چندان نزدیکی جوید که فرمان تو در آنست که گویند

۹۱
 قد من ترك التدبیر
 عاشق فی راحة
 شیخ ابوالعباس مؤرخه زن
 بغدادی رحمه الله
 شیخ الاسلام گفت که می گفته که نفس خویش را مشغول کن پیش
 از آنکه ترا در شغل افکند لَقَدْ حَلَبَ الْفَرَاغُ عَلَيْكَ شُغْلًا وَاسْبَابُ
 الْبَلَاءِ مِنَ الْفَدَارِغِ ابو عبد الله المغربي قدس ستره از طبقه ثانیه است
 نام وی محمد بن اسمعیل است گویند که استاد ابراهیم خواص و ابراهیم بن شعبان کرمانشاهی ابو
 بکر گندیسیت و شاگرد ابو الحسین علی بن عزین هر ویست و عمر ابو عبد الله صد و بیست
 و دو سال بود و عمر استاد وی ابو الحسین صد و بیست سال بود و ابو الحسین شاگرد عبد الواحد
 زید بصریست و عبد الواحد زید شاگرد حسن بصری است رحمهم الله تعالی و قبر ابو عبد الله
 بر سر کوه طور سینا است بهلوی استاد و س ابو الحسین علی بن عزین در زیر درخت خرگوش
 گویند که در سنه تسع و سبعین و مائین برفته از دنیا و درست تر آنست که در سنه
 تسع و تسعین و مائین برفته از دنیا شیخ الاسلام گفته که وی هرگز تاریکی ندیده بود
 آنجا که خلق را تاریکی بود و ویرا روشنی بود و گفته که بآن خدای ابو عبد الله
 مغربی را بیا فرید که اگر الله تعالی مؤنت شهوت را از من بازستاند مراد و ستر از آن باشد که
 اکنون مرا گوید و برشت ثوابی آنست که علی بن ابی طالب کم الله وجهه گفت اگر مرا اختیار دهند که
 در بهشت شوی یا در مسجد من مسجد نبوت نبذی یا در مسجد نبوت نبذی یا در مسجد نبوت نبذی یا در مسجد نبوت نبذی
 بر سر کوه سینا سخن می گفت سخن بجای رسید که گفت بنده با و چندان نزدیکی جوید که فرمان تو در آنست که گویند

۹۱
 قد من ترك التدبیر
 عاشق فی راحة
 شیخ ابوالعباس مؤرخه زن
 بغدادی رحمه الله
 شیخ الاسلام گفت که می گفته که نفس خویش را مشغول کن پیش
 از آنکه ترا در شغل افکند لَقَدْ حَلَبَ الْفَرَاغُ عَلَيْكَ شُغْلًا وَاسْبَابُ
 الْبَلَاءِ مِنَ الْفَدَارِغِ ابو عبد الله المغربي قدس ستره از طبقه ثانیه است
 نام وی محمد بن اسمعیل است گویند که استاد ابراهیم خواص و ابراهیم بن شعبان کرمانشاهی ابو
 بکر گندیسیت و شاگرد ابو الحسین علی بن عزین هر ویست و عمر ابو عبد الله صد و بیست
 و دو سال بود و عمر استاد وی ابو الحسین صد و بیست سال بود و ابو الحسین شاگرد عبد الواحد
 زید بصریست و عبد الواحد زید شاگرد حسن بصری است رحمهم الله تعالی و قبر ابو عبد الله
 بر سر کوه طور سینا است بهلوی استاد و س ابو الحسین علی بن عزین در زیر درخت خرگوش
 گویند که در سنه تسع و سبعین و مائین برفته از دنیا و درست تر آنست که در سنه
 تسع و تسعین و مائین برفته از دنیا شیخ الاسلام گفته که وی هرگز تاریکی ندیده بود
 آنجا که خلق را تاریکی بود و ویرا روشنی بود و گفته که بآن خدای ابو عبد الله
 مغربی را بیا فرید که اگر الله تعالی مؤنت شهوت را از من بازستاند مراد و ستر از آن باشد که
 اکنون مرا گوید و برشت ثوابی آنست که علی بن ابی طالب کم الله وجهه گفت اگر مرا اختیار دهند که
 در بهشت شوی یا در مسجد من مسجد نبوت نبذی یا در مسجد نبوت نبذی یا در مسجد نبوت نبذی یا در مسجد نبوت نبذی
 بر سر کوه سینا سخن می گفت سخن بجای رسید که گفت بنده با و چندان نزدیکی جوید که فرمان تو در آنست که گویند

وَسُئِلَ رُوَيْحٌ عَنِ الْإِنْسِ فَقَالَ أَنْ تَسْتَوْحِشَ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ حَتَّى مِنْ
 لَفْسِكَ وَوَسُئِلَ عَنِ الْحَبَّةِ فَقَالَ لَمَوْافِقَةٌ فِي جَمْعِ الْأَحْوَالِ وَالْأَشْأَاءِ
 وَكَوَقْلَتِ مَثْمُتٌ سَمْعًا وَطَاعَةً وَقُلْتُ لِلْإِنْسِ الْمَوْتُ أَهْلًا وَمَرْحَبًا
 وَقَالَ لِمَ ضَاعَ اسْتِزْدَادُ الْبَلَوَى وَالْبَقِيَّةُ هُوَ الْمَشَاهِدَةُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ
 پس از خوار و روم را مد نهادی و پس جنید از روم گفت بیت سال گذراندیم
 که هیچ خوردنی در خاطر من نگذشت مگر بر آنکه حاضر شده باشد و هم گفته اهل است
 که رویت توان عمل تو رفع شود یعنی عمل را از خوردن بینی و ندانی و هم و گفته که توانست
 که برادران خود را معذور داری در هر روزی که از ایشان واقع شود و با ایشان میان محال
 کنی که از ایشان حذر باید خواست و هم و گفته اذْهَبَ اللَّهُ لَكَ مَقَالًا
 وَفِعَالًا فَأَخَذَ مِنْكَ الْمَقَالَ وَوَقَلَكَ عَلَيْكَ الْفِعَالُ فَلَا تَسْأَلِ
 فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ وَإِنْ أَخَذَ مِنْكَ الْفِعَالُ وَتَرَكَ عَلَيْكَ الْمَقَالَ فَسُخْرٍ
 فَإِنَّهَا مُصِيبَةٌ وَإِنْ أَخَذَ مِنْكَ الْمَقَالَ وَالْفِعَالُ فَاعْلَمْ أَنَّهَا نِعْمَةٌ
 و هم و گفته فقیرا حریتم است و آن ستر و اخفا و غیرت بر اوست که اگر گفت
 کرد و با خلق خود اهل فقر نیست و ویرا و فقر را ستی و هم و گفته من حکم
 الْحَكِيمِ أَنْ يُوسِّعَ عَلَى إِخْوَانِهِ فِي الْأَحْكَامِ وَيُضَيِّقَ عَلَى نَفْسِهِ فِيهَا فَإِنَّ
 التَّوَسُّعَ عَلَيْهِمْ أَتْبَاعُ الْعِلْمِ وَالتَّضَيِّقُ عَلَى نَفْسِكَ مِنْ حُكْمِ
 الْوَرَعِ و هم و گفته أَدَبُ الْمَسَافِرِ أَنْ لَا يَجَارَ وَزَهْدُهُ قَدَمُهُ وَحَيْثُ

و قال نفحات
 انفسك و قيل
 است که احکام را
 تنگ سازد بر برادران
 خود و بر خود تنگ سازد
 زیرا که توسع بر برادران
 بی روی کردن علم است
 در حقیقت و تحقیق
 بر خود مقضا است
 است و عمل بر نفیست
 ۱۲
 المسافر الخ
 ادب مسافرت است
 که قصد او از قدم
 نگذارد و بی هر جا که
 دل او استاده آنجا
 دل سازد و گفته اند
 منزل باید که این
 صوفی باید که این
 الوقت بود یعنی
 مانع دست بود
 و مقضا است
 وقت عمل
 کند ۱۲

وَسُئِلَ رُوَيْحٌ عَنِ الْإِنْسِ فَقَالَ أَنْ تَسْتَوْحِشَ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ حَتَّى مِنْ
 لَفْسِكَ وَوَسُئِلَ عَنِ الْحَبَّةِ فَقَالَ لَمَوْافِقَةٌ فِي جَمْعِ الْأَحْوَالِ وَالْأَشْأَاءِ
 وَكَوَقْلَتِ مَثْمُتٌ سَمْعًا وَطَاعَةً وَقُلْتُ لِلْإِنْسِ الْمَوْتُ أَهْلًا وَمَرْحَبًا
 وَقَالَ لِمَ ضَاعَ اسْتِزْدَادُ الْبَلَوَى وَالْبَقِيَّةُ هُوَ الْمَشَاهِدَةُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ
 پس از خوار و روم را مد نهادی و پس جنید از روم گفت بیت سال گذراندیم
 که هیچ خوردنی در خاطر من نگذشت مگر بر آنکه حاضر شده باشد و هم گفته اهل است
 که رویت توان عمل تو رفع شود یعنی عمل را از خوردن بینی و ندانی و هم و گفته که توانست
 که برادران خود را معذور داری در هر روزی که از ایشان واقع شود و با ایشان میان محال
 کنی که از ایشان حذر باید خواست و هم و گفته اذْهَبَ اللَّهُ لَكَ مَقَالًا
 وَفِعَالًا فَأَخَذَ مِنْكَ الْمَقَالَ وَوَقَلَكَ عَلَيْكَ الْفِعَالُ فَلَا تَسْأَلِ
 فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ وَإِنْ أَخَذَ مِنْكَ الْفِعَالُ وَتَرَكَ عَلَيْكَ الْمَقَالَ فَسُخْرٍ
 فَإِنَّهَا مُصِيبَةٌ وَإِنْ أَخَذَ مِنْكَ الْمَقَالَ وَالْفِعَالُ فَاعْلَمْ أَنَّهَا نِعْمَةٌ
 و هم و گفته فقیرا حریتم است و آن ستر و اخفا و غیرت بر اوست که اگر گفت
 کرد و با خلق خود اهل فقر نیست و ویرا و فقر را ستی و هم و گفته من حکم
 الْحَكِيمِ أَنْ يُوسِّعَ عَلَى إِخْوَانِهِ فِي الْأَحْكَامِ وَيُضَيِّقَ عَلَى نَفْسِهِ فِيهَا فَإِنَّ
 التَّوَسُّعَ عَلَيْهِمْ أَتْبَاعُ الْعِلْمِ وَالتَّضَيِّقُ عَلَى نَفْسِكَ مِنْ حُكْمِ
 الْوَرَعِ و هم و گفته أَدَبُ الْمَسَافِرِ أَنْ لَا يَجَارَ وَزَهْدُهُ قَدَمُهُ وَحَيْثُ

مَا وَقَفَ قَبْلَهُ يَكُونُ مَنَزِلُهُ يَوْسُفَ بْنِ أَحْسَنِ الرَّازِيِّ قَدَسَ سِتْرُهُ
 از طبقه ثانیه است کینست ابو یقوب ست شیخ رزی و جبال بود و در وقت خلش امام بود
 مر این طائفه را اما بشکوه تلپسی طریق ملامت داشتند مردمان بر خویش شورا بیند
 و قبول ایشان بخویشتن و یران کردن و خور را از چشمها بیفکنند شاگرد و النون مهری
 است و با ابوتراب نخشبی و یحیی معاذ رازی و غیر ایشان صحبت داشته رفیق ابوسعید
 خراز بوده در سفر و یرا مکاتب است با جنید سخت نیکو در سه ثلاث اوراق و ثلثیه برفته
 از دنیا در وقت مردن گفت الهی خلق را با تو خواندم بحد و هر چه تو استم بر خود کردم از بد
 مرا یکی بخش از ایشان پس برقت و یرا بخواب و بدند گفتند حال تو چیست گفت ای خدا
 مرا گفت آن سخن را بار دیگر بازگو بمانگم گفت ترا بتو بخشیدم شیخ الاسلام
 گفت دانی که چرا گفت ترا بتو بخشیدم که میان خود و او واسطه درینا و رو که میان او
 و ایشان وسیله و واسطه هم دوست شیخ الاسلام وصیت کرد یرا آن خود را که یکدیگر را
 نیاز دارند که آنچه شما می باید هم از شما آید میان اینان ترجمه و وسیله هم اینانند یوسف
 بن احسن گفت نزدیک ذوالنون رفتم بمصر چون و یرا دیدم موی بر اندام من برفت
 بمن مگر نیست و گفت از کجائی گفتم از رزمی گفت زمین بر تو تنگ شده بود که بمصر آمدی
 گفتم آدم تا خدمت ترا در یرا گفتم دور باش از آن که دروغ گوئی یا خیانت کنی پس
 گفت يَا بُنَيَّ حَالُكَ مَعَ اللَّهِ وَلَا يَشْغُلُكَ عَنْهُ شَاغِلٌ وَلَا
 تَشْغُلُ بِمَا يَقُولُ الْخَلْقُ مِنْكَ فَإِنَّهُمْ كُنْ يُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ هَبْئَا
 وَإِذَا صَحَّحْتَ حَالُكَ مَعَ اللَّهِ أَرَشَدَكَ لِلطَّرِيقِ إِلَيْهِ وَأَقْدَرُ سُبُلَهُ

خود را
 از خود
 از میان
 تیر نبود
 زیرا که
 شرافت
 از میان و
 طالبان
 را اگر
 دگر
 ۱۲

وَسُئِلَ رُوَيْحٌ عَنِ الْإِنْسِ فَقَالَ أَنْ تَسْتَوْحِشَ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ حَتَّى مِنْ
 لَفْسِكَ وَوَسُئِلَ عَنِ الْحَبَّةِ فَقَالَ لَمَوْافِقَةٌ فِي جَمْعِ الْأَحْوَالِ وَالْأَشْأَاءِ
 وَكَوَقْلَتِ مَثْمُتٌ سَمْعًا وَطَاعَةً وَقُلْتُ لِلْإِنْسِ الْمَوْتُ أَهْلًا وَمَرْحَبًا
 وَقَالَ لِمَ ضَاعَ اسْتِزْدَادُ الْبَلَوَى وَالْبَقِيَّةُ هُوَ الْمَشَاهِدَةُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ
 پس از خوار و روم را مد نهادی و پس جنید از روم گفت بیت سال گذراندیم
 که هیچ خوردنی در خاطر من نگذشت مگر بر آنکه حاضر شده باشد و هم گفته اهل است
 که رویت توان عمل تو رفع شود یعنی عمل را از خوردن بینی و ندانی و هم و گفته که توانست
 که برادران خود را معذور داری در هر روزی که از ایشان واقع شود و با ایشان میان محال
 کنی که از ایشان حذر باید خواست و هم و گفته اذْهَبَ اللَّهُ لَكَ مَقَالًا
 وَفِعَالًا فَأَخَذَ مِنْكَ الْمَقَالَ وَوَقَلَكَ عَلَيْكَ الْفِعَالُ فَلَا تَسْأَلِ
 فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ وَإِنْ أَخَذَ مِنْكَ الْفِعَالُ وَتَرَكَ عَلَيْكَ الْمَقَالَ فَسُخْرٍ
 فَإِنَّهَا مُصِيبَةٌ وَإِنْ أَخَذَ مِنْكَ الْمَقَالَ وَالْفِعَالُ فَاعْلَمْ أَنَّهَا نِعْمَةٌ
 و هم و گفته فقیرا حریتم است و آن ستر و اخفا و غیرت بر اوست که اگر گفت
 کرد و با خلق خود اهل فقر نیست و ویرا و فقر را ستی و هم و گفته من حکم
 الْحَكِيمِ أَنْ يُوسِّعَ عَلَى إِخْوَانِهِ فِي الْأَحْكَامِ وَيُضَيِّقَ عَلَى نَفْسِهِ فِيهَا فَإِنَّ
 التَّوَسُّعَ عَلَيْهِمْ أَتْبَاعُ الْعِلْمِ وَالتَّضَيِّقُ عَلَى نَفْسِكَ مِنْ حُكْمِ
 الْوَرَعِ و هم و گفته أَدَبُ الْمَسَافِرِ أَنْ لَا يَجَارَ وَزَهْدُهُ قَدَمُهُ وَحَيْثُ

منا و وقت

در آخر عمر مخدوم شد یکی از بزرگان این طائفه شنید گفت یکی از ناسیدگان بنده هست
 در وی بسته است و نیک نکرده است که او منافع این طائفه بود گاه گاه اعمال ایشان بود
 انجام می گرفت خدایش شفا داد و این سخن با غلام اخلیل گفتند از آن تو به هر چه دشت
 پیش مشایخ فرستاد قبول نکردند بنگر که انکار این طائفه آخر آن مرد را بتوبه رسانید که
 که اقرار داشته باشد خود چون بود علی بن شعیب استقا قدس الله تعالی ستره
 از حیره نیشاپور بود و با ابو حفص صحبت داشته بود گویند که پنجاه و پنج حج کرده بود همه از نیشاپور و احرار
 بسته و در زیر هر میل و در کت نماز گزارده ویرا گفتند این نماز چیست گفت ای شعیب
 منافع که هم این منافع نیست از حج من به او و قصه ندیده کردن ی در قرب الله تعالی و غایت
 گشتن وی از خود سینه روزه و در بیابان با حوال بود حرمه بغدادی گذشت شیخ الاسلام گفت که
 در قرب الله تعالی بخود اندیشیدن حیرت است و بنده بشدن جنایت علی بن موفی
 البغدادی رحمة الله از قدام مشایخ عراق بود سفر بسیار کرده ذوالنون را دید بود شیخ الاسلام
 گفته که دیر افتاد و چهار حج آرند و قتی حج کرده بود با خود می گفت تباست که می شوم و می آیم
 ندول و نه وقت من خود در چهارم آن شب حق تعالی را بخواب دید که بر گفت اے پسر موفی تو
 بخانه خویش خوانی که راکه خوابی اگر من ترا نخواستمی نخواندی دنیا و روی وی گفته که خداوند اگر
 من ترا از بیم دوزخ می پرستم و دوزخم فرو آرد اگر بامید بهشت پرستم هرگز من در آن جا
 جای داده و در دنیا را گوهر می پرستم یک دیدار بنامه و پس از آن هر چه خواهی کن ابو احمد
 القلانسی قدس الله تعالی روحه وی از قدام مشایخ است نام وی مصیبت
 بن احمد البغدادی است گویند که اصل وی از موسی است از اقران جنید و روحیه و فی التاریخ
 حج ابو احمد القلانسی مسنده تسعین و اثنی عشر مائت که یبعک انصواف الحاکم بقلیل
 ابو احمد قلانسی گفته روزی در میان قوم بودم گفتم که از ارمین در میان سخن از من هر چند
 که تو گفتی آن من شیخ الاسلام گفته است در میان صوفیان که گوئی از ارمین

نجات الانس
 در آخر عمر مخدوم شد یکی از بزرگان این طائفه شنید گفت یکی از ناسیدگان بنده هست
 در وی بسته است و نیک نکرده است که او منافع این طائفه بود گاه گاه اعمال ایشان بود
 انجام می گرفت خدایش شفا داد و این سخن با غلام اخلیل گفتند از آن تو به هر چه دشت
 پیش مشایخ فرستاد قبول نکردند بنگر که انکار این طائفه آخر آن مرد را بتوبه رسانید که
 که اقرار داشته باشد خود چون بود علی بن شعیب استقا قدس الله تعالی ستره
 از حیره نیشاپور بود و با ابو حفص صحبت داشته بود گویند که پنجاه و پنج حج کرده بود همه از نیشاپور و احرار
 بسته و در زیر هر میل و در کت نماز گزارده ویرا گفتند این نماز چیست گفت ای شعیب
 منافع که هم این منافع نیست از حج من به او و قصه ندیده کردن ی در قرب الله تعالی و غایت
 گشتن وی از خود سینه روزه و در بیابان با حوال بود حرمه بغدادی گذشت شیخ الاسلام گفت که
 در قرب الله تعالی بخود اندیشیدن حیرت است و بنده بشدن جنایت علی بن موفی
 البغدادی رحمة الله از قدام مشایخ عراق بود سفر بسیار کرده ذوالنون را دید بود شیخ الاسلام
 گفته که دیر افتاد و چهار حج آرند و قتی حج کرده بود با خود می گفت تباست که می شوم و می آیم
 ندول و نه وقت من خود در چهارم آن شب حق تعالی را بخواب دید که بر گفت اے پسر موفی تو
 بخانه خویش خوانی که راکه خوابی اگر من ترا نخواستمی نخواندی دنیا و روی وی گفته که خداوند اگر
 من ترا از بیم دوزخ می پرستم و دوزخم فرو آرد اگر بامید بهشت پرستم هرگز من در آن جا
 جای داده و در دنیا را گوهر می پرستم یک دیدار بنامه و پس از آن هر چه خواهی کن ابو احمد
 القلانسی قدس الله تعالی روحه وی از قدام مشایخ است نام وی مصیبت
 بن احمد البغدادی است گویند که اصل وی از موسی است از اقران جنید و روحیه و فی التاریخ
 حج ابو احمد القلانسی مسنده تسعین و اثنی عشر مائت که یبعک انصواف الحاکم بقلیل
 ابو احمد قلانسی گفته روزی در میان قوم بودم گفتم که از ارمین در میان سخن از من هر چند
 که تو گفتی آن من شیخ الاسلام گفته است در میان صوفیان که گوئی از ارمین

بفتح میم
 در کون
 صاد و ف
 بن مملک
 و فی التاریخ
 یعنی در تاریخ
 مذکور است
 که ابو احمد
 قلانسی
 گزارده
 در سال
 دوم
 زنجیر
 در کون
 از دنیا
 بیست
 به
 زنجیر
 مایه
 به یک
 است
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰

یا تعلیم من از آداب ایشان است که خود را در میان یاران چیزی را ملک بیند و بفرست
 ظاهر شیخ سهرانی گوید که چون صوفی بگوید تعلیم من یا از این باید که دومی ننگری یعنی اینان
 را ملک نباشد چون احمد قلانسی بیمار شد و محضر گفت خداوند اگر مرا بنزدیک تو هیچ قدری
 بودی مرگ من بین المنزلین بودی ضرورتی واقع شد ویرا در محضر بیرون آوردند
 که بجای دیگر بر ندر را بردار و ابو الغریب الاصفهانی قدس الله تعالی ستره
 از محققان بود و صاحب آیات و کرامات در عشق بیچین جمع رسیده بود و او را اهلوسه خوانند
 شیخ ابو عبد الله خفیف او را دوست داشتی و با او مزاح کردی و قتی در شیراز از زندگانی
 خود نومید گشت یاران خود را پیش خود خواند و گفت از بهر خدای مرا بشما یک حاجت
 روا خواهم کرد و گفتند آری بگوی گفت چون مرا اینجا مرگ آید مرا در گورستان
 گبران دفن کنید یاران تیر گشتند که این چیست گفت خداوند گفته بودم که اگر مرا بنزدیک
 تو هیچ قدری هست مرا بطر پوس مرگ ده اکنون اینجای می رم و انستم که مرا به نزدیک
 هیچ قدری نیست غریب در وی آنرا صحت پیدا آمد و بر فاست و بطر پوس شد و آنجا رفت
 از دنیا یکی ازین طائفه گوید که بر ابو الغریب در آمد و در طر پوس و در وران دی آس کرده بود
 و از سر من می تازان و بنگارفته بود و یکم و خون بسیار می رفت و حالتی عجب داشت
 یکی از وی پرسید که چونی گفت که چنین که می بینم اما هنوز نگفته ام که مستحی الضمیر
 ابو عبد الله القلانسی قدس الله تعالی ستره دی از کرامت قوم بزرگان این طائفه
 است وی گفته که در بعضی سیاحت خود در کشتی نشسته بودم بادی برخاست و طوفانی عظیم شد
 اهل کشتی بدعا و تضرع درآمدند و زار بکردند مرا گفتند تو نیز نذر می کنی گفتم من از دنیا مجرمم
 چه نذر کنم الحال بسیار که نذر گفتم با خدا می توانی نذر کردم که اگر از آنچه در انم خلاص یا بم هرگز
 گوشت فیل بچه نخورم گفتند این چه نذر است که می کنی هرگز کسی گوشت فیل بچه خورده است
 گفتم همچنین در خاطر من افتاد و خدای تعالی بر زبان من گذرانید ناگاه کشتی بشکست من
 با جماعتی با کنار افتادم و چند روز گذشت که هیچ نخوردم در میان آن که نشسته

نجات الانس
 یا تعلیم من از آداب ایشان است که خود را در میان یاران چیزی را ملک بیند و بفرست
 ظاهر شیخ سهرانی گوید که چون صوفی بگوید تعلیم من یا از این باید که دومی ننگری یعنی اینان
 را ملک نباشد چون احمد قلانسی بیمار شد و محضر گفت خداوند اگر مرا بنزدیک تو هیچ قدری
 بودی مرگ من بین المنزلین بودی ضرورتی واقع شد ویرا در محضر بیرون آوردند
 که بجای دیگر بر ندر را بردار و ابو الغریب الاصفهانی قدس الله تعالی ستره
 از محققان بود و صاحب آیات و کرامات در عشق بیچین جمع رسیده بود و او را اهلوسه خوانند
 شیخ ابو عبد الله خفیف او را دوست داشتی و با او مزاح کردی و قتی در شیراز از زندگانی
 خود نومید گشت یاران خود را پیش خود خواند و گفت از بهر خدای مرا بشما یک حاجت
 روا خواهم کرد و گفتند آری بگوی گفت چون مرا اینجا مرگ آید مرا در گورستان
 گبران دفن کنید یاران تیر گشتند که این چیست گفت خداوند گفته بودم که اگر مرا بنزدیک
 تو هیچ قدری هست مرا بطر پوس مرگ ده اکنون اینجای می رم و انستم که مرا به نزدیک
 هیچ قدری نیست غریب در وی آنرا صحت پیدا آمد و بر فاست و بطر پوس شد و آنجا رفت
 از دنیا یکی ازین طائفه گوید که بر ابو الغریب در آمد و در طر پوس و در وران دی آس کرده بود
 و از سر من می تازان و بنگارفته بود و یکم و خون بسیار می رفت و حالتی عجب داشت
 یکی از وی پرسید که چونی گفت که چنین که می بینم اما هنوز نگفته ام که مستحی الضمیر
 ابو عبد الله القلانسی قدس الله تعالی ستره دی از کرامت قوم بزرگان این طائفه
 است وی گفته که در بعضی سیاحت خود در کشتی نشسته بودم بادی برخاست و طوفانی عظیم شد
 اهل کشتی بدعا و تضرع درآمدند و زار بکردند مرا گفتند تو نیز نذر می کنی گفتم من از دنیا مجرمم
 چه نذر کنم الحال بسیار که نذر گفتم با خدا می توانی نذر کردم که اگر از آنچه در انم خلاص یا بم هرگز
 گوشت فیل بچه نخورم گفتند این چه نذر است که می کنی هرگز کسی گوشت فیل بچه خورده است
 گفتم همچنین در خاطر من افتاد و خدای تعالی بر زبان من گذرانید ناگاه کشتی بشکست من
 با جماعتی با کنار افتادم و چند روز گذشت که هیچ نخوردم در میان آن که نشسته

نجات الانس
 یا تعلیم من از آداب ایشان است که خود را در میان یاران چیزی را ملک بیند و بفرست
 ظاهر شیخ سهرانی گوید که چون صوفی بگوید تعلیم من یا از این باید که دومی ننگری یعنی اینان
 را ملک نباشد چون احمد قلانسی بیمار شد و محضر گفت خداوند اگر مرا بنزدیک تو هیچ قدری
 بودی مرگ من بین المنزلین بودی ضرورتی واقع شد ویرا در محضر بیرون آوردند
 که بجای دیگر بر ندر را بردار و ابو الغریب الاصفهانی قدس الله تعالی ستره
 از محققان بود و صاحب آیات و کرامات در عشق بیچین جمع رسیده بود و او را اهلوسه خوانند
 شیخ ابو عبد الله خفیف او را دوست داشتی و با او مزاح کردی و قتی در شیراز از زندگانی
 خود نومید گشت یاران خود را پیش خود خواند و گفت از بهر خدای مرا بشما یک حاجت
 روا خواهم کرد و گفتند آری بگوی گفت چون مرا اینجا مرگ آید مرا در گورستان
 گبران دفن کنید یاران تیر گشتند که این چیست گفت خداوند گفته بودم که اگر مرا بنزدیک
 تو هیچ قدری هست مرا بطر پوس مرگ ده اکنون اینجای می رم و انستم که مرا به نزدیک
 هیچ قدری نیست غریب در وی آنرا صحت پیدا آمد و بر فاست و بطر پوس شد و آنجا رفت
 از دنیا یکی ازین طائفه گوید که بر ابو الغریب در آمد و در طر پوس و در وران دی آس کرده بود
 و از سر من می تازان و بنگارفته بود و یکم و خون بسیار می رفت و حالتی عجب داشت
 یکی از وی پرسید که چونی گفت که چنین که می بینم اما هنوز نگفته ام که مستحی الضمیر
 ابو عبد الله القلانسی قدس الله تعالی ستره دی از کرامت قوم بزرگان این طائفه
 است وی گفته که در بعضی سیاحت خود در کشتی نشسته بودم بادی برخاست و طوفانی عظیم شد
 اهل کشتی بدعا و تضرع درآمدند و زار بکردند مرا گفتند تو نیز نذر می کنی گفتم من از دنیا مجرمم
 چه نذر کنم الحال بسیار که نذر گفتم با خدا می توانی نذر کردم که اگر از آنچه در انم خلاص یا بم هرگز
 گوشت فیل بچه نخورم گفتند این چه نذر است که می کنی هرگز کسی گوشت فیل بچه خورده است
 گفتم همچنین در خاطر من افتاد و خدای تعالی بر زبان من گذرانید ناگاه کشتی بشکست من
 با جماعتی با کنار افتادم و چند روز گذشت که هیچ نخوردم در میان آن که نشسته

صاحب عیال چون بان دیده در آیم بخدمت ما شغل خواهد گرفت آن پنج دینار را بروی ده
تا بر او عیال خود نفقه کند چون بان دیده رسیدیم آنرا بوی دادیم و نفقه کرد چون بیرون آمدیم
گفت تا بجای روی گفتم با تو همراهی می کنم گفت من با تو همراهی نمی کنم خیانت می کنی باره کردی
ترو صاحب می کنی بان در نیامد که با او صاحب باشم ابو عبد الله الحسینی قدس سره
از اهل بصره است از مشایخ قدیم شاکر و فتح مولی است بقول سمعت الفقیه الموصی صلی
بقول صاحبته ثلثین شیخا كانوا یعدون من الابد الی کلهم
او صوفی عند فراقی ایضا هم فقالوا لایساک و معاشیه الاخذات
جعفر بن المبرقع رحمه الله تعالی از علمای مشایخ این قوم است ذکرة ابو عبد الله
الحسینی آنکه سمعه بقول محمد ثلثین سنة اطلب من بقول الله
فی تحقیق هذا الاسم فلم أجده علی بن بنی هاشم بن حسین الصوفی
الصیرفی قدس سره خامه است کنیت او ابوالحسن است از بزرگان متاخرین
مشایخ تشابور است روزی سنبوده از دیدار مشایخ و مرزوق از صحبت ایشان تشابور
با ابو عثمان خیری و محفوظ صحبت داشته بود و در سمرقند با محمد فضل بنی در مجلس با هم در جز جان
با علی جوزجانی و در ری با ابویوسف بن حسین و در بغداد با جنید و زکریا و در دمشق و در بصره
در جزیری و در شام با طاهر مقدسی و ابن جلا و ابو عمر و شقی و در مصر با ابو بکر صری و ابو بکر
وفاق و ابو علی رودباری مشایخ همان دیده بود و حدیث بسیار داشت ثقه بود در حدیث
در سنه تسع و خمسين و ثلثمائة برفته از دنیا وقتی علی بنی هاشم ابو عبد الله خفیه غایت به تنگی پستی
رسیدند و شیخ ابو عبد الله خفیه ویرا گفت پیش روای ابو الحسن وی گفت چه
سبب پیش روای ابو عبد الله خفیه گفت توفیق پیدا دیده و من ندیده ام شیخ الاسلام

دینار را بروی ده
تا بر او عیال خود نفقه کند
چون بان دیده رسیدیم
آنرا بوی دادیم و نفقه کرد
چون بیرون آمدیم
گفت تا بجای روی گفتم
با تو همراهی می کنم
گفت من با تو همراهی نمی کنم
خیانت می کنی
باره کردی
ترو صاحب می کنی
بان در نیامد که با او صاحب باشم
ابو عبد الله الحسینی قدس سره
از اهل بصره است
از مشایخ قدیم شاکر و فتح مولی است
بقول سمعت الفقیه الموصی صلی
بقول صاحبته ثلثین شیخا
كانوا یعدون من الابد الی کلهم
او صوفی عند فراقی
ایضا هم فقالوا لایساک
و معاشیه الاخذات
جعفر بن المبرقع رحمه الله تعالی
از علمای مشایخ این قوم است
ذکرة ابو عبد الله الحسینی
آنکه سمعه بقول محمد
ثلثین سنة اطلب من
بقول الله فی تحقیق
هذا الاسم فلم أجده
علی بن بنی هاشم بن حسین
الصوفی الصیرفی قدس سره
خامه است کنیت او
ابوالحسن است از بزرگان
متاخرین مشایخ تشابور
است روزی سنبوده از دیدار
مشایخ و مرزوق از صحبت
ایشان تشابور با ابو عثمان
خیری و محفوظ صحبت داشته
بود و در سمرقند با محمد فضل
بنی در مجلس با هم در جز جان
با علی جوزجانی و در ری با
ابویوسف بن حسین و در بغداد
با جنید و زکریا و در دمشق
و در بصره با ابو بکر صری و
ابو بکر وفاق و ابو علی رودباری
مشایخ همان دیده بود و حدیث
بسیار داشت ثقه بود در حدیث
در سنه تسع و خمسين و
ثلثمائة برفته از دنیا وقتی
علی بنی هاشم ابو عبد الله خفیه
غایت به تنگی پستی رسیدند
و شیخ ابو عبد الله خفیه ویرا
گفت پیش روای ابو الحسن وی
گفت چه سبب پیش روای ابو عبد
الله خفیه گفت توفیق پیدا
دیده و من ندیده ام شیخ الاسلام

گفت تا بجای روی گفتم با تو همراهی می کنم گفت من با تو همراهی نمی کنم خیانت می کنی باره کردی ترو صاحب می کنی بان در نیامد که با او صاحب باشم ابو عبد الله الحسینی قدس سره از اهل بصره است از مشایخ قدیم شاکر و فتح مولی است بقول سمعت الفقیه الموصی صلی بقول صاحبته ثلثین شیخا كانوا یعدون من الابد الی کلهم او صوفی عند فراقی ایضا هم فقالوا لایساک و معاشیه الاخذات جعفر بن المبرقع رحمه الله تعالی از علمای مشایخ این قوم است ذکرة ابو عبد الله الحسینی آنکه سمعه بقول محمد ثلثین سنة اطلب من بقول الله فی تحقیق هذا الاسم فلم أجده علی بن بنی هاشم بن حسین الصوفی الصیرفی قدس سره خامه است کنیت او ابوالحسن است از بزرگان متاخرین مشایخ تشابور است روزی سنبوده از دیدار مشایخ و مرزوق از صحبت ایشان تشابور با ابو عثمان خیری و محفوظ صحبت داشته بود و در سمرقند با محمد فضل بنی در مجلس با هم در جز جان با علی جوزجانی و در ری با ابویوسف بن حسین و در بغداد با جنید و زکریا و در دمشق و در بصره با ابو بکر صری و ابو بکر وفاق و ابو علی رودباری مشایخ همان دیده بود و حدیث بسیار داشت ثقه بود در حدیث در سنه تسع و خمسين و ثلثمائة برفته از دنیا وقتی علی بنی هاشم ابو عبد الله خفیه غایت به تنگی پستی رسیدند و شیخ ابو عبد الله خفیه ویرا گفت پیش روای ابو الحسن وی گفت چه سبب پیش روای ابو عبد الله خفیه گفت توفیق پیدا دیده و من ندیده ام شیخ الاسلام

گفت خفیه نسبت این طائفه دیدار پیر است و صحبت ایشان علی بنی هاشم گفته دارا است
علی بنی هاشم با ابوبکر محال و هم دے گفته یطوبک الحق بالهوینا و انما وجود
الحق بطور الدارین و هم دے گفته دور باش از مخالفت خلق هر که خدای تعالی به بندگی
دست راضی است به برادری وی راضی باش و هم دے گفته دور باش از مشغولی بخلق که امر دوز
و مشغولی خلق سودی ندارد است و هم وی گفته که پیش رفتی بعد از سه روز به ابو عبد الله جلا
در آمد گفت که آمدی غم سه روز است گفت درین سه روز کجا بودی که بمن نیامدی گفت
این جزو نما بودم بخدمت نوشتن گفت تنفک الفضل عن الفرضی گفت فضیلت یمن
فضائل ترا فل ترا از فریفته مشغول داشت شیخ الاسلام گفته دیدار پیران از زلف این
قوم است که از دیدار پیران آن یا بند که هیچ چیز نیابند و صومنت قلتم تعد فی فی فی
الحکایت و هم شیخ الاسلام گفته ای این چیست که با دوستان خود کرده هر که ایشان را
بخدمت ترا یافت و تا تر اندید ایشانرا شناخت و انشدنا لقلبیه صدیق
میرا که من یبغضک من یبغضک و یبغضک من یبغضک و یبغضک من یبغضک و یبغضک من یبغضک
لا یبغضک و یبغضک من یبغضک و یبغضک من یبغضک و یبغضک من یبغضک و یبغضک من یبغضک
هر که جو اندر او بدیده او را بدید که حق را بدید از آنکه او است فقه بر پیشگاه گاه ربه را
از دست ربه بر باید و خوشیستن را به بهانه ربه بدیده قوم نمایند و بدیدن و بسیار ساید
آنکه حقیقت برور ربه باز آید و گر ربه هرگز باره نیاید هم شاید از آنکه فتنه
ربه هم از ربه میزاید هر چه از بهانه میکاهد از حقیقت می افزاید چون بهانه تمامی زمینان

گفت تا بجای روی گفتم با تو همراهی می کنم گفت من با تو همراهی نمی کنم خیانت می کنی باره کردی ترو صاحب می کنی بان در نیامد که با او صاحب باشم ابو عبد الله الحسینی قدس سره از اهل بصره است از مشایخ قدیم شاکر و فتح مولی است بقول سمعت الفقیه الموصی صلی بقول صاحبته ثلثین شیخا كانوا یعدون من الابد الی کلهم او صوفی عند فراقی ایضا هم فقالوا لایساک و معاشیه الاخذات جعفر بن المبرقع رحمه الله تعالی از علمای مشایخ این قوم است ذکرة ابو عبد الله الحسینی آنکه سمعه بقول محمد ثلثین سنة اطلب من بقول الله فی تحقیق هذا الاسم فلم أجده علی بن بنی هاشم بن حسین الصوفی الصیرفی قدس سره خامه است کنیت او ابوالحسن است از بزرگان متاخرین مشایخ تشابور است روزی سنبوده از دیدار مشایخ و مرزوق از صحبت ایشان تشابور با ابو عثمان خیری و محفوظ صحبت داشته بود و در سمرقند با محمد فضل بنی در مجلس با هم در جز جان با علی جوزجانی و در ری با ابویوسف بن حسین و در بغداد با جنید و زکریا و در دمشق و در بصره با ابو بکر صری و ابو بکر وفاق و ابو علی رودباری مشایخ همان دیده بود و حدیث بسیار داشت ثقه بود در حدیث در سنه تسع و خمسين و ثلثمائة برفته از دنیا وقتی علی بنی هاشم ابو عبد الله خفیه غایت به تنگی پستی رسیدند و شیخ ابو عبد الله خفیه ویرا گفت پیش روای ابو الحسن وی گفت چه سبب پیش روای ابو عبد الله خفیه گفت توفیق پیدا دیده و من ندیده ام شیخ الاسلام

دینار را بروی ده
تا بر او عیال خود نفقه کند
چون بان دیده رسیدیم
آنرا بوی دادیم و نفقه کرد
چون بیرون آمدیم
گفت تا بجای روی گفتم
با تو همراهی می کنم
گفت من با تو همراهی نمی کنم
خیانت می کنی
باره کردی
ترو صاحب می کنی
بان در نیامد که با او صاحب باشم
ابو عبد الله الحسینی قدس سره
از اهل بصره است
از مشایخ قدیم شاکر و فتح مولی است
بقول سمعت الفقیه الموصی صلی
بقول صاحبته ثلثین شیخا
كانوا یعدون من الابد الی کلهم
او صوفی عند فراقی
ایضا هم فقالوا لایساک
و معاشیه الاخذات
جعفر بن المبرقع رحمه الله تعالی
از علمای مشایخ این قوم است
ذکرة ابو عبد الله الحسینی
آنکه سمعه بقول محمد
ثلثین سنة اطلب من
بقول الله فی تحقیق
هذا الاسم فلم أجده
علی بن بنی هاشم بن حسین
الصوفی الصیرفی قدس سره
خامه است کنیت او
ابوالحسن است از بزرگان
متاخرین مشایخ تشابور
است روزی سنبوده از دیدار
مشایخ و مرزوق از صحبت
ایشان تشابور با ابو عثمان
خیری و محفوظ صحبت داشته
بود و در سمرقند با محمد فضل
بنی در مجلس با هم در جز جان
با علی جوزجانی و در ری با
ابویوسف بن حسین و در بغداد
با جنید و زکریا و در دمشق
و در بصره با ابو بکر صری و
ابو بکر وفاق و ابو علی رودباری
مشایخ همان دیده بود و حدیث
بسیار داشت ثقه بود در حدیث
در سنه تسع و خمسين و
ثلثمائة برفته از دنیا وقتی
علی بنی هاشم ابو عبد الله خفیه
غایت به تنگی پستی رسیدند
و شیخ ابو عبد الله خفیه ویرا
گفت پیش روای ابو الحسن وی
گفت چه سبب پیش روای ابو عبد
الله خفیه گفت توفیق پیدا
دیده و من ندیده ام شیخ الاسلام

بر خاست حقیقت فردو آید آدمی باین کار گیت که این کار نه بابت آدمی است یکی را دیده
بر بهانه آمد و یکی را بر حقیقت کار حقیقت دارد هانه را چه قیمت علی بندا پیری داشته محمد نام نجیب
بن نجیب غزنو بود و عارف بن عارف ناصر شیخ الاسلام گفته که بخط علی محمد بن بندا دیدم در
کتابی که واسطه گفته هر چه این طائفه دارند ازین کار علم و سخن آن همه ازین دو آیت از قرآن
بیانند یکے آنزل من السماء ماء و دیگرے وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ شیخ الاسلام گفته که
باین آیت بشناختم ویرا محمد بن فضل البلخی قدس الله سره از طبقه ثانیه است کینت
وی ابو عبد الله است بلخی الاصل است متعصبان ویرا از بلخ بیرون کردند بی گناه بسبب
مذهب وی روی بشهر کرد و برایشان نفرین کردند شیخ الاسلام گفت پس از وانی بلخ پیچ صوفی
نخو است بسم قدر رفت ویرا آنجا قاضی کردند از آنجا عزیمت حج کردند بشا بود رسید از وی
مجلس خواستند بر کرسی شد و گفت الله اکبر و لکن الله اکبر و رضوان
من الله اکبر و از کرسی فردو آمد و آخر بسم قدر باز گشت و آنجا بر رفت از دنیا و زندگیش
و ثلثه ابوعثمان چیزی بوی نوشت که علامت شقاوت چیست گفت سب چیزیست آنکه علم دهند
و توفیق عمل ندهند و توفیق عمل دهند و از اخلاص دران محروم گردانند و دولت صحبت و دستان
خدای تعالی دریابند و طیفه کرام و احترام بجائی نیارند و ابوعثمان گفته است محمد بن الفضل
سمسار الرجال یعنی نقاد مردان است شیخ الاسلام گفت که ابو بکر واسطه گوید و خود سبیکس چون
منه نگوید و سبب سخن خود گوید و از دیگران اندک حکایت کند یکے ازان اینست که گفت
محمد بن الفضل گفت آن چیز که بود و سبب همه نیکو میا نیکو شود و بد بود و سبب همه

یاد کرد که خدا بکریم
 از هر یاد کردی بزرگتر
 بگوید که در دنیا یاد کرد
 قوله در ضحی ۱۲
 یعنی اندک خوشنودی از خدا بکریم
 بزرگتر و بایقوت تر است
 نزدیک محب از جمیع مراتب
 بهشت چه محب را مقصود
 رضای محبوب است ۱۲
 محسوس از احوال
 محسوس از گویند که قیمت
 بزرگتر از آن چیزی بودی
 و بگویند که بگویند و بگویند
 از خستبار شد شود
 آن استقامت است او
 با استقامت است او
 جوی و چاه و کار و نیر
 این را محسوس است
 چه محسوس است که در
 ناطقین باشد و از غیر
 محسوس است و محسوس
 با محسوس است و محسوس
 محال بعد از محسوس
 محال بعد از محسوس

۱۲ قوله
 جنب بن جنب غریب بود
 یعنی نزدیک و بسیار غریب و دور و عادت پی عادت
 کم بود چه غالب است که کامل را فرزند ناقص باشد بعضی
 که بود چه غالب است که کامل را پدر فرزند ناچیز در پید
 نقصان قوت گرفت جانب نقصان گاهی که کامل چه انسان را اگر
 این طایفه از دماغ نیکو که سخن این طایفه از اطفال است و ایشان را اگر
 اسباب است است معلوم نموده اما که قاعده است و ایشان را نقیض
 طیب اشاعت است برین معلوم و در کتاب شریع الاسلام گفت که متولد
 ازین دماغ ۱۲ ص ۱۲۱ و در کتاب دیگر که بعضی غریب است
 از یک بزرگ و کوچک است و در نزد بزرگ و
 ۱۲ ص ۱۲۱

ز شهادت شود آن استقامت است شیخ الاسلام گفت سخت نیکو گفت فاستقم لما أمرت
یکی گفت مصطفی را صلی الله علیه و آله وسلم مرا وصیتی کن گفت قُلْ أَمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ
أَسْتَقِرُّ بِكَ وَكَرِيحِي وَبِرَأْسِي وَمُحَمَّدٌ فَغَدَّ عَجَبٌ مِی مَانَم از کسی که بیابانها و او را قطع
می کند تا برسد بخانه می و آنجا آثار انبیا بنید چر ادا می نفس و دیوار قطع نمی کند تا بدل
برسد و آثار بر در و در کار خود بنید و هم می گوید که چون مرید را بنی که طلب زیادت می دنیا میکند
آن نشان او بار و نگو نساری اوست و هم می گوید که اعْرِفْ النَّاسَ بِاللَّهِ أَشَدَّ لَهُمْ
مُجَاهِدَةً فِي آوَامِرِهِ وَاتَّبَعُهُمْ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
یعنی بزرگترین اهل معرفت مجتهدترین ایشان باشند در ادا می شریعت و راغب ترین ایشان
در حفظ سنت و میر که بحق نزدیک تر بود بر امثال امرش حریمت بود و هر که دور تر بود از متابعت
رسول وی صلی الله علیه و آله وسلم معرض تر و دور از هدایت پر سیدند گفت بخت نقصان در
دنیا نگرستن و با عرض از وی عزیز و گرامی زیستن محمد بن علی الحکیم القرمزی
قدس الله تعالی ستره از طبقه ثانیه است کینت او ابو عبد الله است از کبار شایخ
بابو تراب نجفی و احمد خضر زوی و ابن حلال صحبت داشته و حدیث بسیار داشت و میرا
نصایف بسیار است و کرامات ظاهرا و در بیان هر کتاب چون ختم الولایه و کتاب النج
و نوادر الاصول و جز این کتابهای دیگر تصنیف کرده است و در علوم ظاهر هم ویرا کتب هست
و تفسیر جدا کرده بود اما عمر می با تمام می و فاکر در می صحبت و از خضر است
علیه السلام ابو بکر و راق که مرید وی بود روایت کند که هر شب یکشنبه خضر علیه السلام بنزدیک
می آمد می و او آنها از یک دیگر پرسیدند می صاحب کتاب کشف المحجوب گوید که می
سخت معظم است بنزدیک من چنانکه جلگی و لم شکار اوست و شیخ من گفتی که محمد در یتیم
است که در عالم همتا ندارد و می گفته است مَا صَنَعْتُ حَرْفًا مِنَ التَّذْيِيرِ وَلَا
يُنْسَبُ إِلَيَّ شَيْءٌ مِنْهُ وَلَكِنْ كَانَ إِذَا اشْتَدَّ عَلَيَّ وَقِيَّتِي أَسْلَى بِهِ
و هم می گفته است مَنْ جَهَلَ بِأَوْصَافِ الْعُبُودِيَّةِ فَهُوَ بِأَوْصَافِ الرَّبُوبِيَّةِ

۱۵
تیم
فندی
و وقت
پایانی از
شغلی خود
بخیر
مقتول است
و آن کسی
بستی ۱۲

ما حضرت حماد بن التميمي يروي عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: "من ألقى نخلة في غيبه تصيفت بكرهه".

او شیخ ابو جعفر بن محمد دوم است سی سال است که مادر آرزوی آنیم که دیر به بینیم کاش او را باز توانی
 دید بر فتم چون در طواف شدیم و دیر دیدم باز آمدن و ایشان را گفتم که دیر دیدم گفتند اگر این باشد
 به بینی ویرانگاه و او را با بانگ کن گفتم چنین کنم چون بهنا و عرفات بیرون رفتم و دیر نیافتم
 روزی چهار کس با من سخن گفت و گفت السلام علیک یا اباالحسن دیدم به بود
 از دیدن وی حالتی شد که فریاد کردم و به خود افتادم به برفت چون مسجد خیف رفتم باران را
 بگفتم روز و دواع در پس مقام ابراهیم نماز گذاردم کسی از پس پشت مرا بکفید و گفت یا ابو الحسن
 هنوز بانگ خواهی کرد گفتم زنهاری شیخ از تو التماس می کند که مراد عاکنی گفت من دعا نکنم
 تو دعا کن من آمین کنم من دعا کردم و وی آمین گفت یکی خواستم که فوت من روز بروز بود
 چنان شد چندین سال است که بر من شبی نه گذشته که چیزی برای فردا ذخیره کرده باشم دیگر خواستم که
 درویش را بمن دوست کن اکنون هیچ چیز در دنیا بمن از درویشی دوست تر نیست دیگر
 خواستم که فردا که خلق را حشر کنی مرا در صف دوستان خود بر انگیزی و با منی و امید میدارم
 که چنان شود شیخ الاسلام گفت که محمد شکر مرا حکایت کرد که پیشین بار که سبک تنگین پدر
 محمود غزنوی بهر آمد یکی از لشکریان وی از روستائی خرواری گاه خرید و بهای تمام ابداد
 و ویرانواخت و گفت بار دیگر که گاه آری بمن آرد آن روستائی پدری داشت پیر بود
 و دوستی گرفت اتفاقا عارفه عید قربان رسید آن پیر روستائی گفت که امروز حاجیان حج کنند
 کاش که ما نیز آنجا بودیم لشکری گفت خواهی که ترا آنجا ببرم بشمار آنکه با کس نگوئی گفت نگویم
 آن روز دیر ابرفات برو و حج بگردند و باز آند روستائی باو گفت عجب میدارم
 که با چنین حال در میان لشکریان می باشی گفت اگر چون منی نباشد درین لشکر چون
 ضعیف یا عجوز بیاید و او خواهد که در دوسه نگرود و او دوسه بستاند و اگر در غارت بزن چون
 رسد ویران دوست ایشان که ربانند من درین لشکر از برای چنین کار با هم زنهاری که با کس
 خبر نگوئی شیخ الاسلام گفت باید که بچشم حقارت در کس ننگری که دوستان دوسه
 پوشیده باشند و با بصیرت و فراست صادق نداری در خلق تصرف نکنی که بر خود تم کنی خرقانی
 گفته است چون امانت از میان مردم برخاست وی دوستان خود را همان کرد و گفت من که باشم

که ترا دوست دارم دوستان ترا دوست می دارم ابو جعفر دامغانی رحمه الله تعالی یکی ازین
 طائفه گفته است که بدین بودم ناگاه مرستی عجب بزرگ سر دیدم که دواع پیغمبر صلی الله علیه و سلم
 می کرد چون بیرون رفت از پی او رفتم تا مسجد ذوالخلیفه رسید نماز گزار و تلبیه کرد و بیرون رفت من از پی
 وی بیرون رفتم التفات کرد و مرا دید و گفت چه میخواهی گفتم می خواهم که در پی تو بیایم به
 منع کرد و احاج کردم گفت اگر لابد است وی آئی قدم من را بر جای قدم من گفتم بله و او برفت و غیر
 راه مشهور پیش گرفت چون پاره از شب گذشته روشنائی چراغی دیدم گفت این مسجد عایشه
 است تو پیش می روی یا من پیش روم گفتم آنچه تو اختیار کنی وی پیش رفت و من خواب رفتم
 چون وقت شد بیدار شدم و آدم و طواف و سحر کردم و آدم پیش او بیکر کتابی رحمه الله و جاعی مثل
 پیش وی نشسته بود و در ایشان سلام کردم شیخ ابو بکر کتابی را گفت که رسیدی گفتم همین است
 گفت از کجای آئی گفتم از مدینه گفتم چند روز است که بیرون آمده گفتم دوش ایشان در یکدیگر
 نگرستند شیخ ابو بکر مرا گفت با که بیرون آمدی گفتم با مردی که حال قصه وی چنین است گفتم
 شیخ ابو جعفر دامغانی است و این در جنب حال و اندک است بعد از آن گفت برخیزید و ویران بطلبید و مرا
 گفت ای فرزند من دانستم که این حال تو نیست و پیر سید کزین را در زیر قدم خود چون یافتی گفت مثل
 موج که در زیر کشتی در می آید ابو الحسن اوراق قدس الله تعالی سفره از طبقه ثانی است نام و
 محمد بن محمد است از کبار مشایخ بنی شاپور و قدما را ایشان است از اصحاب ابو عثمان حیری عالم بوده است
 بعلم ظاهر و سخن گوی در دقائق علوم و معانی و عیوب افعال قبل العشرین و ثلثاتیه وی گفته که مردم
 عفو آلتست که یار کنی جنایت یا رنجور پس از آن که عفو کردی می گوی گفته که حیات دل در یاد کردی
 زنده است که هرگز نمیرد و عیش که از روز ندگانی است باشد تعالی نه غیر آن و بعد وی گفته که علامت سستی
 الله تعالی متابعت دوست و دوست رسول الله صلی الله علیه و سلم ابو الحسن و سراج رحمه الله علیه
 و المعفوره از طبقه ثانی است بعد از اوست خادم ابراهیم خواص است در سماع برفته در شصت و شصت ثلثاتیه
 با شیخ ابو عمرو مشقی و ابو عمران مزین را از محبت داشت شیخ الاسلام گفت که ابو الحسن سراج از بغداد بر می آید
 زیارت یوسف بن الحسن یوسف ویران گفت برای چه آمدی گفت از برای دیدار زیارت تو گفت
 اگر در راه کسی ترا مرا آراسته و کنیز نیکو دادی آن ترا از زیارت من مانع آمدی گفت

تو عیش
 گوارنده
 الفخ نیکو
 خلق لطیفه
 انسانی
 برای
 زیست
 وینا
 خدمت
 بواسطه
 الف
 و حاشا
 ۱۲
 دراج
 فخر
 دال
 همس
 و تشدید
 رای
 همس
 و جیم
 ۱۲

اگر بودی نمیدانم الله تعالی خود را بآن نیاز نمود شیخ الاسلام گفت که جوابی سخت نیکو باز داد
 و از خود از وی این غمی بایست پرسید بکیر الدراج رحمه الله تعالی و برادر
 ابوالحسن در لاج بود در بغداد می بود از ابوالحسن فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است
 که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامتی رحمه الله تعالی
 شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ ست وی گفته که عیسی موصی
 راهب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را
 چون آزارند صایکون من جحوی ثلثه لا هو را یعمهم لا یزید ابوالحسن مالکی
 رحمه الله تعالی نام وی احمد بن سعید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با ضعیف نوری مثل آن
 طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفقه از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی
 وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود
 شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندران می گفت در دل یا داد بود و مراد بود صحبت او بود
 و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر اسطی قدس الله
 تعالی سره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابن الفراعنی از قدامر اصحاب
 جنید نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همگی در اصول تصوف چون وی سخن نگفته است
 عالم بوده با اصول فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق
 در علم اشارت وی بچوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن کم است بمردان گفت شهر بشهر می گردم
 در آرزوی نیوشنده ویرا گفتند چرا بمردان گشته گفت ایشان را نیز فهم تریافتم و هم آنجا
 برفتم پیش از سنه عشرين رتلتایه و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام
 گفت که ازین طائفه کس است که با و فرود می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی
 است که با و بر می نگرم بر یکی معا و از وی فرود می نگرم و بر نفس آبادی می نگرم و با واسطی

بکیر الدراج رحمه الله تعالی و برادر ابوالحسن فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است
 که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامتی رحمه الله تعالی
 شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ ست وی گفته که عیسی موصی
 راهب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را
 چون آزارند صایکون من جحوی ثلثه لا هو را یعمهم لا یزید ابوالحسن مالکی
 رحمه الله تعالی نام وی احمد بن سعید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با ضعیف نوری مثل آن
 طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفقه از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی
 وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود
 شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندران می گفت در دل یا داد بود و مراد بود صحبت او بود
 و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر اسطی قدس الله
 تعالی سره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابن الفراعنی از قدامر اصحاب
 جنید نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همگی در اصول تصوف چون وی سخن نگفته است
 عالم بوده با اصول فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق
 در علم اشارت وی بچوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن کم است بمردان گفت شهر بشهر می گردم
 در آرزوی نیوشنده ویرا گفتند چرا بمردان گشته گفت ایشان را نیز فهم تریافتم و هم آنجا
 برفتم پیش از سنه عشرين رتلتایه و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام
 گفت که ازین طائفه کس است که با و فرود می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی
 است که با و بر می نگرم بر یکی معا و از وی فرود می نگرم و بر نفس آبادی می نگرم و با واسطی

بکیر الدراج رحمه الله تعالی و برادر ابوالحسن فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است
 که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامتی رحمه الله تعالی
 شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ ست وی گفته که عیسی موصی
 راهب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را
 چون آزارند صایکون من جحوی ثلثه لا هو را یعمهم لا یزید ابوالحسن مالکی
 رحمه الله تعالی نام وی احمد بن سعید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با ضعیف نوری مثل آن
 طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفقه از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی
 وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود
 شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندران می گفت در دل یا داد بود و مراد بود صحبت او بود
 و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر اسطی قدس الله
 تعالی سره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابن الفراعنی از قدامر اصحاب
 جنید نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همگی در اصول تصوف چون وی سخن نگفته است
 عالم بوده با اصول فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق
 در علم اشارت وی بچوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن کم است بمردان گفت شهر بشهر می گردم
 در آرزوی نیوشنده ویرا گفتند چرا بمردان گشته گفت ایشان را نیز فهم تریافتم و هم آنجا
 برفتم پیش از سنه عشرين رتلتایه و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام
 گفت که ازین طائفه کس است که با و فرود می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی
 است که با و بر می نگرم بر یکی معا و از وی فرود می نگرم و بر نفس آبادی می نگرم و با واسطی

و بر وی که مرتبه و بر از مرتبه من بلند است ۱۲ ع

بر می نگرم شیخ الاسلام گفت که واسطی گوید که من داد و داد من و کرد من و پاداش و دود عا
 من و اجابت او همه ثنیت است و دو گانگی شیخ الاسلام گفت که از زبان همگی خراسان
 آن توحید نیامده که از زبان واسطی آن وقت که از عراق می آمد چون به بنشاپور رسید ابوالحسن حیرت
 برفته بود شاگردان ویرا دید و سخنان وی شنید از وی پرسیدند که چون یافتی ایشان را گفت
 صاحب ایشان ایشان را دنیا موخته نگریست محض یعنی دو گانگی من داد شیخ الاسلام گفت
 که ابوبکر قطبی از شاگردان ابوالحسن حیرت یکی ویرا بغداد دید گفت بر شما شمارا چه
 دلالت می کرد گفت بگردن طاعت و تقصیر و بدین مصیبت گفت این گبری محض است
 در تصوف توحید و یگانگی می باید شیخ الاسلام گفت که تقصیر آن وقت بینی که خود را کردار بینی
 همه او بینی شیخ الاسلام گفت که ابوطیب مصری گوید که می بیند رج که وفاء العبودیة
 فی عز الوجود بیته کم تصیف له العبودیة شیخ الاسلام گفت که واسطی را
 یک استاد است و یک شاگرد استاد جنید است و شاگرد ابوالعباس سیار جنید را بو
 نام است و سرنامه اینست بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ
 وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ عَا فَا نَا اللَّهُ وَإِيَّا لِقِبَالِكُمْ مَمَّةً بَاخِرُكُمْ بِعِلْمٍ وَحِكْمٍ اِنَّهُ تَعَالَى
 بر خلق رحمت اند چنان کن در سخن خویش که خلق را رحمت باشی و خود را بلا از حال خویش بیرون
 آئی و با حال ایشان شو که با ایشان سخن می گوئی بقدر طاقت و حال ایشان با ایشان
 سخن گوئی و خطاب بران موضع نه که ایشان را بران می یابی فَهَذَا آتِلُّكَ لَكَ
 وَلَهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا شیخ الاسلام گفت جنید دانست
 که او نه بطاقت خلق سخن گوید ویرا برفق و رحمت فرمود شیخ الاسلام گفت که واسطی گوید
 آنکه گوید نزد یکم دور است و آنکه گوید دور است و مستی او نیست ست تصوف نیست ابوبکر

بکیر الدراج رحمه الله تعالی و برادر ابوالحسن فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است
 که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامتی رحمه الله تعالی
 شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ ست وی گفته که عیسی موصی
 راهب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را
 چون آزارند صایکون من جحوی ثلثه لا هو را یعمهم لا یزید ابوالحسن مالکی
 رحمه الله تعالی نام وی احمد بن سعید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با ضعیف نوری مثل آن
 طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفقه از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی
 وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود
 شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندران می گفت در دل یا داد بود و مراد بود صحبت او بود
 و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر اسطی قدس الله
 تعالی سره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابن الفراعنی از قدامر اصحاب
 جنید نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همگی در اصول تصوف چون وی سخن نگفته است
 عالم بوده با اصول فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق
 در علم اشارت وی بچوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن کم است بمردان گفت شهر بشهر می گردم
 در آرزوی نیوشنده ویرا گفتند چرا بمردان گشته گفت ایشان را نیز فهم تریافتم و هم آنجا
 برفتم پیش از سنه عشرين رتلتایه و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام
 گفت که ازین طائفه کس است که با و فرود می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی
 است که با و بر می نگرم بر یکی معا و از وی فرود می نگرم و بر نفس آبادی می نگرم و با واسطی

و بر وی که مرتبه و بر از مرتبه من بلند است ۱۲ ع

بکیر الدراج رحمه الله تعالی و برادر ابوالحسن فاضلتر و زاهدتر بود و بزرگتر بود وی گفته است
 که ما من درین راه و آدم هرگز خاطر فاسد بر من نگرفته است ابوالحسن سلامتی رحمه الله تعالی
 شیخ الاسلام گفت که وی مردی بزرگ بوده و صاحب تاریخ ست وی گفته که عیسی موصی
 راهب بوده وی گفته که بر مسلمانان آیتی فرود آمده ندانم که از پس آن آیت الله تعالی را
 چون آزارند صایکون من جحوی ثلثه لا هو را یعمهم لا یزید ابوالحسن مالکی
 رحمه الله تعالی نام وی احمد بن سعید المالکی است بغدادیست فصیح بوده با ضعیف نوری مثل آن
 طبقه صحبت داشته بطرسوس بوده و احب برفقه از دنیا ابوالحسن هاشمی رحمه الله تعالی
 وی گفته که از جنید پرسیدند که دل کی خوش بود گفت آن وقت که او در دل بود
 شیخ الاسلام گفت که او سخن با جو اندران می گفت در دل یا داد بود و مراد بود صحبت او بود
 و گفت دل کی خوش بود که او ناظر بود که خوش بود که او حاضر بود ابوبکر اسطی قدس الله
 تعالی سره نام وی محمد بن موسی است و کان یعرف بابن الفراعنی از قدامر اصحاب
 جنید نوری است از علما و مشایخ قوم بوده همگی در اصول تصوف چون وی سخن نگفته است
 عالم بوده با اصول فروع علوم ظاهر شیخ الاسلام گفت که واسطی امام توحید است و امام مشرق
 در علم اشارت وی بچوانی از عراق آمده ویرا آنجا سخن کم است بمردان گفت شهر بشهر می گردم
 در آرزوی نیوشنده ویرا گفتند چرا بمردان گشته گفت ایشان را نیز فهم تریافتم و هم آنجا
 برفتم پیش از سنه عشرين رتلتایه و تربت وی آنجا است معروف مشهور شیخ الاسلام
 گفت که ازین طائفه کس است که با و فرود می نگرم و کسی است که با و می نگرم و کسی
 است که با و بر می نگرم بر یکی معا و از وی فرود می نگرم و بر نفس آبادی می نگرم و با واسطی

و مرغ در پوشید و در دایره انگند دو سه دریا دیده اند و برفت و مردمان می نگریستند تا از چشم ایشان غائب شد و چشمها گریان پس از آن کس ویران دید و خبر وی نشیند ابو الحسن در ارج و فوطی حکایت کنند این اوج گوید **مَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ** شیخ ابو عبد الله جلالت گوید که بمغرب دو چیز دیدم عجب یکی در جامع قیروان مرئی دیدم که به صفا بر می گشت و می شکافت و از مردمان چیزی می خواست و میگفت **أَيُّهَا النَّاسُ كُنْتُ رَجُلًا صَوْفِيًّا فَضَعَفْتُ** و دیگر دو پیر دیدم آنجا یکی جبلیه نام و دیگر زریق و هر یکی از ایشان شاگردان بودند و مردمان روزی جبلیه زیارت زریق شد بایاران یکی از اصحاب زریق قرآن خواند یکی از یاران جبلیه را وقت خوش شد بانگ برزد و جان بداد ویرا دفن کردند چون دیگر روز خدایا جبلیه زریق آمد و گفت کجا شد آن یار تو که ما قرآن خواند ویرا بخوانند تا قرآن خواند جبلیه بانگ برزد و فریاد ببرد که خواننده بر جای ببرد جبلیه گفت **وَاحِدٌ وَوَاحِدٌ وَالْبَادِي أَظْلَمُ** یکی بیکه و آنکه ابتدا کرد ظالمتر ابو بکر السوسی **قَدْسٌ** پند سره نام وی محمد بن ابراهیم السوسی الصوفی است بشام بوده بشهر رمله شیخ عمود احمد کوفی الصوفی زیاده بودند تو شرف بد مشق فی ذی الحجه سنه ست و ثمانین و ثلثمائیه شیخ الاسلام گفت که وی شیه گفت که ما را کس باید که چیزی بر خواند سختی جتند نیافتند و شیخ ابو بکر بچنان طلب میکرد از بس که و سه بگفت یکی گفت ای شیخ کس نمی یابم اما درین نزدیکی بر نیافت مطرب اگر باید یاریم آنکس لطیبت گفت شیخ گفت باید بردید و بیارید رفتند و وی را آوردند چیزی سه خورده بود وی را بنشانند و وی بخواند **شَهْرُ الْقَوْمِ إِخْوَانُ صِدْقٍ بَيْنَهُمْ فَسَبَّ** به الابیات کاری بر فاست که از نیکوئی و خوشی وقت هر کس خوش گشت و شیخ و شورید چون فارغ شدند از سماع مطرب را قند افتاد بر سحاره شیخ قی کرش گفت بیچ گوید همچنان بسجاده در چپید و پیراننده شوید و جائے دیگر خواب کنید چون روز روشن شد مطرب بهوش آمد خود را در سجاده دید چپیده دور صفه قندیل آویخته متعجب ماند بانگ بر آورد که از بهر خدا این چه حالت است و من اینجا چون افتادم که

[illegible]

فرز آمد و دوسه را از حال دس خبر کرد که چه بود و چه رفت و دس پیرایه خود شکست
و تو به کرد و جامه درید و مرقع در پوشید و از جمله محابا شد و چون شیخ از دنیا
برفت به پیری خانقاه ویران نشاندند از روزگار نیکو و معاملات نیکو که در زبده فو شیخ الاسلام
گوید که نام وی محمد طبرانی بود و من پس رویرا دیده بودم که مهره آند بخانقاه شیخ عمرو
جوانی بود سخت ظریف محمد طبرانی پیر شده بود مشایخ بو دس می آمدند که مارا آن
بیتها بخوان و آن قصه بازگو دس شیخ عمرو با احمد کوفانی میگفت آن بیتها تمام یاد
نداری گفت نه این نیم بیت بیش یاد ندارم شیخ الاسلام گفت پس زان کس این
بیتها من آورد تمام و من خود نیز در کتابی یافتم آن بیتها را شعر القوم اخوان صدق
ببینهم نسب من المودة لکم یعدل به سبب ترا ضعوا ذرة الصهباء
ببینهم و ارجبوا الرضیع الکاس ما یحب ولا یحفظون علی الشکر ان
نزلت لهم و لا یریبک من اخلاقهم ربیب شیخ الاسلام گفت که ذوالنون
مصری و شبلی و خزان و نوری و راج همه در سماع برفته اند رحمهم الله تعالی سته تن از ایشان
سده و نبرستند و غیر از ایشان بوده اند نیز از مشایخ و مریدان که در سماع برفته اند چه در سماع
قرآن و چه در سماع غیر آن زرار بن ابی اوفی قاضی بصره در محراب بود قرآن بخواند ندیکه
بر خواند فاذا نقر فی المناقی رالایة و دس بانگ بزد و بنفاد مرده بود شیخ الاسلام
گفت که سماعی دیدار آفراند بود و در گوش با او بود و دیده با او بود چه جای طاقت و هوش بود
صاحب کتاب کشف المحجوب بگوید من در معاینه درویشی را دیدم که در مجال آفر با بجان میرفت
و این بیتها می خواند شعر قالله ما طلعت الشمس و لا غربت و لا وانت منی
قلبی و وسوا سبی و لا جلست الی قوم احد منهم و لا وانت جلیسی بکین

اقوم اخوان صادق بنیم
 طائفه علیّه قدس الله سلوکهم
 میان ایشان بود که هیچ سبب از برای
 خفت رضای است چه در
 موضع شیر خورده اند و از دم گرفته اند به نسبت
 رضای آنچه واجب است بر ایشان
 قبح می آید امیدو اند و از رضای آنچه واجب است بر ایشان
 ولادت نمایند از یک

۱۰
لا یخفون
النج ونگه می دارند و فاطمه
بیستان می حقیقت است
و خطای که از ایشان صادر
گردد بکلیه عفو می کند
و از اخلاق ایشان چیزی بد
نشود کسی را در باره ایشان
بجک اندازد و چه اطلاق
ایشان اخلاق آسمی
است ۱۲
ما طلعت الشمس ولا
غربت النج یعنی بخدای
که هرگز طلوع و غروب
نمی کند آفتاب
آرزوهای دل من بودی
و فاطمه خاطر من بودی
ولا جلست النج و نه نشستم
با تو ای که با ایشان سخن کنم
بر آنکه تو پیشین من بودی
میان هم نشستان ۱۳
فوله فاذا انقضى النافور
النج می چون دمیده
نشود در صورت پس آن روز
روزی بود و شوار ۱۴

نکته

میگزارد و همیشه با منی گشتم بعضی از روزها نظر کردم چشم من بر درختی افتاد که بعضی میوه های وی
 سرخ شده بود و بعضی سبز بود و ششم بر آن نشسته بود و می درختش مرا خوش آمد و مرا بر من
 فراموش گردیدند و دست بآن درخت دراز کردم از میوه آن درخت چیزی گرفتم بعضی درخت
 داشتم و بعضی در دست که عهد را فرایادم و دادند آنچه در دست داشتم بر ختم و آنچه در دهان داشتم
 بیدار ختم و با خود گفتم که وقت محنت و ابتلا رسید و سپهر و حر و سرد را ندانم و بجای چشم دست
 در سر خود زدم هنوز نیک قرار نگرفته بودم که جمعی سواران و پیادگان گرد من در آمدند و گفتند خبر
 مرا می بردند تا بساحل رسانند دیدم که امیر آن نواحی سوار ایستاده است گروه سواران
 و پیادگان گرد بر گردوی و جماعتی سپاهیان که روز بیشتر طبع طریقی کرده بودند پیش روی
 وی باز داشته بودند چون پیش امیر رسیدم گفتم چه کسی گفتم بنده از بندگان خداست تعالی
 پس از آن سپاهیان پرسید که ویرانی شناسید گفتند فی گفت وی همت شاست خود را فدای و
 کینه پس حکم کرد که دستها و پاهای ایشان برید یک یک را پیش می آورند و از هر کدام
 یک دست و پای می بریدند چون نوبت بمن رسید گفتند پیش آست دست خود را از کن دست خود
 دراز کردم بریدند گفتند پای خود را دراز کن دراز کردم و روی خود با آسمان کردم و گفتم الهی
 و سیدی دست من گناه کرده بود پای را چه گناه است ناگاه سوار که در میان ایستاده بود
 خود را بر زمین انداخت و گفت چه میکنید می خواهید که آسمان بر زمین فرود آید این فلان
 صالح است و نام مرا گفت آن امیر خود را از اسب پنداخت و دست بریده مرا برداشت
 و بسوید و در من آویخت و می گریست که مرا بجل کن گفتم من در اول ترا بجل کرده ام و می بود
 گناهی کرده بریدندش بعد از آن برگشتم و گفتم کدام مصیبت ازین عظیم تر که هست برید
 و بهم آن دو قرص از دست برفت شیخ الاسلام گفت پیرس بوده ز بهرین بکیر نام
 شیخ عالم بوده صاحب تصنیفات است گوید که بروز گارشی مرا موالی در چشم نیادی
 و ایشان را کسی ندانستی مگر آنان را که باصل از عرب بودند شبی در خواب دیدم ازین طائفه خلق
 خلقه و جوق جوق تا بدر آسمان مرا گفتند ای پسر بگیر این همه که دیدی همه موالی اند از جمعی و میان
 ایشان است یک تن از عرب شیخ الاسلام گفت من سیزده ابو انحر خشم ازین طائفه بودی و تو

له قوله و نگاری مرا موالی یعنی غلامان و چشم نیامدی ۱۳۸

سیدان جهان و چندی را نام برد ابو انحر خشمی و ابو انحر خشمی و ابو انحر خشمی و ابو انحر خشمی
 و ابو انحر خشمی پسین ابو انحر خشمی ابو انحر خشمی رحمه الله تعالی شیخ عمود شیخ عباس
 بیدار روی فخر میکردند و بکه محار بوده وقتی شخصی در مسجد حرام آمد و گفت کجا اند آنانکه
 جوانمردان می گویند ایشانرا پس شارت به یونان کرد و بر سبیل شارت گفت جوانمردان
 اینانند ساعتی گذشت شیخ ابو انحر خشمی می آمد با هیبت و خشم تمام زردی بر روی و
 پدید آمده آن سخن را که آن شخص گفته بود دانسته بود پس گفت کیست آنکه می گوید کجا اند
 جوانمردان جوانمردی باید تا جوانمرد بید و گویند که وی همانست که قبردی در ابروه است نام
 اقبال بود و لقب وی طادوس الحرمین و کنیت وی ابو انحر غلامی بود و بعضی فرجه
 جرحان را در آوان بندگی نیز بندگی حضرت حق سبحانه و تعالی تمام داشت همواره خواجه
 میگفت از من چیزی بخواه و وی هیچ نمیخواست روزی بر وی احلاح بسیار کرد و گفت اگر
 میخواهی مرا خالصه لوجه الله ازاد کن خواجه گفت من چندین سال است که ترا ازاد کرده ام و حقیقت تو
 خواجه بودی و من بنده پس خواجه خود را وداع کرده روی بغداد آورد و قصد زیارت یکی از مشایخ چون
 ابو انحر سیدان شیخ مشرف بر موت بود چون سلام کرد گفت وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا الْاَنْحَرِ
 مشتاق بودیم و ترا لقبی است شریف که در حجاز بآن مشرف خواهی شد و وی را وصیت بجاوردت
 حرمین شریفین زادهما الله تعالی شرفا کرد و گفت مقصود تو انجام حاصل خواهد شد شصت سال
 مجاورت حرمین کرد که هرگز از هیچکس هیچ چیز طلب نکردی گفته که شصت سال در مکه و مدینه
 مجاورت کردم و نخیتهای بسیار کشیدم هرگاه خواستم که از کسی سوال کنم یا تقی آواز داد که شرم
 نیداری که روی که آن سجده میکنی آنرا پیش غیر ما خواندانی گفته اند که هرگاه که بر وضو مقدمه
 مصطفى علیه علی سائرنا الصلوة والسلام در آمدی و گفتی السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ
 الْاَنْحَرِ جواب آمدی وَعَلَيْكَ السَّلَامُ یا طادوس الحرمین وی گفته الحرمین یوجب
 عَلَیْكَ السَّلَامُ خَدَمَةُ لَاحِرَارٍ وَالْفَقْرُ مِنَ لَاحِرٍ لَیْسَ بِمَنْفَعَةٍ عَلَی أَحَدٍ وَشَهْرَتُ
 وَ لَاحِرٍ لَیْسَ بِمَنْفَعَةٍ عَنِ أَحَدٍ وَ هَمٌّ وَ غَمٌّ لَیْسَ بِمَنْفَعَةٍ عَنِ أَحَدٍ وَ تَجَارَتُ حَرَارَتِ
 وَ تَوَاضَعُ سَوَادِ اِيشَانِ وَ رَسْمَةُ ثَلَاثِ وَ ثَمَانِینِ وَ ثَلَاثُمِائَةٍ بَرَفَتْهُ اَزْ دُنْیَا رَحِمَهُ اللهُ

له قوله و نگاری مرا موالی یعنی غلامان و چشم نیامدی ۱۳۸

گذاشته بودند آوردند ابو الادیان رحمه الله کنیت وی ابو الحسن و نام وی علی
از ان ابو الادیان گفتند که در همه دنیا مناظره کردی و مخالفان را بشکستی وی بهریست
در ایام جنید بوده و با ابوسعید خراسانی صحبت داشته عالم بوده و صاحب لسان بی اعلای بود
احمد نام وی گفته که روزی میان ابو الادیان و میان مجوسی سخنی می گذشت ابو الادیان گفت
که آتش باز از الله تعالی کار می کند و مجوسی گفت نه چنین است که بطبع خود کار می کند و اگر چنان
بمن حوائی که آتش بفرمان خدا تعالی کار میکند بدین تو در آیم اتفاق کردند که آتش برافروزند
ابو الادیان در میان آتش رود و بهمیز جمع کردند و آتش عظیم برافروختند و مردم بسیار حاضر آمدند
چون بهمیز تمام بسوخت اخگر بار روی زمین پهن کردند ابو الادیان سجاده انداخته بود و نماز
می کرد چون سلام نماز باز داد و برخاست و بر بالای اخگر یارفت چون باختر رسید و کوهجوشی کرد
و گفت این کفایت است یا نوبتی دیگر در آیم چون این سخن گفت وی دهم کشید مجوسی همان شد
احمد گوید چون شب درآمد ویرامی مالیدم و زیر انگشت پای وی آبله دیدم مقداره سیسی گفتم ای
شیخ این چیست گفت چون بر سر آتش می شدم غائب بودم چون باختر آتش رسیدم حاضر گشتم و
آن سخن نگفتم و اگر این حضور در میان آتش بودی سبوحی شیخ الاسلام گفت که هرگاه که دی کج رفتی
از خانه خود لبیک کنی دی و از اینجا احرام گرفتی وقتی از حج باز آمدی و زود لبیک کن دن گرفت گفتند
بی تردی کن اکنون باز آمدی باز لبیک میزنی گفت این بار نه لبیک حج میزنم کیلبیک واری زنم
کیفته بنیاد که از دنیا برت ابو جعفر محمد بن علی النعمانی المعروف بحججه علیه السلام رحمه الله
از طبقه رابعه است از کبار مشایخ نساییده از اجله اصحاب بو عثمان حیری محفوظ گوید که وی مام
اهل محارف است وی از مناقصه با بو عثمان آمدی پرسیدن سائل از وی و در راه آنجا
نخوردی و خواب نکردی و بر طهارت رفیق و چون طهارت بشکستی در رفیق تا طهارت نکردی
شیخ الاسلام گفت اگر با بو عثمان رفیق بودی طعام خوردن و بی طهارت فتنه او نه با بو عثمان
می رفت مقصود وی چیز دیگری بود وی گفته هر که باختیار و خواست خود اظهار کرامت می کند
بدعی است و هر که بی خواست وی بر روی کرستی ظاهری شود وی ولی است و هم وی گفته چون
دوست نداری کسی را برگز از بر و احسان وی یک طرفه العین خالی نیستی و چون دعوی

اولیان پنج منز و سکن
زال معله ویای شناه
تختانیه ۱۲۳۴
روی دریم کشید از جهت
وی که مقدار ی از پای
وی سی خه می گشت بنابر
غضای که که طار شده
بسیب اشتغال بخن
چه عدم تا نه و خرون
از احکام طبیعت
بسیب از غول تمام
است از غریق بحانه
ولند آفتاب چون
آتش بنفشه زنی
بر سر ۱۲۳۴
بودم ۱۲۳۴
بفتح نون و سین معله
و کسره و منسوب
و کسره و علیان
نبا ۱۲۳۴
بفتح عین و تشدید
لام و تشدید
یا سه شناه تختانیه
والف و نون نسبت
که درو لام و نون
سے باشد
عف

مجت کسی کنی کہ یک طرۃ العین در مقام موافقت وی نباشی و ہم دی گفته کہ ہر کہ با غیر اللہ تعالیٰ آرام گیر و اللہ تعالیٰ ویرا فرو گزارد و ہر کہ با اللہ تعالیٰ آرام گیر و طریق آرام باد دیگران ازوے برد ابو سعید الاعرابی رحمہ اللہ از طبقہ خامسہ است نام وے احمد بن محمد بصری الاصل ست بکہ ساکن شدہ بود عالم بودہ و فقیہ وے را براے این طائفہ تعینفا بسیارست با جید صحبت داشتہ و با عمرو بن عثمان و ابو الحسین نوری و حسن مشوحی و ابو جعفر حفار و ابو الفتح حال قریب ست بطبقہ چہارم در ستہ ابن اداحدی و اربعین و ثلثاتیہ برفۃ از دنیا در وقت خود شیخ حرم بود شیخ الاسلام گفت کہ ویرا جزو ست در نکتہای توحید سخت نیکو در انجا گفته لا تَكُونُ قُرْبُ الْاَوَّلٰی وَ کَمَلَةُ مَسَافَةٍ نَزْدِیْکِی نگویند تا مسافت نبود شیخ الاسلام گفت در قرب دو گانگی ست کہ یکی بدیگرے نزدیک بود پس چون نیک بنگری قرب بعد باشد تصوف یگانگی ست وی گفته اَلتَّصَوُّفُ كُلُّهُ تَرَاکُ الْفُضُولِ وَالْمَعْرِفَةُ كُلُّهَا اَلْاَعْتِرَافُ بِالْجَهْلِ و ہم وے گفته لا یَكُونُ الشَّوْقُ اِلَّا اِلٰی غَايِبٍ شیخ الاسلام گفت در او طائی را گفتند کہ تو مشتاقی گفت من نہ دورم غائب مشتاق بود و دوست من حاضر ست و ہم ابن الاعرابی گفته است کہ اللہ تعالیٰ بعضی از اخلاق دوستان خود بد شمنان دادہ تا بآن بردستان می قطف می کنند و بہ آن سبب دوستان وی مے آسایند ابو عمر الزجاجی رحمہ اللہ از طبقہ خامسہ است نام وی محمد بن ابراہیم است و گفته اند کہ نام وی ابراہیم است پیشا بوری الاصل ست صحبت داشتہ است با ابو عثمان حیرری و جنید درویش و خواص گویند کہ چہل سال در کہ مجاور بودہ در حرم بول نکرده و موسی نہ انداختہ تعلیم حرم را و نزدیک شخصت حج گزارده بود ابو عمر بخندید گوید کہ بکہ بودم و مشایخ وقت چون کتافے و ابو الحسین مزین کبیر و صغیر و غیر ایشان از مشایخ حلقہ می زدند و صدر ہمہ ابو عمر و زجاجی بود و چون سخن رفتی دی حکم کردی و بوی

۱۰
 شخص باقی است
 شوق باقی است
 شوق حصول
 آن شوق بلکه
 نیست بلکه
 شوق بقای حضور
 محبوب است در
 از من آید و این
 منی حاله شوق
 معدوم است
 قول الفصول
 ع
 کلام فی الفصول
 الخ یعنی تصوف
 یکی وی ترک
 زیادتی است
 و ماسوی زیادتی
 و معرفت یکی وی
 اعتراف است
 بنادانی یعنی
 باز یافتن آنکه
 ویرانی توان
 شناخت
 ۱۲
 زجاجی بغض می
 چشمه و الفیاض
 و جمجم اول منزه
 ۱۳

شیخ الاسلام گفت که شاگردوے با من گفت که پیرا پسین شب رمضان سجدہ کردے
و تا صبح میزاریدے میگفتی خداوند آن روزہ کہ دواشتم بر اے تو و آن حج و غار کہ
کردم و آن قرآن کہ خواندم از ہمہ توبہ بی کتم مرار الحان بیا مرز و فرا پذیر شیخ احمد
حرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ وی آنت کہ سہ شبانہ روزہ مکہ مجاور بود بر یک سناری
و آن وقت کہ بر خاست بہ نماز بود و دے گفتہ کہ شیخ ابو الحسن معتز میگید کہ با حصری شست
بودم مردی وی را گفت مرا وصیتی کن گفت اَقْرِ ذَهَبًا جَمِ الرَّقِیِّ حَاضِرًا و دگفت شیخ
در افگندی ویرا حصری گفت اَکْبَلُ عَلَیْکَ کَمَا کَانَ عَلَیَّ چنانکہ بر من بیود نہ بودے
بیودیم جہم رقی رحمہ اللہ تعالیٰ وَ هُوَ مِنْ مُتَاَخَّرِی الْفَتَیْکِیْنِ وَ الْمَشَايِخِ
وَ کَانَ مِنَ الْفُقَرَاءِ الصَّادِقِیْنَ مُشْتَهَرًا بِالسَّمَاعِ وَالْهَافِیَةِ مَا تَبَيَّنَ
الْمُتَجَنِّکَ تَقِیْنِ شیخ الاسلام گفت کہ جہم رقی در گریاہ بود بیون آمد و مردمان را گفت
بیرون آئید ہمہ بیرون آمدند در وقت فردا آمد و ہم دے بود کہ روزے شخصے
پیش دے بتکلف رقص میکرد و دے بر خاست سر در میان دو پای آن شخص کرد
و ویرا برداشت و از دیوار بدیوار دیگر باز میزد تا انہوش بہ دے را ابو الحسن
الْأَرْمَوِیُّ رحمہ اللہ بزرگی بودہ ازین طائفہ در ایام حصری و ابو عبد اللہ و دوباری
و ابن خفیف ہمہ مشایخ وقت بودند بآرمی بودہ و قبر دے آنجا است از وی ہر سیزدہ کہ
وفا چیت گفت آنچہ از ان باز آمدی باز آن نگردی گفت این خود عامست آن خاص
چیت گفت آنکہ بدان کہ از ہرچہ آمدی ابو عبد اللہ بن خفیف الشیرازی رحمہ اللہ
تعالیٰ از طبقہ فاسست نام وی محمد بن خفیف بن اَبِیْ شَارِ الْعَتَبِیِّ شست بشیر از بودہ و ما در
دے از نشا بورت در وقت خود شیخ المشایخ بودہ و شیخ الاسلام میخواندند شاگرد و شیخ
ابو طالب خُزْجِج بغدادیست رویم را دیدہ بود و با کتانی دیوسف بن اکسین از اری

و تشدید رایسے معلومہ والا ف و النون
نیت عبود بل اسباب السموات منه
قدس سرہ ۱۲ اس قولہ انور
ساز کہ فیضی موت و وجود را یکا نه
المرقی فیضی متعلق نشود ۱۳
الشدیدہ و نیز نسبتہ الی الترتیبہ
بلکہ علی طرف الغرات ۱۴
و قولہ

[illegible]

و ابو الحسن الماکلی و ابو الحسن المزن و ابو الحسن لدر ارج صحبت داشته و با طاهر مقدسی
 و ابو عمر و شفی و غیر ایشان نیز از دیدار مشایخ مرزوق بوده عالم بوده علوم ظاهری و علوم
 حقائق شیخ الاسلام گفت هیچکس درین علم چندان تصنیف نیست که دیر اعتقاد پاک
 و سیرت نیکو داشته و شافعی مذہب بوده در سنته احدی و ثلاثین و ثلاثیات برفتہ
 از دنیا شیخ الاسلام گفت کہ ازوے دو سخن دارم کہ اگر کند کہ باز گویند یکے آنکہ
 ازوے پرسیدند کہ تصوف چیست گفت **وَجُودٌ اَللّٰہِ فِی حَیٰثِ الْخَلْقِ** و دیگر
 آنکہ ازوے پرسیدند کہ عبد الرحیم صطخری چرا با سگبانان بدشت می شود و قیامی بند
 گفت **يَتَحَقَّقُ مِنْ ثَقُلٍ مَا عَلَيْهِ** گفت می شود تا از آنکہ در آنست می می زند
 تا از بار وجود سبک گردد شیخ الاسلام گفت کہ در وجود لذت نبود کہ در وجود فرو شکستن
 و صدمت بود کہ در آن حواس رو برسد و **اَلشَّكَا لَا بِغَيْرِهِ** **هَ اَرَيْتَ لَاسُ**
ذَكَرَ هَا فَا ثَمَّ لَا تَمَثَّلُ لِي لَيْكِلِي بِكُلِّ مَكَانٍ شیخ ابو عبدلہ خفیف گفته است
 کہ روزی رقی بمن آمد کہ در فلان جاے زنی دیگرست از روستاے نواحی خیار
 و از شیخ سوالی دار و نمی تواند کہ خود بیاید شیخ گفته کہ من نیز دیک وے رفتم گفت مارا
 قصه عجیب واقع شده است کہ در حیرت آن مانده ایم در قبیلہ ماگو دکی بود در روز افسار
 نمی کرد و با کسی سخن نمی گفت و بگو سفند چرا ایندن از میان بیرون می رفت و گو سفندان
 را سر میداد و بیک جانب میرفت و نماز میکرد درین روز با بیمار خدا نبرائے وے
 بیرون قبیلہ سایه ترتیب کردیم و در آنجا بنحسپیدی ناگاه در میان روزی کہ مردان قبیلہ
 در حوالج خود پراکنده شدند دیدیم کہ از روی زمین بلند شد و در هوا می گشت چنانکہ آسیا

[illegible]

و انشدند
بنیوی و بنی خوند
بما این بیت را
سرغ اوست
۲۴
قوله از پانی
الخ یعنی می خورم
که ز کردی را
فراموش شدم
تا خط بر تمام
لیکن ننوشتم
چهر روی بهر
طرف کرده ام
از آن طرف
به نظر نشود
ایضا که گفتم
اما نا که شیخ
بوده اما از
ایشان این
واقعه مری
نیست ۱۲

در مقامات شیخ ابو عبد الله خفیف نسبت به شیخ ابو محمد زکریا است نه شیخ ابو محمد و الله اعلم بالصواب
 عبد الرحیم صطری رحمه الله تعالی کنیت وی ابو عمر و است سفر حجاز و عراق و شام
 کرده بود و بار و بیم صحبت داشته بود و سهل بن عبد الله تستری را دیده بود و طریق فی ستر طهارت را
 بود و جاهای شاطرنه می پوشید و سگان داشت که بشکاری برد و کبوتران نیز میداشت شیخ
 ابو عبد الله خفیف گوید که چون بردیم در آمدیم از حال عبد الرحیم صطری سوال کردیم و گفتیم
 سالها از دنیا برنت گفت خدای بر وی رحمت کند و بابسی ازین قوم در کوه گام و غیر آن صحبت
 داشتیم از وی صابرتری ندیدیم گویند که وقتی بعید بیرون رفت شخصی پنهان از وی در عقب رفت
 چون بمیان کوهها رسید سگان را بگذاشت و در راه خود با خود داشت و پوچید و بر پایستاد و بزرگ
 خدایتعالی مشغول شد آوازی در کوه برآمد که مرا تصور آن شد که هیچ خبر و شجر نیست و هیچ جاندار
 نیست مگر که بموافقت وی ذکر می گویند گویند که در خانه وی یک پوست گاو بود که شاخهایش نیز
 بر آن جاگذاشته بودند چون تابستان در آمدی شاخها را بگرفت و آن پوست را بصحن بر افکند و چون
 زمستان شدی در خانه کشیدی جعفر خدا گفته است که با صطخر رفتم تا عبد الرحیم را زیارت کنم
 بدر سرای وی رسیدیم دیدیم که خراب شده بروی برآمده دیدیم که در زانو و خانه نشسته با کتفه خرقه
 بروی پلاسی بود و حیران شدم و مترجم کردم مرا گفت ترا چه شد گفت وی یک حالی می سری از جای خود برخواست
 و بیایان مرا فرود آمد و سنگی عظیم بود بر داشت و بر بام برد و گفت برخیز ای قوی و این افروزان
 عجب هماندم گفت امروز هفده روز است که هیچ نخورده ام بیرون رود و بر چه توانی بیای شاید مرا
 اشتها آید و با تو بخورم من بیرون رفتم و از هر چه در بازار یافتیم چیزی آوردم و پیش وی نهادم و آن
 نگرست گفت بخشین و بخور شاید که مرا رغبت شود و شستم و بر غبت خوردن گرفت و در میان آنجیب
 آورده بودم یک خرزبه بود آنرا به بریدم گفت از آن پارگی کن دهوی ارم دندانان از دندانهایش گرفت
 توانست که فرد برز بنیداخت و گفت بر دار که در بسته شده است ویران پذیرست هزاردم میراث
 رسید اما در ذمه قومی بود ایشان را گفت ده هزار من دمید و ده دیگر شمارا بکل کردم بوی دادند
 آن را در توبره کرد شب ویرا و سوسه و تشویش داد گاهی می گفت که بآن تجارت کنم و گاهی
 باین و سوسه که آنرا بر نقل الفقه کنم و گاهی می گفت در خانه بنیم و روز بروز آنرا الفقه کنم و سیاحت

در مقامات شیخ ابو عبد الله خفیف نسبت به شیخ ابو محمد زکریا است نه شیخ ابو محمد و الله اعلم بالصواب
 عبد الرحیم صطری رحمه الله تعالی کنیت وی ابو عمر و است سفر حجاز و عراق و شام کرده بود و بار و بیم صحبت داشته بود و سهل بن عبد الله تستری را دیده بود و طریق فی ستر طهارت را بود و جاهای شاطرنه می پوشید و سگان داشت که بشکاری برد و کبوتران نیز میداشت شیخ ابو عبد الله خفیف گوید که چون بردیم در آمدیم از حال عبد الرحیم صطری سوال کردیم و گفتیم سالها از دنیا برنت گفت خدای بر وی رحمت کند و بابسی ازین قوم در کوه گام و غیر آن صحبت داشتیم از وی صابرتری ندیدیم گویند که وقتی بعید بیرون رفت شخصی پنهان از وی در عقب رفت چون بمیان کوهها رسید سگان را بگذاشت و در راه خود با خود داشت و پوچید و بر پایستاد و بزرگ خدایتعالی مشغول شد آوازی در کوه برآمد که مرا تصور آن شد که هیچ خبر و شجر نیست و هیچ جاندار نیست مگر که بموافقت وی ذکر می گویند گویند که در خانه وی یک پوست گاو بود که شاخهایش نیز بر آن جاگذاشته بودند چون تابستان در آمدی شاخها را بگرفت و آن پوست را بصحن بر افکند و چون زمستان شدی در خانه کشیدی جعفر خدا گفته است که با صطخر رفتم تا عبد الرحیم را زیارت کنم بدر سرای وی رسیدیم دیدیم که خراب شده بروی برآمده دیدیم که در زانو و خانه نشسته با کتفه خرقه بروی پلاسی بود و حیران شدم و مترجم کردم مرا گفت ترا چه شد گفت وی یک حالی می سری از جای خود برخواست و بیایان مرا فرود آمد و سنگی عظیم بود بر داشت و بر بام برد و گفت برخیز ای قوی و این افروزان عجب هماندم گفت امروز هفده روز است که هیچ نخورده ام بیرون رود و بر چه توانی بیای شاید مرا اشتها آید و با تو بخورم من بیرون رفتم و از هر چه در بازار یافتیم چیزی آوردم و پیش وی نهادم و آن نگرست گفت بخشین و بخور شاید که مرا رغبت شود و شستم و بر غبت خوردن گرفت و در میان آنجیب آورده بودم یک خرزبه بود آنرا به بریدم گفت از آن پارگی کن دهوی ارم دندانان از دندانهایش گرفت توانست که فرد برز بنیداخت و گفت بر دار که در بسته شده است ویران پذیرست هزاردم میراث رسید اما در ذمه قومی بود ایشان را گفت ده هزار من دمید و ده دیگر شمارا بکل کردم بوی دادند آن را در توبره کرد شب ویرا و سوسه و تشویش داد گاهی می گفت که بآن تجارت کنم و گاهی باین و سوسه که آنرا بر نقل الفقه کنم و گاهی می گفت در خانه بنیم و روز بروز آنرا الفقه کنم و سیاحت

بر خواست و توبره را بر بام برده مشت مشت بر می گرفت و بهر جانب می انداخت تا توبره خالی شد
 چون بآمد و شد همسایگان گفتند ما ندانیم در هم باریده است عبد الرحیم توبره را پیشش انداختیم
 در هم بیندازد با اصحاب گفت که بشارت باد که نان و باقلی شد ایشان با هم گفتند این دیوانه را
 بیندیده هزاردم پاشیده است و به نیم درم شادی می کند وقتی عبد الرحیم بپا دلان رفت
 و بیت و یک روز آنجا اقامت کرد و هر چه شب بجهت انظارش می آوردند با مردم همچنان سجا
 می بود اهل عبادان مشغوف وی شدند چون آنرا دید از آنجا قصد سهل تستری کرد و برگرد آمد گفت
 همان تو ام گفت چه می باید کرد گفت سکه بیا میباید بخت سهل گفت چون کنم که محاب من گوشت
 نمی خورد گفت چه دلم تو بخیانت من قیام نمائی سهل گفت سکه بیا بخت بخت همچنان دیگر را
 بیار چون آوردند سکه را بر روی خدایچه طلبید گفت دیگر را بوی دمید و اندوخته
 هیچ نخورد و روز دوم سهل بادی گفت چه میخواهی گفت همانچه دلم گفت چون آنرا بخت گفت
 همچنان دیگر را بمن آرید آوردند و غلام سهل بے آنکه دلم و اندر بر پایستاد تا اگر سایه بیاید
 منع کند سهل را گفت غلام خود را بگو من منع سائل کند سهل غلام را منع کرد تا اگر سایه بیاید سوال
 کرد گفت دیگر را بوی دمید و اندر روز سوم گفت چه میخواهی گفت همانا که پیشتر گفته بودم چون
 به بختند بیرون آمد و هیچ نخورد تا ماه تمام شد بعد از آن در خانه را دید که چند نان پاره خشک دارد
 و بر لب آب نشسته قری می کند و میخورد ویرا است عا کرد و بادی بخورد و مؤلف الجصاص
 رحمه الله تعالی هو من کبار مشائخ شیخ از سافرا الحجاز و العراق و کان
 حسن اللسان فی علم التوحید و علوم المعارف مع انه ارقی لا یکتب فی جوابه
 از مسائل که علی سهل اصفهانی بشیر از فرستاده بود چون نماز با دعا و بکزاری بدرس قرآن مشغول بود
 نا آفتاب بر آمدی نماز چاشت بگذارد و بیرون آمدی یکی ازین طائفه گوید که یکبار از نمازینان
 آمد از عقب من بر فتم در خانه دس رسیدم نزدیکی مسجد تن بودند از باب حاج که آنجا جمع
 آمده بودند حاجت همه را گوش کرد و یاران خود را در قضای حاج ایشان پراکنده ساخت
 و غلامان را گفت که دست اثر از اطفالان جای برید که من بشما میرسم این همه کار و یک
 ساعت کرد من متحیر شدم و دس بمن کرد و گفت لے فرزند مرا بیا و در مسجد دیدی باین

توبره عبادان
 نبی است معصوم
 است از عباد
 عرب که در
 از بیت عبادت
 هیچ نشستی
 سکه بیا
 سطلهای است
 مانند این
 در رویت
 از آنجا
 تو را بگو
 و نشسته
 همه را
 سکه بیا
 سافرا حجاز
 را پیشتر
 خانه عراق
 کرده بود
 میخواند
 درم و قیام
 با آنکه
 نوشتند

در رویا که اگر خجالت پدید آید و بداند که برای شما جواهر آورد و آن محمد خفاف خواسته بود و هم گفته است که ابو محمد خفاف با مشایخ شیرازی یکای نشسته بودند سخن در مشاهد می رفت هر کس بقدر حال خویش سخن گفتند و ابو محمد خاموش بود مومل جصاص ویر گفت تو هم سخن بگوئی گفت نه سخن خوب که زین باب بود گفتند مومل گفت بهر حال تو هم سخن بگوئی گفت آنچه شما گفتید حد علم بود نه حقیقت مشاهده و حقیقت مشاهده آنست که حجاب منکشف شد و دو پیر ایمان بر بنی ویر گفتند تو این را از کجا میگوئی و این ترا چون معلوم شده است گفت ویر ایدیه بودم و فاته و شفقت بسیار بمن رسید در مناجات بودم که ناگاه حجاب منکشف شد ویر ایدیم بر عرض خود شسته سجده کردم و گفتم مَوْلَايَ مَا هَذَا امْكَانِي وَ مَوْصِييَ مَنْكَ چون قوم این سخن شنیدند همه خاموش شدند مومل ویر گفت برخیز تا بعضی مشایخ را زیارت کنیم بر فراست مومل و سفت ویر گرفت و بخانه ابن سعدان محدث در آمدند و سلام گفتند ابن سعدان تعظیم و ترحیم ایشان کرد مومل گفت اَيُّهَا الشَّيْخُ نَرَيْدُكَ اَنْ تُرَوِّيَ لَنَا الْحَدِيثَ الْمَرْوِيَّ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ لِلشَّيْطَانِ عَرِّشًا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدَ فِتْنَةٍ كُشِفَ لَهُ عَنْهُ ابْنُ سَعْدَانَ حَدَّثَنِي فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَاَسْنَدُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ عَرِّشًا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِذَا ارَادَ بَعْدَ فِتْنَةٍ كُشِفَ لَهُ عَنْهُ چون ابو محمد این حدیث را بشنید گفت یکبار دیگر احاده کن احاده کرد و گریان شد و بر فراست و بیرون رفت و چند روزی نماندیم بعد از آن آمد گفت در ایام غیبت کجا بودی گفت نادیده بودم از آن زمان گذشته بودم قضای کردم زیرا که شیطان ابر مقتیده بودم پس گفت چاره نیست از آنکه همان موضع که دیدار توام و جده کرده ام باز گردم و ویر العنت کنم پس بیرون رفت و دیگر خبری نشنیدیم حسن بن حمویه و صاحب ابو جعفر از اصطرخی رحمه الله شرح ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو جعفر خراز صاحب حسن بن حمویه از اصطرخی نزد یک آمد این دیدان گفت آرزوی آن دارم که هشتاد ویر از ویک حاضر کنی ویر مجلسی حاضر کردم در شنای مجلس این بدان خراز را گفت دوست میدارم که از حکایات خود چیزی بگوئی گفت مرا خود حکایتی نیست اگر میخواهی چیزی از مشایخ دیده ام با تو حکایت کنم این دیدان گفت من هم این میخواهم خراز گفت من و جمعی دیگر

در مجلسی که در آنجا بود
ابو جعفر خراز صاحب حسن بن حمویه
از اصطرخی نزد یک آمد این دیدان گفت
آرزوی آن دارم که هشتاد ویر از ویک
حاضر کنی ویر مجلسی حاضر کردم
در شنای مجلس این بدان خراز را
گفت دوست میدارم که از حکایات
خود چیزی بگوئی گفت مرا خود
حکایتی نیست اگر میخواهی چیزی
از مشایخ دیده ام با تو حکایت
کنم این دیدان گفت من هم این
مخواهم خراز گفت من و جمعی دیگر

پیش حسن بن حمویه نشسته بودیم و وی سر پیش افکنده بود اما کسی از آنجا نماند
ما و دیگران که نشسته بودیم و با یکدیگر گفتیم که این قصه را با یکدیگر
سره زده بودیم که ویر اندیکم و از وی خبری نشنیدیم و هر که از وی خبر پرسید می گفت مشغول است
بعد از سه روز ناگاه دیدیم که از مسجد آمد متغیر اللون و از بیعتی که داشت کس را با وی امکان سخن
نمودن با وی همیشه انبساط می کردم گفتم ایها الشیخ نزدیک من قدری بنشین تا زده است اجازت
میدهمی که بیارم و همیشه ویر بنشین تا زده خوش می آمد گفت بیار آوردم یک لقمه بخورد پس بخت
اشارت کرد که بخورید شیخ ابو عبد الله خفیف گفت که این زیدان روی بمن کرد و گفت که هیچ شکر نیست
که این مرویت صادق است این حکایت را با ویر فریدارم حیل ساز که مرا با ویر شود گفتم که از برای
شیخ جامه خواب بپوش تا خواب کند و از این راه بیا ساید جامه خواب نداشت و وی در خواب
من با این زیدان شستم و آن را بیان می کردم تا آن وقت که گفت با ویر داشتم شیخ ابو عبد الله
خفیف را پرسیدند که آن حال چگونه بود گفت وی از مکان خود دور نشده بود اما ویر لباسی پوشید
بآن از ابعار غائب شد عبد الله القصار رحمه الله شرح ابو عبد الله خفیف گفته است که
عبد الله قصار گفته که وقتی بغزیت حج بیرون میرفتم مشایخ شیراز را دیدم چون بر سفل بن علی رسید
تسری در آنی سلام ما برسان و بگوئی که بفضل تو معترفم و هر چه می گویی با ویر میگویم از تو چنین میگویم
که روز عرفه از جای خود بیرون میروی و بموقوف عرفات با سایر حجاج حاضر میشوی اگر این راست است
ما را خبر ده که ما با این ایمان داریم عبد الله قصار میگوید که قصد می کردم و بروی در آمدم و سلام کردم و
نشسته بود از آنکه بر خود پیچیده و تعلیقی از چوب پیش خود نهاده و چشم من باز مانده بود چون
والهی چیزی غیبت به من متولی شد سخن توانستم کرد و میان آنکه نشسته بودم زنی آمد گفت ایها الشیخ
مرا پیوست بر جای مانده ویر آورده ام تا دعا کنی سهل گفت لَمْ يَكُنْ لَكَ اِلَى عَيْنِي رَيْبٌ
آن زن در جواب گفت اَنْتَ وَ مَن عِنْدَكَ رَيْبٌ پس سهل بسوی من بخت اشارت کرد و بر قامت
و دست وی بگریتم بر فراست و تعلیقش بر خود روان شد و آن زن نیز روان شد و ویر ایدیه و ناگاه
شطان آن صبی را دید در عمارت سهیل ویر گفت دست خود را من ده آن زن گفت نمیتواند دست
دادن سهل گفت آن زن را که دور شو آن صبی دست بوی داد و گفت برخیز بر فراست و بکنار آمد سهل

ع
قول از سخن
انج و روشن
از میان نیز
شکل است
در آن
قول از سخن
انج و روشن
نمی بری
و
پیش
پروردگار
و سخن
در آن
گفت انت
من غدا به
بسیار توان
بیش
بموردگار
آ
از آن
س
نفس از
شستی ۱۲

صاحب ساریه را گفت برو پس صبی را گفت وضو ساز و دو رکعت نماز بگزار چنان کرد پس آن زن را گفت دست وی بگیر بگیرت و بایکدیگر بر رفتند عبد الله گفت چون آنرا دیدم دشت من بر رفت انبساط کردم و رسالت مشایخ را رسانیدم سهل ساعتی سر پیش افکند بعد از آن گفت یا دوت آهوه لا اله الا الله یومنون بالله یفعل ما یشاء قلت نعم قال فما سئوالهم عن ذلک ابراهیم المتوکل رحمه الله تعالی شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که یک ازین طائفه با من گفت بجزایر یمن رفتم دیدم که ابراهیم متوکل جامهای خود را شسته و در آفتاب انداخته و بر آفتاب بیاتاب و رویم و با هم چیزه خوریم پیر این خود را همچنان تر پوشیده و با هم راه میروند چون مقدار راه بر فتم دیدم که اندک عینب التعلک در راه بیفتاده بود آنرا برداشت و پاک بشت و بخورد و بشت و گفت تو برو که مرا همین کفایتست هر چند هر دو مردم نیاید یکی ازین مشایخ ابراهیم متوکل را گفت می خواهم که درین ماه نزدیک من باغی را کنی قبول کرد و یک شب برگشت بر خیز تا بخور کنیم بر خاست گفت آن سفر را فرود آر گفت من این نه کنم زیرا که این حرکت است در اسباب و من در اسباب حرکت نمی کنم یک شب ویرا دید که سفره پیش نهاده و چیزی می خورد گفت نه گفتی که من در اسباب حرکت نمی کنم پس این هیئت گفت و الله که من در اسباب حرکت نکردم از جای خود بر خاستم سر من بر سفره آمد در پیش افتاد این است که می خورم ابو طالب خریج بن علی رحمه الله شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو طالب خریج از اصحاب عبید بود بشیر از آمد و علت شک داشت مشایخ گفتند که خدمت او را که اختیار کنی گفت من اختیار کردم شب قریب بشان زده هفده بار بر میخواست یکی از بشا نشسته بودم و خیلی از شب گذشته بود چشم من گرم شد یکبار آواز داده بود نشنیده بودم دیگر بار آواز داد بر خاستم و طشت پیش بردم گفت ای فرزند وقتی که خدمت مخلوق را بخواهی خود نیکو نتوانی کرد خدمت خالق را چگونه بجای توانی آورد و هم و س گفته است که وقتی غایب بودم آواز داد که شیرازی من نشنودم دیگر باره آواز داد و گفت شیراز س هیتن کعناک الله من شتافت و طشت بوسه بردم علی و بلم از شیخ ابو عبد الله پرسید که تو آن کعناک الله را از کس چون شنیدی گفت چون رحمتک الله و شیخ الاسلام گفت فلاح نباشد مردی را که اول

و که گفت یا دوست یا یعنی ای دوست آیا این گروه باینکه اند خدای تعالی اینجانی خواهد ختم آری گفت پس چیست سوال ایشان از آن یعنی از رفتن او

گفت چون شب آمد بنا بر آنکه مقصود عاک علییه نبوده مقصود وی تا صیبه بوده که خدمت نیکو بایکدیگر

استاد و پیر نه کشیده باشد و قفای و س نخورده باشد و کعناک الله او نه شنیده و یوحناک الله بر نداخته بود و پدر و ناکامی زنده نگشته باشد و می خود رسته باشد لا یفعل استاد و پیر و یا پدر و بے پدر و س که لا یفعل نباشد که بی استاد و پیری و از این پست آمد شیخ ابو طالب گفته شیرازی این چه آواز بود ابو عبد الله خفیف گفت که من بشان زده یک باغی خشک میخورد و هر روز با کم می آوردم تا اکنون بانزده باغی آوردم و ما به شیخ ابو طالب گفت شیراز س این را بنماز و ار که آنچه مرا افتاده از آن افتاد که با ابو الحسن مزین در دعوت حاضر شدم بره بریان برانیده آوردند و من عهد داشتم که بریان نخورم دست خود از آن کشیده داشتم ابو الحسن مزین گفت کل کلا انت یعنی بخور بے آنکه خود را در میان منی من گمان بر دهم که حال چنانست که می گوید یک بقمه بخورم احساس کردم که ایمان از من بیرون رفت و من از آن وقت هر روز باز پشتم بر میوم شیخ الاسلام گفت یعنی ویرا پوشش و استراحت داد که ایمان و س معاینه بود ایمان تو شهادت است و ایمان عارف مشاهده و شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است هیچ چیز نیست مری در اندیشه من در از مسامحه نفس رخصت جستن و قبول تاویلات و هم شیخ ابو عبد الله خفیف گفت که اول مجلسی که ابو طالب در شیراز داشت پلاسی پوشیده بود و عصائی در دست گرفته آمد و بر کرسی نشست و من پهلوی او بودم بمردم نگریست و گفت خدایم چه گویم گنا هکاری ام میان گنا هکاران و بگریست و مردم را بگریانید و فریاد و گریه مردم از مجلس برخاست و بر قبول غلیم پدید آمد که خاک قدمهای من به نیت شفای بیماران میگردانند بعد از آن سببی واقع شد که هیچکس بوسه التفات نکرد و از و س همه کس اعراض کردند از مشیر از بغارش رفت و آنجا هم کس بوسه التفات نکرد از آنجا باصفهان رفت من بعلی سهل چیزه نوشتم و شرح محل و مقام س کردم و س بر علی سهل در نیامد و دوباره س سخنان گفت علی سهل از وی اعراض کرد از آنجا بکوهستان عراق رفت و بهمان در آمد ابوعلی وارجی عامل همان بود پسید که حاجت تو چیست گفت اولی و س که دارم ابوعلی آنرا داد و پرسید که دیگر چه حاجت داری گفت در فلان موضع از برای من رباطی بساز بساخت با بنجا آمد و آنرا سیاه ساخت و پلاس سیاه پوشید و در آنجای بود تا از دنیا رفت شیخ الاسلام گفت جوانمرد آنست که چون ویرا مصیبت رسد یا

تو که احساس کردی حقیقت این عبارت است از وجدان محکوم حقیقی شمه مضمون شهادت است چنانکه بیان کرد ایمان تو شهادت است یعنی کلمه شهادت را اعتقاد بنهون آن

آنکه گفتی که از نامهای منسوب بود که نگر بخت او را برادر کردند و چون دلیل گفتی گفتیم دلیل نیست که سوار
 که دعوی سوار می کند و اسب بتازد چنانکه عنان از دست دی نرود و اگر برود تو اندک سر
 اسب باز گیر در است گفته است که وی سوار چالاک است و اگر سوار است باز نتواند گرفت و
 در سوار می نام تمام است چون این بگفتم زاهد تصدیق فرمود که راست گفتی من از تو دیده و در کسی
 ندیده ام و هم می گفته که مرا گفت که یکی از اصحاب شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره
 روضه که وی را شیخ نجیب الدین بخش می گویند بشیر از آمده است بسیار خرم شدم از آن جهت که از مقامات
 و احوال صوفیان آنچه دانسته بودم حاصل کرده بودم و طلب زیادی می کردم و پدرم میگفت که
 من آنچه از خدا یتعالی خواسته بودم بعد از اتمام و آنچه بر من بمقدار در پی کشا دند بروی
 بمقدار در وازه کشا دند بر خاستم و بشیر از رفتم و بخدمت شیخ نجیب الدین مشرف شدم و چیزی
 چند از احوال و مقامات و واقعات خود با و می گفتم همه را نیک استماع کرد و هیچ جواب
 نگفت ساخته پیشتم و از آنجا بیرون آمدم بعد از آن که بجهت ضرورتی غریبت مراجعت شد
 با خود گفتم بروم و شیخ نجیب الدین را به بنیم تا چه گوید چون بدر خانه دی رسیدم گفتند که
 در اندرون است برو در آن خانه بیرون که شیخ آنجانی نشینند بنشین تا بیاید و چون آنجا پیشتم
 در پیش سجاده می خیزد دیدم که هر چه با می گفته بودم همه را آنجا نوشته بود با خود گفتم شیخ
 بآن محتاج بوده است که نوشته است حال دی ابدانستم که تا کجاست نه نشستم و بیرون آمدم
 چون بگازردن رسیدم بانگی بر خود زدم و غیرت بنازی در خود پیدا کردم و در خلوت نشستم
 و هر چه از خدای می خواستم به پنج روز در آن خلوت بمن داد و در شیر از بود و روزی بجا افتاد
 شیخ سعدی در آمد شیخ سعدی بکشت فلوس بیاورد و در نظر می نهاد و گفت بفرماید تا
 در دیشان این تبرک بسفره دهند وی گفت ای سعدی فلوس می آورم برود آن ظرف
 آنچه بیا که شصت و دو آتی در آن نهاده تا در دیشان بسفره دهند و در حال شیخ سعدی بر رفت
 و آن ظرف بیاورد و همچنانکه می فرموده بود و آنرا بفرستاد و او بر اے در دیشان سفره تمام
 آورد و در شیخ را مرید می بود طباطبائی که در بازار آتش بختی هرگاه که شیخ بدر دکان و می رسید
 کاسه آتش گرفته و همچنان ایستاده بخورد و روزی کاسه آتش در دست داشت که در پیشی بود

سوار
دعوی
اسب
در سوار
ندیده
روضه
و احوال
من آنچه
بمقدار
چند از
نگفت
با خود
در اندرون
در پیش
بآن محتاج
چون بگازردن
و در خلوت
و هر چه
شیخ سعدی
در دیشان
آنچه بیا
و آن ظرف
آورد و در
کاسه آتش

خرقه سفید زاری می بکلفت پوشیده سلام کرد و گفت میخواهم که مرا با الله تعالی دالالت کنی و بگوئی
 که فائده در چیست تا چنان کنم شیخ کاسه آتش که در دست داشت بوی داد و گفت از بنیاد کالین تا بنیان
 در پیش آن را بستید و بخورد چون از طعام فارغ شد گفت این است که بطعام آلوده هم با این خرقة
 پاک کن و هرگاه که چیزی بخوری چنین میکنی گفت ای شیخ این توانم کرد و میخیزد و دیگر اشارت کن
 گفت چون اینقدر توانستی کرد هر چیز دیگر که ترا بگویم هم توانی کرد و بدو این کار نیستی بانی از مریدان
 شیخ در کوه عزلت گرفته بود ماری پیش وی رسید خواست که وی را بگیرد و مار را بگیرد و از آنجا می
 آسازد و در خبر شیخ رسید جمعی را فرستاد تا او را آورند و گفت آن مار را بگیر و بگوئی تا ترا زخم زد و گفت
 شیخ تو گفته که غیر خدا نیست من آن مار را بخور خدا ندیدم ازین جهت دلیری کردم و مار را بگیرم شیخ
 فرمود که هرگاه خدای تعالی را بلباس قریب بینی بگیرد و به نزدیک دی مرد و اگر چنین کند که این ساعت
 در آن افتاده پس دست در زیر سر وی کرد و وی را باز نشاند و گفت من بعد گستاخی چنین میکنم تا
 وقتی که در اینک نشناسی آنگاه دعای کرد و بادی بر او میداد و آسازد و بشارت و شفا یافت
 گفته است در پیشی نه ناز و دوزخ است و نه احیاء و نیست این جمله اسباب بندگی است و در پیشی رنج نیست
 اگر این حاصل کنی و صل گردی و هم گفته است خدای دان باشد و اگر خدای دان آید خود در آن نیز میباشد
 از برای آنکه چون خود در آن نباشد خدای دان نباشد پس فرموده که ازین بهتر بگویم خدای باشد اگر
 خدای نباشد خود میباشد اگر خود نباشد خدای باشد روزی بزیارت شیخ روز بجهان قبل قدس سره
 رفته بود و شیخ صدر الدین روز بجهان قدس سره بر سر تربت پر خسته بود چون شیخ عبد الله در برابر
 تربت بایستاد شیخ صدر الدین بخلیم می بر خاست و مدتی بایستاد و نشست و باز بر خاست و مدتی
 دیگر بایستاد و شیخ عبد الله بوی التفات نکرد چون از زیارت فارغ شد گفت شیخا دیر گاه هست که بر پای
 ایستاده ام و شما هیچ التفات نفرمودید گفت که شیخ روز بجهان ناری بدست من داده بود و بخوردن آن
 مشغول بودم و از جمله اشعار و بیست و هجده خدای پاک پاکیم و فی ز آتش و باد و آب و خاکیم
 از هستی و نیستی همیشه به عریان شده ایم و جامه چاکیم و حقیقت جز خدا دیدن رو نیست
 که بیشک هر دو عالم جز خدا نیست و نمیگویم که عالم او شده نه که این نسبت با و کردن رو نیست
 نه او عالم شد و نه عالم او شده همه او را چنین دیدن خطایست رباعی تاج بدو چشم منو بنیم هر دو دم

خرقه سفید زاری
کاسه آتش
دعوی
اسب
در سوار
ندیده
روضه
و احوال
من آنچه
بمقدار
چند از
نگفت
با خود
در اندرون
در پیش
بآن محتاج
چون بگازردن
و در خلوت
و هر چه
شیخ سعدی
در دیشان
آنچه بیا
و آن ظرف
آورد و در
کاسه آتش

از پای طلب می نشینم هر دم بگویند خدا بچشم سرتوان دید آن ایشانند چون چنینم مردم
 و قاصد می هر روز عاشورا است و ثمانین و ستانه بوده قدس الله تعالی روحه شریف
جمال الدین محمد باکلی رحمه الله کاتب شیخا و جیتها بحی المنظر و کات
 المختار و الحجا هدایت و تحکوات و آواده کثیره من العبادات و الطاعات
 و کله کلمات سر و حایة و اشارات و حقایق شیخ ابو عبد الله یحیی قدس سره
 فرموده است که در آن زمان که خرد سال بودم شیخ جمال الدین باکلی را در مجلس صحبت پدرم
 ضیاء الدین سعید رحمه الله می بود و من پیوسته بکر مشغول می شدم و آواز خوش و شادمانی
 جمعیت خاطر خود و قهقهه در آواز و ذکر گفتن چیز از اشعار تبریز می خواندم شیخ جمال الدین گوش می داد
 من میکرد و از آن وقت وی خوش می شد و من را ز حال وی خبر نداشتم که من گوش میداد و از آنچه
 میخواندم خاموش می شدم و دیگر بکر مشغول می شدم و یکی از روزها شیخ جمال الدین نزد من
 و گفت ای شیخ عجله چه چیز می کنی که در آشنای ذکر گفتن چیزی خوش میخوای و ما گوش تبوی داریم
 و تو خاموش می شوی و ما را نمی بسل می گزاری دیگر چنین کن و خاطر می درویشان را
 بخر چون از تو آوازی خرد و پدرم نیز ضیاء الدین سعید همچنان فرمود سخن ایشان را قبول
 کردم و گفته است که در تفسیر قول الله تعالی **و اعبدوا ربکم حتى یاتیک الیقین** یعنی
 جز عیان عین قدیم نیست عیان عین قدیم به صورت عمل عبادت و یقینی که بهتر از عمل است نیست
 و صورت عمل به نیت عیان عین قدیم عبادت نبود بلکه رسم و عادت بود و طاعت است که مطلوب
 او جز عیان عین قدیم نیست هر چه جز عیان عین قدیم است پیش وی محال باطل است و توفی
 رحمه الله فی سینه است و محسین و سبعمایه و قبر وی در شیلانست موسی بن عمران خرقی رحمه الله
 بزرگ بوده بحیرت پیر شیخ ابو عبد الله الطاقی است و شیخ الاسلام گفت قدس سره که ابو عبد الله
 خفیف را با شیخ موسی بن عمران نقاری افتاد بوی نامه با پیغام فرستاد که من در شیلان هزار مرید
 دارم که اگر از هر یکی هزار دینار خواهم شب را ضامن نخواهند موسی بن عمران جواب باز داد که من در
 بیست هزار دینار دارم که هرگاه بر من دست یابند مرا تا شب درنگ نهند و زنده نگذارند موسی تو
 باشی با من **خواجہ علی حسن بن حسن کوفی** قدس سره العزیز خواجہ حسن شیخ کرمان بود و

باکلیان و کات و لام
 و سکون و نون و هم و لای
 و کله کلمات سر و حایة
 و حقایق شیخ ابو عبد الله یحیی
 فرموده است که در آن زمان
 که خرد سال بودم شیخ جمال
 الدین باکلی را در مجلس صحبت
 پدرم ضیاء الدین سعید رحمه
 الله می بود و من پیوسته بکر
 مشغول می شدم و آواز خوش و
 شادمانی جمعیت خاطر خود و
 قهقهه در آواز و ذکر گفتن
 چیز از اشعار تبریز می
 خواندم شیخ جمال الدین گوش
 می داد من میکرد و از آن
 وقت وی خوش می شد و من را
 ز حال وی خبر نداشتم که من
 گوش میداد و از آنچه می
 خواندم خاموش می شدم و
 دیگر بکر مشغول می شدم و
 یکی از روزها شیخ جمال
 الدین نزد من و گفت ای
 شیخ عجله چه چیز می کنی
 که در آشنای ذکر گفتن
 چیزی خوش میخوای و ما گوش
 تبوی داریم و تو خاموش
 می شوی و ما را نمی بسل
 می گزاری دیگر چنین کن
 و خاطر می درویشان را
 بخر چون از تو آوازی
 خرد و پدرم نیز ضیاء الدین
 سعید همچنان فرمود سخن
 ایشان را قبول کردم و
 گفته است که در تفسیر قول
 الله تعالی **و اعبدوا ربکم
 حتى یاتیک الیقین** یعنی
 جز عیان عین قدیم نیست
 عیان عین قدیم به صورت
 عمل عبادت و یقینی که
 بهتر از عمل است نیست و
 صورت عمل به نیت عیان
 عین قدیم عبادت نبود
 بلکه رسم و عادت بود و
 طاعت است که مطلوب او
 جز عیان عین قدیم نیست
 هر چه جز عیان عین قدیم
 است پیش وی محال باطل
 است و توفی رحمه الله فی
 سینه است و محسین و
 سبعمایه و قبر وی در
 شیلانست موسی بن عمران
 خرقی رحمه الله بزرگ
 بوده بحیرت پیر شیخ ابو
 عبد الله الطاقی است و
 شیخ الاسلام گفت قدس
 سره که ابو عبد الله خفیف
 را با شیخ موسی بن عمران
 نقاری افتاد بوی نامه با
 پیغام فرستاد که من در
 شیلان هزار مرید دارم
 که اگر از هر یکی هزار
 دینار خواهم شب را ضامن
 نخواهند موسی بن عمران
 جواب باز داد که من در
 بیست هزار دینار دارم
 که هرگاه بر من دست
 یابند مرا تا شب درنگ
 نهند و زنده نگذارند
 موسی تو باشی با من
 خواجہ علی حسن بن حسن
 کوفی قدس سره العزیز
 خواجہ حسن شیخ کرمان
 بود و

مستخرترین مشایخ آنجا بود و در دفاخت و کثرت و کاری بنظام و مرید بسیار و معاملات نیکو و دوی
 رسیدی شیخ عمور دوی تا شیخ عمور از دنیا رفت دوی پشت باز کرد یعنی بر مسندار شاد و نشست
 شیخ الاسلام گفت که در کرمان میان خواجہ علی حسن میان خلیل خازن که یکی از صوفیان بود و
 افتاد خلیل خواجہ علی حسن نامه فرستاد و در آن نوشت که تو از بامداد تا چاهنگاه دار و شربت
 و گوارش بخوری تا طعام خوش بتوانی خورد و از ترنم و مران بامداد تا چاهنگاه گرد و باید گشت
 که چیزی یابم که بخورم صوفی تویی یا من مشایخ طعن میزدند و می پرسیدند قبول چنین قبول خشت
 خلق را از من زهر غرور که در آن است ایشان مایه تو خوردند و نفس غار را محجب کنند تا از خود
 در گذرد اگر الله تعالی نگاه دارد این عقیده عظیم است این قوم را میره نیشابوری رحمه الله علیه
 پیری بوده بزرگ از صوفیان و ملامتی بر او نیشابور رفت بزیارت یا بکار دیگر که با او بود
 وی را آنجا قبول عظیم خاست و مریدان بسیار پیدا شدند وی از آن میخ می بود و شغل دل می
 افزود چون باز گشت خلق بسیار با او پیرون آمدند و با وی در رفتن ایستادند و از خادم پر سید
 که اینان که اندک گفت بخدمت تومی آیند صبر کرده هیچ نگفت تا بمر بالائی رسید و با وی سخت
 به جست بند شلوار یکشاد و پول آغاز کرد چنانکه بامای خود و جامهای ایشان را بپایید که آن قوم گفتند
 احسن زهی شیخ و زهی معاملات نیکو همه از وی منکر باز گشتند و آن خادم که با وی بود پس که
 سیرت دل پیر الکار که این چه بود که شصت مریدان با ارادت تاسه تازه و نظرات نیکو
 می آیند برین که وی چه کرد میره میرفت تا آب رسید با مرتع و جاسه به آب درآمد و باها و من خود
 پاک شد و پیرون آمد و در رفتن ایستاد و روی باز پس کرد و خادم را گفت که باید که الکار کنی
 که آنی بان عظمی و فتنه و شغلی چنان بزرگ باین مقدار بول از خود باز توان کرد چرا شربت آن
 باید کشید ایشان چه کار آیند جز آنکه مردم را رعنا و حجب کنند و از مایه مردم غرور و شغل دل
 افزایند و این قبول پیش از بدین عیب باشد چون اندک عیبی پیدا آید یا کار سه نه بر مراد
 ایشان برود همه منکر گردند شیخ الاسلام قدس سره گفت دانی که آن چرا کرد از جهت آنکه
 طبع و نفس سه آن خوش شده بود آن برود واجب بود ابو عبد الله الترمذی رحمه الله
 رحمه الله از طبعه خامه است نام سه محمد بن محمد بن حسین است از اصبله مشایخ

مستخرترین مشایخ آنجا بود
 و در دفاخت و کثرت و کاری
 بنظام و مرید بسیار و معاملات
 نیکو و دوی رسیدی شیخ عمور
 دوی تا شیخ عمور از دنیا رفت
 دوی پشت باز کرد یعنی بر
 مسندار شاد و نشست شیخ
 الاسلام گفت که در کرمان
 میان خواجہ علی حسن میان
 خلیل خازن که یکی از صوفیان
 بود و افتاد خلیل خواجہ علی
 حسن نامه فرستاد و در آن
 نوشت که تو از بامداد تا
 چاهنگاه دار و شربت و گوارش
 بخوری تا طعام خوش بتوانی
 خورد و از ترنم و مران بامداد
 تا چاهنگاه گرد و باید گشت
 که چیزی یابم که بخورم صوفی
 تویی یا من مشایخ طعن میزدند
 و می پرسیدند قبول چنین
 قبول خشت خلق را از من زهر
 غرور که در آن است ایشان
 مایه تو خوردند و نفس غار را
 محجب کنند تا از خود در گذرد
 اگر الله تعالی نگاه دارد این
 عقیده عظیم است این قوم را
 میره نیشابوری رحمه الله
 علیه پیری بوده بزرگ از
 صوفیان و ملامتی بر او
 نیشابور رفت بزیارت یا
 بکار دیگر که با او بود وی
 را آنجا قبول عظیم خاست و
 مریدان بسیار پیدا شدند وی
 از آن میخ می بود و شغل دل
 می افزود چون باز گشت خلق
 بسیار با او پیرون آمدند و
 با وی در رفتن ایستادند و از
 خادم پر سید که اینان که
 اندک گفت بخدمت تومی
 آیند صبر کرده هیچ نگفت
 تا بمر بالائی رسید و با وی
 سخت به جست بند شلوار
 یکشاد و پول آغاز کرد
 چنانکه بامای خود و جامهای
 ایشان را بپایید که آن قوم
 گفتند احسن زهی شیخ و زهی
 معاملات نیکو همه از وی
 منکر باز گشتند و آن خادم
 که با وی بود پس که سیرت
 دل پیر الکار که این چه
 بود که شصت مریدان با
 ارادت تاسه تازه و نظرات
 نیکو می آیند برین که وی
 چه کرد میره میرفت تا آب
 رسید با مرتع و جاسه به آب
 درآمد و باها و من خود پاک
 شد و پیرون آمد و در رفتن
 ایستاد و روی باز پس کرد
 و خادم را گفت که باید که
 الکار کنی که آنی بان عظمی
 و فتنه و شغلی چنان بزرگ
 باین مقدار بول از خود باز
 توان کرد چرا شربت آن باید
 کشید ایشان چه کار آیند
 جز آنکه مردم را رعنا و حجب
 کنند و از مایه مردم غرور و
 شغل دل افزایند و این قبول
 پیش از بدین عیب باشد چون
 اندک عیبی پیدا آید یا کار
 سه نه بر مراد ایشان برود
 همه منکر گردند شیخ
 الاسلام قدس سره گفت دانی
 که آن چرا کرد از جهت آنکه
 طبع و نفس سه آن خوش
 شده بود آن برود واجب بود
 ابو عبد الله الترمذی رحمه
 الله رحمه الله از طبعه خامه
 است نام سه محمد بن محمد
 بن حسین است از اصبله
 مشایخ

نیکو در معاملات و زهد و ورع و تقوی شیخ الاسلام گفت که ابوالمظفر ترمذی و استاد وی محمد بن خالد
و استاد وی ابو بکر و راق ترمذی مگس از خود باز نمی کردند ابو بکر و راق گوید تا مسلمانان نشسته باشند
مگس از خود باز مکن که انقبو بر خیزد و بروی نشیند معلوم میشود که آن وقت مگس از خود باز نمیکردند که کسی بود
و گویند گاه با بکوشیدندی هیچ مگس ندیدندی بروی نشسته الله تعالی اشغال ایشان از کفایت کرده بود
بانیت نیکو امیر چه سفال فروش رحمه الله شیخ الاسلام گفت که پدر من گفت که امیر چه
سفال فروش کثروم از دکان برداشتی و بیادید برتس و آنجا گذاشتی شیخ الاسلام گفت که پدر من
همچنین این جانور نکستی این مذهب بد است و ایشان از ابدال بودند و اهل کرامات مروی را وقت
خوش گشت فرشته خود را دید و پیر گفت چه باید کرد تا مردم شمارا ببینند گفت هیچ جانور نباید
آند آمد و هیچ جانور نمی آند فرشته میدید روزی مورچه ویرا بگزید چیزی بروی زد مورچه بنقاد پس
از آن هرگز فرشته را ندید شیخ الاسلام گفت که وقتی که میرچه سفال فروش بر در دکان بود یکی پیش و سه
نشسته بود عجزه آمد و گفت این امی رزاق فلان کس نیست بجهانزه وی نمی آئی و برفت امیر چه
سفال به پیشان دکان در رفت با عتی گذشت بیرون نیامد آن مرد بدکان و آن رفت
ویرا ندید بعد از آن میرچه بیرون آمد و مرد گفت کجا بودی گفت در پیشان و کان گفت من آدم ترا
ندیدم گفت آن عجزه را دیدی اینجا آمد و گفت فلان کس برفت همین کسی برفته بود بر فتم و بروی
نماز کردم و باز آدم پاره جرع میانی داشت گفت این در راه افتاده بود و خواهی امیر چه سفال
فروش گفت که وقتی بر بلخ می گذاشتم در هوا قبه بسته بودند بر قبه خنیاگری چیزی میزد و این بیت
میخواند هـ همچون علم شیری پُر کوهِ زباد گویی عشقم و سیم توانی داد و تن آریا و اگر فتم وقتی می
بودی رسیدی گفت این قرا بها که می فروشی میدانی که چه میکنند می گفت تو پس آن برز و به بین که چه
میکند شیخ الاسلام پسر زیاده بود مشریت حمزه عقیلی قدس الله سره هروی
بود و بلخ مقیم گشته صاحب کرامات و مقامات و محبت و ارخص بود علیه السلام و متحاب الدعوة
و پیر پیر شیخ الاسلام است و یاران شت همه بزرگان و خدایان از کرامات چون پیر فارسی و عبدالملک
اکراف و ابوالقاسم خانا و حسن طبری و عمارت عیار و پیر شیخ الاسلام ابوالمصطفی محمد بن علی المصطفی
شیخ الاسلام گفت که پدر من گفت که ابوالمظفر ترمذی گفت هر که بجای تو میگوید که و ترا بسته خود کرده

سلام
بفرضه
عین
و کمال
خاف
و سکون
باز شاه
تختانی
مرع

و هر که با توجه فکر در ترارسته خود کرد و رسته باز بسته شیخ الاسلام گفت که در آسمان و زمین از هر که
رسته باشی سودگنی پیری حکایت کرد مرا از پیر دیگر که محمد بن عبد الله گازی را بابتند ای را داشت
بایست سفر خواست به نیشابور آمد روزی در مسجد بود پیری در آمد باشکوه گفت کجا میروی
گفت بسفر گفت معلومی داری گفت فی گفت پس چگونه کنی گفت ضرورت شود بخو گفتم
که دوست داری آن را که ترا چیزی دهد یا آنرا که ندهد گفت آنرا که چیزی دهد گفت هنوز نارسیده
آنرا دوست باید داشت که ترا چیزی ندهد آنکه ترا چیزی دهد ترا از وجود میخواند یعنی دل تو بوسه
میگیرد و آنکه ترا چیزی ندهد ترا باومی فرستد پس این الزام و ستمی باید داشت که ترا از خود باورده نماند
باز گروم تا خود را باین راست کنم پای افراز در پای کرد و آمد پیری و پس از آن بود آنچه بود در
هم آن پیر حکایت کرد که پیری گفت نیشابور که پیر معتز قنذری اینجا آمد گفت گرد جهان بگشتم
نه رسته دیدم نه خود رستم عارف عیاز قدس الله سره پنج بوده از اصحاب شریف حمزه
عقبلی است نام وی منصور است و وی روزی گفته که می گویند علی مرتضی رضی الله تعالی عنه در خیر کند
اگر یاری الله تعالی بمن دهند و مشاهد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم و ذوالفقار اگر من
کوه قاف را برکنم بر من تاوان باشد شیخ الاسلام گفت که این نه نقص است در علی رضی که این
گواهی است علی را بان سه چیز ابو حسین سالبه بن ابراهیم رحمة الله علیه و شیخ الشیوخ
می خوانند بشیر از بوده بزرگ و یگانه روزگار خود پیر عباس هرادی است و شایخ جهان بخاقاه
وی آمدندی از اصحاب شیخ ابو مسلم نویست در خیر از خانقاهی داشت سی سال بخدمت فخر مشغول
بود و اطعام صادر و وار کرد و جمعی کثیر از علما و صلحا محبا در خانقاه وی گشته بودند و فی نته ثلث و سبعین
و اربعه ای و دفن فی خانقاه چون شیخ مختصر شد خادم شیخ عبد الله بن عبد الرحمن را فرستاد
تا تر تیب کفن وی کند وی ببازار رفت و دو کفن خرید و تجوید و سبت کرد چون باز آمد شیخ رفته بود
شیخ را در بر گرفت و الله گفت و جان بدار و سه را در پهلوی شیخ دفن کردند وی گفته است که
مرید را در حکم گریه بودن هزار بار بهتر از آنکه در حکم خود بودن زیرا که صحبت با غیر از برای خدا بود
و صحبت با خود از برای پروردن هوا شیخ عمران ثلثی قدس الله سره و ثلث هی است نزدیک
بمصر وی از انجنامی بوده شیخ الاسلام گفت که طریق ابراهیم پیغمبر علیه السلام آن بود که بی مهمان چیزی نخورد

۱۲
ع
نوافله
الام
وسكان
نفاضة
بضراء
نفتي
۱۲

نام منی احمد بن محمد بن عبد الکریم است شیخ آمل و طبرستان بود مرید محمد بن عبد الله الطریست
دوی مرید ابو محمد جری است صاحب کرامات عظیم و فراست تیز بود و قبله و غوث زمان خویش بود
تا زنده بود همه را رحلت بوسه بود دوی گفته بود این بازارک ما با خبر با خرقانی افتد پس
از دوی بخرقانی افتاد ویرا گفتند که شیخ سلمی طبقات کرده مشایخ را گفت نام من بهان میان
نیارده گفتند گفت هیچ نکرده و سه امی بوده اما کلام و نکته های عالی داشته یک از
اکثر طبرستان گفته که از افضل خدای تعالی آنست که کسی را بجهت تعلیم و تعلم چنان گرداند که چون
مار در اصول دین و دقائق توحید چیزی شکل شود از دوی پرسیدم و آن ابو العباس قصاب است
شیخ الاسلام گفته که دوی در ایام من بوده است همواره با شیخ عمو میگفتم که من میخواهم که سه پیر را
زیارت کنم شیخ ابو العباس را با امل و شیخ احمد نصر را به پیشاپیش و شیخ ابو علی سیاه را به بعد و دوی گفت
که من بهار بخوابم رفت تلم با خود ببرم و او خود بر دوزی بود لیکن پیوسته کسی آمدی از
نزدیک وی بخانه او شیخ عمو در آن حال دوی می پرسیدم هیچکس احوال و سخن وی چنان
معلوم نیست که مراد دوی گفته که وقت کیمیا است شیخ احمد کوفانی گفته که دوی به شب فریاد
میکردی و سخن می گفتی آخر می گفتی صابکی شیخی صابکی شیخی ایس که شیخی صابکی شیخی
شیخ الاسلام گفته که من در متن دیده ام که از دوی سخن تمام باز نتوانستند می گفت یک شیخ
ابو علی کازر حکایت آن جوان و سنگ که دید که گفتند که کار نماینده است نه بینه دوی گفته از دوی
دیگر شیخ محمد قصاب آملی شاگرد دوی شیخ الاسلام گفته که ابو الفارس کرمانشاهی کس فرستاد
بشیخ ابو العباس که اینجا قحط افتاده است دعا کن شیخ سببی آنجا فرستاد باران آمد و قحط برفت
شیخ ابو العباس نماز بسیار کردی وقتی نماز میکرد یکی از درویشان در رزنی میکرد و جامه میداد
همانا تکلف میداد و خجسته هر زمانیکه شیخ الاسلام نماز باز وادی او را دید بر دوی که راست
نیامده بود و باز می کرد دوی شیخ گفت آن قی صمنه و آن قی صمنه یعنی آن صفت است بت
تست که آنرا می پرستی شیخ ابو سعید ابو انجیر گوید قدس شد تعالی سره که شخصی بنزدیک شیخ ابو العباس
در آمد از دوی طلب کرامات کرد شیخ ابو العباس گفت نمی بینی که چه است که آن نه از کرامات است
پس قصابی بود از پدر قصابی آموخته چیزی بادی نمودند و او را بر بود و بعد او تا خند پیش شیل

۱۰۱

و از بغداد بکله تاخت و از کله بدین تاخت و از بدین به بیت المقدس تاخت حضرت
نضر علیه السلام با نمودند و در دل خضر افکندند تا ویرا قبول کرد و صحبت افتاد و اینجا باز آورد
و عالمی را دوی بوی نهاد تا از خرابا تها می آیند و از ظلمتها بیزاری شوند و توبه می کنند و نعمتها را
می کنند و از اطراف عالم سوختگان می آیند و از ما دور می جویند کرامات پیش ازین بود آن مرگفت
ای شیخ کرامات باید که بنیم گفت نیک به بین نه کرم اوست که پسر زکشی و صد ریزرگان بنشینند
و بزین فرو نشود و این دیوار بروی نیفتد و این خانه بسرو سه فرو نیاید بی ملک و ملک و لایست
بے آلت و کسب روزی خورد و خلق را خوراند این نه کرامات است و هم شیخ ابو سعید گفت که مادر
آمل بودیم که مردی از مصر بیامد که حدیث شیخ ابو العباس شنیده بود و دوی خدا نداد و دوی بود از
مصر با امل آمده بود و تا صوفی گری کند و شیخ را از جای برد چون در آمد سلام گفت و پای افراز
بیرون نکرد و در طهارت جاسه شد و کوزه را بود که بآن دست و روی شستند دوی بر می گرفت
دوی شکست تا بهیچ نماز گفت شیخ خود را بگویند تا کلا آورد و ایشان کوزه را کلا گویند با شیخ گفتند
شیخ گفت که دیگر کلا بهرید گفتند هر چه اینجا بود همه بشکست گفت از بازار بسیار بدیدری آوردند
آن غافل از طهارت جای بیرون آمد و گفت چرا کلا نیارید اگر کلا ندارید شیخ را بگویند تا بیاید و
ریش خود را فراموش دهد تا بدان آنجا که شیخ چون بن سخن نشیند از جای بخت و محاسنی دراز داشت
و سفید در دست خود نهاد و میرفت و میگفت کار قصاب پسر که با بخار سید که ریش او است خراب
شاید آن غافل بشکست و در پای شیخ افتاد و گفت ای شیخ از تو سلمان می شوم روزی کردی که هزار دام
گرفته بود با بارگران و باران را امل میکشید گل بود پای اشتراک جای بشد و بقیه آن در بشکست
مردمان قصد آن کردند که آن بار را از دوی فرو گیرند شیخ از آنجا می گذشت گفت اینجا چه بوده است
حال را باز گفتند ز نام شتر را بگرفت دوی بسوی آسمان کرد و گفت پاس این شتر را
درست کن و اگر درست نخواهی کرد چرا دل قصابی را بگرستن این کودک بسوختی در حال
اشتر بر خاست و در رفتن آمد و دوی گفته اگر همه عالم خواهند بانه با خداوند خود خوشی
باید کرد و الا در پنج با شش نه زیر که چون خوشی بادی کنی و بلا میلی بینی بلا بر تو نیاید
در بخرد دل نگر دوی که خداوند تعالی بر صفا و مخطا تقدیر خود را تغییر نکند پس رضا بکرم موجب

ابوالقاسم بشرویه یار گفت ای پسر خواهی که با خدای سخن گوئی گفتیم خواهیم چرا
 نخواهیم گفت هر وقت که در خلوت باشی این بگو و همیشه ازین بگو که یا علی
 جانان قرار نتوانم کرد و احسان ترا شمار نتوانم کرد و اگر بر تن من زبان شود هر موی یک شکر تو
 از هزار نتوانم کرد و شیخ لقمان سهروردی در اجده مجاهده بسیار داشته است
 و معامله و احتیاط ناگاه کشفی افتادش که عقلش برفت گفتند لقمان آن چه بود و این چیست
 گفت هر چند بندگی بیش کردم پیش می بایست در مایه گفتم آئی بادشاها را چون بنده پیر
 شود آزادش کنند تو بادشاه عزیز و در بندگی تو پیر گشتم آزادم کن گفت ندانی شنیدم که
 ای لقمان آزادت کردیم نشان آزادی آن بود که عقل از وی برگرفت پس او از عقل و جانین
 بوده است و شیخ ابوسعید ابوالخیر بسیار گفته است که لقمان آزاد کرده خدایت سبحانه و تعالی
 از امر و نهی و هم شیخ ابوسعید ابوالخیر گفته که شب جماعتی در خانقاه فخته بودند در خانقاه بسته بودند
 و ما با پیر ابو الفضل بر سر صفت نشسته بودیم و سخن میرفت در معارف مسئله مشکل شد لقمان دیدیم
 که از بام خانقاه در پیر و در پیش داشت و آن مسئله را جواب گفت چنانکه اشکال بر فاست
 باز هم پیر و بام بیرون شد پیر ابو الفضل گفت ای ابوسعید مرزبان می بینی گفتم می بینم گفت
 اقتدار انشا الله گفتم چرا گفت از آنکه علم ندارد و شیخ ابوسعید پرسیدند که در سخن نظر این کسیت
 گفت در سخن شما لقمان گفت سبحان الله در سخن خود هیچکس از وی بیرون نماند و سخن تر نیست شیخ
 گفت شما را غلط افتاده است ظریف پاکیزه بود و پاکیزه آن باشد که با هیچ چیزش پیوند نباشد
 هیچکس از وی بی پیوندی علاقه نبرد و پاکیزه تر نمی بینم که او در همه عالم با هیچ چیز پیوند ندارد و نه با دنیا
 و نه با آخرت و نه با نفس و هم شیخ ابوسعید گفته است که ما در سخن بودیم پیش پیر ابو الفضل حسن یکی را گفت
 لقمان مجنون را بیماری پیدا کرده است و فرو مانده و گفته که ما را بفلان را با طبر پیر و در دست
 تا آنجا است و هیچ سخن نگفته است امروز گفت که پیر ابو الفضل را بگویند که لقمان می رود پیر
 ابو الفضل چون این سخن بشنید گفت ای ابوسعید برخیز تا آنجا برویم و با جماعت آنجا نشاند چون
 لقمان را دیدیم کسی کرد پیر ابو الفضل بر بالین و نشست وی در پیر می نگرست و نفسی گرم نیز
 و هیچ لب نمی جنبانید یکی از جمع گفت لا اله الا الله لقمان سببی کرد و گفت ای جوانمرد خارج

ساده
فد گفت
اقتدار
نشاید
چه اقتدار
ع
بطریق
بر پیر
و خدیو
غیر
ر حاکم
بجای
نیت

واده ایم و برات سنده و باقی بر تو جید داریم آن درویش گفت آخر خوشتر را با یاد می باید و لقمان
 گفت اگر عریضه می فرمائی بزرگراه حق پیر ابو الفضل را خوش آمد گفت همچنین است ساعتی بود که نفس او
 منقطع شد و همچنان در پیری نگرست و هیچ تغییر در نظرش پدید نیامد بعضی گفتند تمام شد و معنی گفتند
 نشد هنوز نظرش راست و درست پیر ابو الفضل گفت تمام شده است ولیکن تا ما نشسته ایم
 و چشم فرزند کند چون پیر ابو الفضل بر فاست لقمان چشم بهم نهاد شیخ محمد قصاب آملی
 قدس سره می بدامغان می بوده است شیخ الاسلام گفته است که شیخ محمد قصاب را کرد ابو العباس
 قصاب است مذکری کردی شیخ ابو العباس ویرا از مجلس داشتن باز داشته بود که عامه سخن نگوید که
 سخن و بلند شده بود وی بزرگ بود همه دامغان حیفه بود و وی روح آن و هم شیخ الاسلام
 گفت اگر خرقانی و محمد قصاب بجای بودند می من شمارا بوی فرستادمی نه خرقانی که دس شمارا
 سودمند تر بودی از خرقانی یعنی خرقانی منتفی بود و میرزا زوی بهره که باقی شیخ الاسلام گفت که
 محمد قصاب با من گفت که هر یوگان صفاتی باشند یعنی بر حمت و عفو و کرم گرانید پیش از صفات
 نه بینند و معامله صوفیان با ذات است باطنی است نه با عطا و هر چه جز ذات اوست حجاب است از
 شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سره ام وی علی بن جعفر است یگانه و غوث روزگار خود
 بود و قبله وقت که در روزگار وی رحلت بوی بود شیخ ابو العباس قصاب گفته بود که این بزرگوار
 ما با خرقانی افتد یعنی رحلت و زیارت پس از وفات وی خرقانی گشت چنانکه گفته بود و انتساب
 شیخ ابوالحسن در تصوف سلطان العارفین شیخ ابوزید بطامی است قدس سره تعالی روحه تربیت
 ایشان در سلوک از روحانیت شیخ ابوزید است و ولادت شیخ ابوالحسن بعد از وفات شیخ
 ابوزید بداتی است و شیخ ابوالحسن شب سه شنبه عاشورا سنه خمس و عشرين و اربعه ای از دنیا برفته
 در نری با اصحاب خود گفت که چه چیز بهتر بود گفتند شیخا هم تو بگویی گفت ولی که در وی همه یاد کرد
 می بود از وی پرسیدند که صوفی کیست گفت صوفی بمرق و سجاده نبود و صوفی بر کم و عبادات
 صوفی نبود صوفی آن بود که بود و هم وی گفته که صوفی روزی بود که با فنا بخش حاجت نبود
 شبی که باه و ستاره اش حاجت نبود و نیستی است که بهشتیش حاجت نیست از وی
 پرسیدند که مردی که داند که دی بیدار است گفت با که چون حق را یاد کند از فرق تاقد مش از یاد کرد حق

قوله و باقی بر تو جید داریم
 و ای که در تو جید چیزی
 که با واجب نبود گفتیم
 قوله خوشتر را با یاد می باید
 الخ و در صورت یاد است
 نه حقیقت و می چه
 غفلت بر حق بجان
 حال است
 قوله ما را عریضه
 الخ یعنی معامله
 با حق بیفایانی آنچه
 رو خواهر جان را حق
 بود که از زبان باشد
 بود که از خون بر روی
 بود و دس از صوفی را
 از نظر و صوفی را
 چه احتیاج به ترفع کرد
 است
 قوله انما یاد کرد
 باشد
 باشد

خبر داشته باشد و از وی پرسیدند که صدق چیست گفت صدق آنست که دل سخن گوید یعنی آن
گوید که در دلش باشد و از وی پرسیدند که اخلاص چیست گفت هر چه برای حق کنی اخلاص است
و هر چه برای خلق کنی ریاست و از وی پرسیدند که اگر رسد در فنا و بقا سخن گفتن کسی را که
بیکتا را بر ششم از آسمان در آویخته باشندش با وی بیاید که درختها و بناها بینگند و همه کوهها
بر کند و همه دریاها انباشته کند و ویران جایگاه تواند جنبانید و هم وی گفته که هرگز با کسی
صحبت ندارید که شما گوئید که خدا داد گوید چیز دیگر و هم وی گفته که اندوه طلب کن تا آب چشم
پدید آید که حق تعالی گریه بندگان را دوست میدارد و هم وی گفته که اگر سر دوی بگوید و
بان حق را خواهد بهتر از آن بود که قرآن خواند و بدان حق را نخواهد و هم وی گفته که در کتب و کلام
آنکس بود که بفعل رسول قتل کند آن بود که روئے کاغذ سیاه کند شبلی گفته است آن خواهم
که نخواهم و هم وی گفته است که این هم خواستی است و هم وی گفته که امر و در چهل سال است که تا یک
وقت و حق بدلم می نگرد و بجز خود را نمی بیند **مَا بَقِيَ فِي لَيْلِكُمْ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى** و **وَلَا فِي صَدْرِي يُغَيِّرُ**
قَوْلًا و هم وی گفته که چهل سال است که نفس یک شربت آب سرد بخورم و یا شربت دوغ ترش
میخورم و هنوز دیر نمانده ام و هم وی گفته علماء و عباد در جهان بسیار اند از آن باید بود که
در شب آرمی چنانکه حق پسندد و شب بروز آوری چنانکه حق پسندد و هم وی گفته که روشن ترین
و اما آن بود که در آن خلق نبود و بهترین کارها آن بود که در آن اندیشه خلوق نبود و محال ترین
فهمها آن بود که محمد تو بود و بهترین رفیقان آن بود که زندگانش با حق بود **شیخ ابو علی محمد**
الداستانی رح نام وی محمد بن علی الداستانی است و لقب وی شیخ الشانج عالم بوده باو
علوم و از محققان در نگاه حق بوده و در کلامی حنبلی و اشاراتی لطیف از قرآن
شیخ ابو الحسن بود و نسبت را دات وی بسطه شیخ عمی بسطامی که برادرزاده سلطان محمد
و مرید ویست می رسد و ماه رجب سنه شصت و هشت و در بجا پیرفته اند و در دنیا و عمر وی پنجاه و نه سال بود
و در کتب کشف المحجوب گوید که من از شیخ سبکی که از اصحاب وی بود شنیدم که گفت وقتی اندر بسطام
ملخ آمد و به کشت تمام درختها از بسیاری آن سیاه شد و مردم دست بخروش بردند شیخ مرا
گفت که این چه مشغله است گفتم ملخ آمده است و در میان بدان ریخته دل می باشد شیخ برکت

ویران جایگاه
انگیزش از این
و در آن است
بسیار حادثه چون
نیاید ۱۲
قوله ما سبق
فی غیر انفس
بعض نمانده
است در من
یا غیر خداست
نسبت و ملاک
نماند
در سینه من
از این نسبت
با غیر او
عنه
بسیار و در
نماند
گر در میان
خویش و
شیخ فاضل
مشب
محمد و
محمد

و بام برآمد و روی آسمان کرد و در حال همه ملخها بر خاستند و دیگر را یکی نمانده بود و هیچکس را یک
شاخ بزیان نرسیده **شیخ ابو سعید بن ابوالخیر قدس سره العزیز** نام وی فضل الله
بن ابی الخیر است سلطان وقت بود و جمال بل طریقت و مشرف القلوب و در وقت وی
همه مشایخ ویرا سخن بودند و پیروی در طریقت شیخ ابو الفضل بن حسن بخریست شیخ ابو سعید گفته
که یک روز می آمدم بر در شاربستان سرخس تل خاکستر بود و لقمان مجنون بر سر آن شسته قصد وی
کردم و بران بالا شدم و دی پاره بر پوستین میدوخت و ما بوسه می نگریستم و حضرت شیخ چنان
ایستاده بوده است که سایه وی بر پوستین لقمان افتاده بود چون آن پاره بر پوستین دوخت
گفت یا ابوسعید ما ترا این پاره برین پوستین دهنیم پس برخاست و دست ما گرفت و میبرد
تا بخانه او پیر ابو الفضل ویرا آورد و وی بیرون آمد و گفت یا ابو الفضل این را نگاهدار که از شماست
پیر دست ما گرفت و در خانه او برد و در صدف نهشت و جزوی برگرفت و در آنجا نظری کرد ما را
چنانچه عادت نشدند بود طلبی در سینه پدید آمد که در آن جزو چیست پیر بدانست گفت یا ابوسعید
صدوست و چهار هزار سینه را که بخلی فرستادند گفتند با خلق بگوئید که الله ایشان آمدند کسانیکه
این کلمه گفتند و برین کلمه مستغرق شدند شیخ گفت این سخن آن شب ما را در خواب نگذاشت باید
پیش از برآمدن آن کتاب ز پیر دستوری خواستیم و بدرست تفسیر پیش بوعلی فقیه آیدیم چون نشنیدیم
خواجده ابوعلی را اول درس این آیه بود **لَعَلَّ اللَّهُ تَعَالَى تَعَالَى فِي خُحَى يَلْعَبُونَ**
و در آن ساعت در می در سینه ما کشادند بسیار این کلمه ما را از ما فرستاده خواجده ابوعلی آن آیه
و ما بدید گفت و در پیش کجا بوده گفتم بنزد پیر ابو الفضل گفت برخیز و باز آنجا شو که حرام بود ترا از آن
و از آن سخن باز آمدن ما بنزد پیر ابو الفضل شنیدیم و الله و متعجبیم این کلمه گشته چون پیر ابو الفضل ما را
بدید گفت یا ابوسعید چیست مستک شده ای ندانی پس و پیش ما آن گم کنی تو این سرشته
خویش گفت که ای شیخ چه میفرمائی گفت در این کلمه را با من که این کلمه با تو کارها
دارد و چون پیر ابو الفضل بر حجت حق پیوست و ما را در دست حیات پیر مرثکال که بود
بوی رجوع افتاد و جل اشکال ما را هیچکس متعین نبود الا شیخ ابو العباس بآمل رفیقیم
بنزد یک شیخ ابو العباس و یک سال پیش می بودیم گوئید که شیخ ابو العباس از جماعت خانه

و در
در
بافل
فرد
روز
سب
قاله
۱۲

صوفیان موعنی بود که چهل و یکسال در اینجا نشسته بود در میان جمع اگر شب درویشی نماز
افزونی کرده گفته ای پسر تو نجیب که این پیر هر چه میکند برای شما میکند ویرایین هیچ کار
نیست و بدین حاجت ندارد و هرگز در آن یکسال شیخ ابوسعید را نگفت که تو نجیب یا نماز کن
چنانکه دیگران را و در برابر خود خاکلکه داده بودند یک شب شیخ ابوالعباس از صومعه بیرون آمد
مگر قصد کرده بود در گوش کشاده شده بود شیخ ابوسعید از آن حال خبر داشت بر خاست و زود
از راه او به خود بیرون آمد و پیش شیخ آمد و دست وی بچشمیت و بیت و جامه از وی باز کرد
و جامه خویش پیش می داشت شیخ بست و در پوشید پس جامه شیخ را بپوشید و نمازی کرد و بر لبها
انگشت و هم در شب خشک شد بآلوده در نور دید و پیش شیخ آورد شیخ اشارت کرد که ترا در باید
پوشید شیخ ابوسعید در پوشید و بزای خود رفت چون بآمد دشت جماعت بر خاستند و حاضر آمدند
در شیخ ابوالعباس نگرستند جامه شیخ ابوسعید دیدند و در شیخ ابوسعید جامه شیخ ابوالعباس تعجب
مانند شیخ ابوالعباس گفت اری و دشواری رخسار هارفت همه نصیب این جوان فنی آمد مبارکش باد
شیخ ابوسعید گفته است روزی دو کس پیش شیخ ابوالعباس در آمدند و نشستند و گفتند
مارا با یکدیگر سخن رفته است یکی می گوید مانده ازل و ابد تمام ترویجی می گوید شادی ازل و ابد
تمام شیخ چه می گوید شیخ دست بر سینه فرو آورد و گفت ای محمد که منزه گاه پسر قصاب مانده
است و نه شادی یکس عذرا یک صباحه و لا مسأله مانده و شادی صفت است و هر چه
صفت است محدث است و محدث را به قدیم راه نیست پس گفت پسر قصاب بنده خداست
در امر و در دینی می صطفی صلم در متابعت سنت اگر کسی دعوی راه از جوان مردان میکند گواشت
چون آن دو کس بیرون شدند پرسیدیم که آن دو کس که بودند گفتند یکی ابوالحسن خرقانی است
و یکی عبداللہ دستانی و هم شیخ ابوسعید گفته است که چون یکسال بنزدیک شیخ ابوالعباس
مقام کردم گفت باز گرد بیا منم خود تا روزی چند این علم بر در ساری تو زنده با حکم اشارت
ادباز آمدیم با هزار خلعت و فتوح پیری بوده است بمردان مشایخ ما و اراکین انحراف و
محرابون نصر جیبی و هرگز شیخ را ندیده بود و وقتی خواجه ابوبکر خطیب که از ائمه مریدان و اولاد
انفال شیخ را دیده بود و بجهت فخری قصد پیشاپور کرد و محمد حبیبی بنزدیک و آمد

قدسی کی گوید مانده
المراد بازل و ابد مانده
زمان است و ابد و اوم
آنکه یکی گوید مانده
دانی تمام مانده
و دیگر است
شادی میگوید
منزه گاه پسر قصاب
مانده است
بحال منزه گاه پسر قصاب
حال عالم نیست
یکدیگر میگویند
بجای هر حال که خواهد
علاجه شود
ایس عندی و مرتبه
ولا ساری و تقابل
و صول نبات انوار
منقود است
قولی ساری
صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی بنده و منقاد
صطفی صلی اللہ علیہ و آلہ
و سلم در متابعت
سنت

و گفت شنیدم که عزیمت پیشاپور داری مرا سوالی است میخواهم که از شیخ ابوسعید پرسیم و جواب باز آری
ولیکن باید که او نداند که این سوال من کرده ام گفت آن سوال چیست گفت از وی پرس که
آثار را محو بود گفت این من یاد تو انم داشت بر کاغذ می نویس نبوشت و بوی داد خواجه
ابوبکر خطیب گفت چون پیشاپور آمدی در کاروان سراسر فرو آدم دو صوفی در آمدند و از آن
دادند که خواجه ابوبکر خطیب نام در کاروان مرد کدام است آواز دادم که منم گفتند که شیخ ابوسعید
سلام می رساند می گوید که ما آسوده نه ایم تو در کاروان سراسر فرو آدم باید که بنزد ما آئی
گفتم بگو به شوم غسل کنم انگاه بیایم و از آن سلام و کلام عالی عظیم بر من آمد بقیین و انتم
که کسی در این بنده است بگو به شوم و غسل کردم چون بر آدم آن دو درویش را دیدیم
ایستاده اند با عود و گلاب گفتند شیخ ما را بخدمت تو فرستاده است چون پیش شیخ آدم
و شیخ مرادید گفت **شعرا هل لا یستعد الرسول و جده اب و جبه الرسول**
لحبت و جبه المسلم سلام کردم جواب داد و گفت اگر تو رسالت آن پیر را خوار
میداری سخن او بنزدیک ما عزیز است تا از مرید بیرون آمده ما منزل بمنزل می نمایم
بیا تا چه داری و آن پیر چه گفته است از بهیبت شیخ سوال ز خاطر مرفته بود کاغذ را
بیرون آورد و بدست شیخ دادم شیخ گفت اکنون اگر جواب گویم بر تو لازم شود که باز گردی
شغلی که داری بگذار و چون خواهی بروی جواب گویم تا در پیشاپور بروم بر شب پیش
شیخ می بودم وقت بازگشتن جواب سوال پر طلبیدم گفت آن پیر را بگوی **لا یجلی و لا**
تذ و یغنی عین نئی ماند اثر کجا ماند سر در پیش افکندم و گفتم مفهوم نشد گفت این بیان
را نشنیده ای بنیاد این بیتها یاد گیر و با دے بگو **رباعی** جسم همه اشک گشت و چشم
بگر نیست در عشق تو بے جسم همی باید نیست از سن اثری نماند و این عشق از چیست
چون من همه معشوق شدم عاشق کیست گفتم شیخ بفرماید تا بر جائے ثبت کنند حسن
مودب را فرمود تا نبوشت چون بر آدم در وقت بر محمد حبیبی آمد قصه را جمله با دے
گفتم و آن بیتها بر خواندم چون بشنید نعره بزد و بیفتاد و از اینجا و کس بیرون زدند

شیخ را در
دست میزدند
چیزی را بگو
چند میزدند
پس حبیبیت
سراسر
چند روز خال
است برده
شود و انتقام
سراسر
چند میزدند
زشت
چون حبیبیت
است پس
چون طبیعت
مانند طبیعت
جسم مانند ما
آنکه کمال
سے شود
بر صورت
آثار طبیعت
است
نه حقیقت
آن آثار
۱۲
۱۳

المراد بازل و ابد مانده
زمان است و ابد و اوم
آنکه یکی گوید مانده
دانی تمام مانده
و دیگر است
شادی میگوید
منزه گاه پسر قصاب
مانده است
بحال منزه گاه پسر قصاب
حال عالم نیست
یکدیگر میگویند
بجای هر حال که خواهد
علاجه شود
ایس عندی و مرتبه
ولا ساری و تقابل
و صول نبات انوار
منقود است
قولی ساری
صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی بنده و منقاد
صطفی صلی اللہ علیہ و آلہ
و سلم در متابعت
سنت

شی در خواب دید که با تخی ویر گفت که **قَوْمًا وَارَقُصُوا لِلَّهِ** بیدار شد و گفت لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم این خواب شیطانی است دیگر بار بخت بهمن خواب دید که با تخی می گوید **قَوْمًا وَارَقُصُوا لِلَّهِ** باز بیدار شد و لاجول گفت و زگری گفت و سوره چند از قرآن بخواند و سوم بار بخت همان خواب دید و انست که آن خواب شیطانی نیست و بسبب آن انکار نیست که بر شیخ ابوسعید دارد باید ادبناقاه شیخ ابوسعید آمد چون بد رفانقا رسید شیخ ابوسعید در اندرون خانه می گفت **قَوْمًا وَارَقُصُوا لِلَّهِ** شیخ ابوعبدالله خوش شد و انکار و س تمام بر فاست شیخ مومن شیرازی قدس سره شیخ الاسلام گفت که ابو اخیل و باس گفت که نیت ج کردم بشیر از سیدم بسجده در آدم شیخ مومن را دیدم نشسته در زری گری میگردم سلام کردم و بستم مرا گفت چه نیت داری گفت نیت ج دارم گفت ما در داری گفت دارم گفت باز گرد و پیش ما در شو مرا خوش نمی آمد گفت چه می بینی من پنجاه حج کرده ام سرد پای برهنه به زاد و همراه همه ترادوم تو شادی دل ماند خود بین ده شیخ ابواسحق شامی قدس سره بسیار بزرگ بوده است و قدوی در عکس است از اصحاب شیخ علو و نیوری است و وی از اصحاب شیخ بهیسه بصری و دوسه از اصحاب حذیفه مرعشی دوسه از اصحاب بر ایم اهرم قدس سره است و این شیخ ابواسحق شامی بقصبه چشت رسیده و خواجه ابوالاحمد ابدال که مقدم مشایخ چشت است صحبت و پرا در یافته است و از دوسه تربیت یافته خواجه ابوالاحمد ابدال حشیتی قدس سره دوسه پسر سلطان فرسافه است که از فرای چشت است و امیر آن ولایت بوده و پیرا خواهری بوده بنایت محال شیخ ابواسحق شامی بخانه می آمدی و طعام دوسه خوردی روزی و پیرا گفت که برادر ترا فرزند خواهد بود که بر اثنای عظیم باشد می باید که محافظت حرم برادر خود کنی تا در ایام محل چیزه که در آن حرمتی یا شبهه باشد خورد آن ضعیفه صا که بموجب فرموده شیخ ابواسحق بخت خود ریسمان رستی و بفرختی و بایحتاج حرم برادر خود میاداشتی تا در تاریخ سه ستین و اتمین که زمان خلافت متعصم باشد بود خواجه ابوالاحمد متولد شد

و چون از خواب بیدار شد و در خواب دید که با تخی ویر گفت که قَوْمًا وَارَقُصُوا لِلَّهِ بیدار شد و گفت لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم این خواب شیطانی است دیگر بار بخت بهمن خواب دید که با تخی می گوید قَوْمًا وَارَقُصُوا لِلَّهِ باز بیدار شد و لاجول گفت و زگری گفت و سوره چند از قرآن بخواند و سوم بار بخت همان خواب دید و انست که آن خواب شیطانی نیست و بسبب آن انکار نیست که بر شیخ ابوسعید دارد باید ادبناقاه شیخ ابوسعید آمد چون بد رفانقا رسید شیخ ابوسعید در اندرون خانه می گفت قَوْمًا وَارَقُصُوا لِلَّهِ شیخ ابوعبدالله خوش شد و انکار و س تمام بر فاست شیخ مومن شیرازی قدس سره شیخ الاسلام گفت که ابو اخیل و باس گفت که نیت ج کردم بشیر از سیدم بسجده در آدم شیخ مومن را دیدم نشسته در زری گری میگردم سلام کردم و بستم مرا گفت چه نیت داری گفت نیت ج دارم گفت ما در داری گفت دارم گفت باز گرد و پیش ما در شو مرا خوش نمی آمد گفت چه می بینی من پنجاه حج کرده ام سرد پای برهنه به زاد و همراه همه ترادوم تو شادی دل ماند خود بین ده شیخ ابواسحق شامی قدس سره بسیار بزرگ بوده است و قدوی در عکس است از اصحاب شیخ علو و نیوری است و وی از اصحاب شیخ بهیسه بصری و دوسه از اصحاب حذیفه مرعشی دوسه از اصحاب بر ایم اهرم قدس سره است و این شیخ ابواسحق شامی بقصبه چشت رسیده و خواجه ابوالاحمد ابدال که مقدم مشایخ چشت است صحبت و پرا در یافته است و از دوسه تربیت یافته خواجه ابوالاحمد ابدال حشیتی قدس سره دوسه پسر سلطان فرسافه است که از فرای چشت است و امیر آن ولایت بوده و پیرا خواهری بوده بنایت محال شیخ ابواسحق شامی بخانه می آمدی و طعام دوسه خوردی روزی و پیرا گفت که برادر ترا فرزند خواهد بود که بر اثنای عظیم باشد می باید که محافظت حرم برادر خود کنی تا در ایام محل چیزه که در آن حرمتی یا شبهه باشد خورد آن ضعیفه صا که بموجب فرموده شیخ ابواسحق بخت خود ریسمان رستی و بفرختی و بایحتاج حرم برادر خود میاداشتی تا در تاریخ سه ستین و اتمین که زمان خلافت متعصم باشد بود خواجه ابوالاحمد متولد شد

در خواب دید که با تخی ویر گفت که قَوْمًا وَارَقُصُوا لِلَّهِ بیدار شد و گفت لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم این خواب شیطانی است دیگر بار بخت بهمن خواب دید که با تخی می گوید قَوْمًا وَارَقُصُوا لِلَّهِ باز بیدار شد و لاجول گفت و زگری گفت و سوره چند از قرآن بخواند و سوم بار بخت همان خواب دید و انست که آن خواب شیطانی نیست و بسبب آن انکار نیست که بر شیخ ابوسعید دارد باید ادبناقاه شیخ ابوسعید آمد چون بد رفانقا رسید شیخ ابوسعید در اندرون خانه می گفت قَوْمًا وَارَقُصُوا لِلَّهِ شیخ ابوعبدالله خوش شد و انکار و س تمام بر فاست شیخ مومن شیرازی قدس سره شیخ الاسلام گفت که ابو اخیل و باس گفت که نیت ج کردم بشیر از سیدم بسجده در آدم شیخ مومن را دیدم نشسته در زری گری میگردم سلام کردم و بستم مرا گفت چه نیت داری گفت نیت ج دارم گفت ما در داری گفت دارم گفت باز گرد و پیش ما در شو مرا خوش نمی آمد گفت چه می بینی من پنجاه حج کرده ام سرد پای برهنه به زاد و همراه همه ترادوم تو شادی دل ماند خود بین ده شیخ ابواسحق شامی قدس سره بسیار بزرگ بوده است و قدوی در عکس است از اصحاب شیخ علو و نیوری است و وی از اصحاب شیخ بهیسه بصری و دوسه از اصحاب حذیفه مرعشی دوسه از اصحاب بر ایم اهرم قدس سره است و این شیخ ابواسحق شامی بقصبه چشت رسیده و خواجه ابوالاحمد ابدال که مقدم مشایخ چشت است صحبت و پرا در یافته است و از دوسه تربیت یافته خواجه ابوالاحمد ابدال حشیتی قدس سره دوسه پسر سلطان فرسافه است که از فرای چشت است و امیر آن ولایت بوده و پیرا خواهری بوده بنایت محال شیخ ابواسحق شامی بخانه می آمدی و طعام دوسه خوردی روزی و پیرا گفت که برادر ترا فرزند خواهد بود که بر اثنای عظیم باشد می باید که محافظت حرم برادر خود کنی تا در ایام محل چیزه که در آن حرمتی یا شبهه باشد خورد آن ضعیفه صا که بموجب فرموده شیخ ابواسحق بخت خود ریسمان رستی و بفرختی و بایحتاج حرم برادر خود میاداشتی تا در تاریخ سه ستین و اتمین که زمان خلافت متعصم باشد بود خواجه ابوالاحمد متولد شد

و همان لحظه او را در خانه خودش از و جلال پرورش میداد و گاه گاه که شیخ ابواسحاق بخانه وی آمدی و در آن صبی خواجه ابوالاحمد را بدیدی گفتی که ازین کودک بوی آن می آید که از دوسه خاندان بزرگ ظاهر گردد و احوال عجیبه و آثار غریبه مشاهده افتد و وقتی که خواجه ابوالاحمد بس بیست سالگی رسیده بود همراه پدر خود سلطان فرسافه بقصه شکار بجانب کوه رفت و در اثناء شکار از پدر و اتباع وی جدا افتاد بمیان کوهی رسید و یکدک چل چل از جبال شریک بهر سنگی استاده اند و شیخ ابواسحاق شامی در میان ایشان است حال بروی گشت از اسب فرود آمد و در پای شیخ افتاد اسب و سلاح هر چه داشت بگذاشت و پیشینه در پوشید و با ایشان روان شد هر چند پدر و اتباع وی او را طلب کردند نیافتند بعد از چند روز خبر آمد که وی با شیخ ابواسحاق در فلان موضع از آن کوه پا بوده است پدرش جمعی را فرستاد تا او را آورند و هر چند پند دادند و بند نهادند ویران آنچه در آن بود باز نتوانستند آورد گویند که پدرش را خنجرانه بود و روزی فرصت یافت با بنجا در آمد و در آنرا حکم بست و چهارا شکستن گرفت پدرش را آگاه کردند و بیام بر آمد و از غایت غضب سنگی بزرگ برداشت که از روزنه بالای بام بروی زندان روزنه فراهم آمد و سنگ را گرفت باز سنگ در هوا معلق ایستاد و در لبه هیچ نوعی آفتی نرسید چون پدرش آن حال مشاهده کرد بر دست وی توبه کرد و از وی انشال این کرامات و عوارق عادات نه چندان ظاهر شده است که بنفیل ادای آن توان کرد و توفی قدس سره سنه خمس و ثمانیه خواجه محمد بن ابی احمد اچشتی رحمه الله تعالی علیه وی بعد از وفات پدر قائم مقام می بود و چون فرموده پدر با نکه بیست و چهار ساله میش نبود تحصیل موردنی و معارف یقینی کرده بود و در دین و معارف تمام داشت و از دنیا و اهل آن بغایت محبت بود و همواره بهر دو ترک تحسیر لیس می نمود و دوسه گفت چون اول و آخر ترک دنیا خواهد بود خود را از غرور و غیبه ای نگاه می باید و وقتی که محمود بکلیکین بغز و ستمنا رفت بود خواجه را در واقعه نمودند که بهر دو گاری می باید و در سن هفتاد سالگی با درویشی چند متوجه شده چون آنجا رسید نفیس مبارک خود با مشرکان و عبده اصنام جاد کرد و روزی مشرکان غلبه کردند و لشکر اسلام پناه به پیشه آورد و در روزی که

در خواب دید که با تخی ویر گفت که قَوْمًا وَارَقُصُوا لِلَّهِ بیدار شد و گفت لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم این خواب شیطانی است دیگر بار بخت بهمن خواب دید که با تخی می گوید قَوْمًا وَارَقُصُوا لِلَّهِ باز بیدار شد و لاجول گفت و زگری گفت و سوره چند از قرآن بخواند و سوم بار بخت همان خواب دید و انست که آن خواب شیطانی نیست و بسبب آن انکار نیست که بر شیخ ابوسعید دارد باید ادبناقاه شیخ ابوسعید آمد چون بد رفانقا رسید شیخ ابوسعید در اندرون خانه می گفت قَوْمًا وَارَقُصُوا لِلَّهِ شیخ ابوعبدالله خوش شد و انکار و س تمام بر فاست شیخ مومن شیرازی قدس سره شیخ الاسلام گفت که ابو اخیل و باس گفت که نیت ج کردم بشیر از سیدم بسجده در آدم شیخ مومن را دیدم نشسته در زری گری میگردم سلام کردم و بستم مرا گفت چه نیت داری گفت نیت ج دارم گفت ما در داری گفت دارم گفت باز گرد و پیش ما در شو مرا خوش نمی آمد گفت چه می بینی من پنجاه حج کرده ام سرد پای برهنه به زاد و همراه همه ترادوم تو شادی دل ماند خود بین ده شیخ ابواسحق شامی قدس سره بسیار بزرگ بوده است و قدوی در عکس است از اصحاب شیخ علو و نیوری است و وی از اصحاب شیخ بهیسه بصری و دوسه از اصحاب حذیفه مرعشی دوسه از اصحاب بر ایم اهرم قدس سره است و این شیخ ابواسحق شامی بقصبه چشت رسیده و خواجه ابوالاحمد ابدال که مقدم مشایخ چشت است صحبت و پرا در یافته است و از دوسه تربیت یافته خواجه ابوالاحمد ابدال حشیتی قدس سره دوسه پسر سلطان فرسافه است که از فرای چشت است و امیر آن ولایت بوده و پیرا خواهری بوده بنایت محال شیخ ابواسحق شامی بخانه می آمدی و طعام دوسه خوردی روزی و پیرا گفت که برادر ترا فرزند خواهد بود که بر اثنای عظیم باشد می باید که محافظت حرم برادر خود کنی تا در ایام محل چیزه که در آن حرمتی یا شبهه باشد خورد آن ضعیفه صا که بموجب فرموده شیخ ابواسحق بخت خود ریسمان رستی و بفرختی و بایحتاج حرم برادر خود میاداشتی تا در تاریخ سه ستین و اتمین که زمان خلافت متعصم باشد بود خواجه ابوالاحمد متولد شد

چون این سخن گفت بر عظیم برآمد و شبان روزی بیارید و هیچ منقطع نشد و روز دیگر با او شیخ الاسلام
فرمود که ستوران ساخته کنید تا برویم اصحاب گفتند امکان ندارد که درین دو سه روز بعد از آنکه در
نبار و هیچ ملاهی از آب تواند گذشت شیخ فرمود که سهل باشد که امروز ما ملاهی کنیم پس آن شدند
چون بصره رسیدند و آمدند شیخ الاسلام نگاه کرد دید که جمعی انبوه سلا حجابسته همراه ایشانند پرسید
که اینان کیانند گفتند مریدان و محبان شما اند شنیده اند که جماعتی بعد از شامی آیند فرمود
که اینها را باز گردانید که تیغ و نیزه کار سحر است و سلاح این گروه سلاح دیگر است شیخ الاسلام بآتش چند
روی برآه نهادند چون بکنار آب رسیدند آب بسیار بود شیخ الاسلام فرمود که امروز قرار است که
ما ملاهی کنیم سخن از معارف آغاز کردند چندان ذوق بدلهای رسید که همه دال و حیران شدند پس فرمود که
چشمها برآید و بگوئید بسم الله الرحمن الرحیم تا سه بار تکرار کرد هر کس که چشم را باز کرد
پای افراز تر کرد و هر کس که در یکشاه را بآن طرف بایستاد ایشان خشک جو سولان آن
مشاهده کردند تحمیل پیش خواجه بود و در رفتن و این حال باز گفتند کسی با و نداشت خوبه
مورد و باد و نه از برید سلاح بسته متوجه شدند و در راه شیخ رسیدند چون نظر شیخ بروی افتاد از
آب پیاده شد و به پای شیخ داد و شیخ دست بر پشت وی میزد و میگفت کار ولایت چون میانی
توانسته که ولایت مردان چشم و سلاح نباشد بر دو سوار شو که کوی و نمیدانی که چه میکنی چون بدیدند که
شیخ الاسلام با صاحب خود در محله فرود آمدند و خواجه مود و دامریان در محله دیگر روز دیگر مریدان
خواجه مود و در آن گفتند که ما آمده بودیم تا شیخ احمد از ولایت بیرون کنیم و ما با یکدیگر نشست
درین معنی بهتر ازین اندیشید باید کرد و خواجه مود و گفت ما را صواب چنان می نماید که با داد و برخیزیم
و خدمت وی برویم و اجازت خواهیم و باز گردیم که کار وی نه بقوت بازوی است مردان گفتند
که ما با هم مشورت کرده ایم صواب آنست که جاسوسی بر کار کنیم که چون قیل و قلهوت شیخ شود و پیش
وی کسی نباشد تنی چند در خدمت تو برویم و سماعی بنیاد کنیم و حالتی بر آیم و دران میان چیزی
بروی نزنیم خواجه مود و گفت این صواب نیست که وی صاحب ولایت و کرامت است اما فائده
نداشت چون وقت قیل و قله شد اصحاب شیخ متفرق شدند خادم خیمت که بکعبه و بکعبه و تا شیخ
قیلوله کند فرمود که یک ساعت توقف کن که کاری در پیش است ناگاه کسی در بکوفت غلام چنان

خداوند

در یکشاه و خواجه مود و در دید که با جمعی انبوه در آمدند و سلام گفتند و آغاز سماعی نهادند و نعره
زدن گرفتند شیخ الاسلام سر برآورد و گفت رهی رهی سیه لاکجائی و آیین سیه لاکجائی بود
سرخس از عقلا و مجامین و صاحب کرامت او پیوسته در خدمت شیخ الاسلام بودی هم در محله حاضر
و بانگ برایشان زد ایشان گفتش و دستار میگذاشتند و میگفتند همین خواجه مود و ما عظیم
تجل بر پای خاست و با استغفار سر برهنه کرد و گفت بر شمار و شل است که این نوبت من باین ضا
نداشتم شیخ الاسلام گفت راست میگوئی اما چرا با ایشان در آمدن موافقت کردی خواجه
مود و گفت بدرگرم عفو فرمایند شیخ الاسلام گفت عفو کردم برو این قوم را باز گردان
خداوند نگاه دارد سه روز توقف کن چنان کرد پس پیش شیخ الاسلام آمد و گفت چنانکه گفته بود
کردم و دیگر چه میفرماید چنان کنم شیخ الاسلام گفت اول معصی بر طاق نه و برو علم آموز که زاهد
به علم سحر و شیطان است گفت قبول کردم و دیگر چه میفرماید فرمود که چون از تحصیل فارغ شوی
احیای خاندان خود کن که آباد اجداد تو بزرگ بوده اند و صاحب کرامت خواجه مود و گفت
چون مرا احیای خاندان می فرماید هم شما بروجه تبرک و تمین مرا اجلاس فرمایند شیخ الاسلام گفت
که پیشتر آری پیشتر آمد دست وی بگرفت و برکنار چهار بالش خود بنشاند و سه بار گفت که بشرط
علم پس سه روز در خدمت شیخ الاسلام بود و فوائدها گرفت و نواز شها یافت و باز گشت بعد از آن
بازگشت فرصتی بحیث تحصیل علوم و تکمیل معارف بجانب طبع و چهار تشریف برودت چهار سال
بقدر وسع و امکان دران باب جهاد نمود و دران دیار هر جا از وی آیات غریبه و کرامات
عجیبه که تفصیل آن تبطل می انجامد ظاهر شد و بعد از آن بحیث مراجعت کرد و تبریت مریدان
و مستفیدان مشغول شد و از اطراف طالبان روی ارادت صحبت و خدمت وی آوردند
شاه سنجان که لقب و نام و سه رکن الدین محمد است و از ویه سنجان خواست شرف صحبت
خواجه را دریافته بوده است و چند وقت در چشمت اقامت نموده و می گویند که در مدت اقامت
هرگز در چشمت نقص طهارت نکرده چون خواستی که طهارت کند سوار شدی و از چشمت
بیرون آمدی و در رفتی و طهارت ساختی و مراجعت نمودی نمی گفتی که مزاحشت منزل مبارک
و مقام تبرک است و دانبا شد که آنجائی ادلی کنند و گویند که پیشتر ویرا خواجه سنجان

آوازه وی شیخ الاسلام گفت که این پرسیدن فن و لیست خود اندام پر سبب بانو عالی زنی بوده
 باشکوه به پوشش چون شیخ الاسلام بر زمین آمد خضر علیه السلام دیر گفت آن بود که راوی
 هر هری که از شرق تا به مغرب زوی پر شود و هم بانو عالی گفته که پیر من یعنی خضر علیه السلام گفت که در شهر
 شما بازاری زاده است هفده ساله نه پدر داند که او کیست و نه مادر وی چنان شود که هم
 روی زمین کس از وی می نداند گفت از شرق تا مغرب زو پر شود و احوال این بانو عالی آن بود
 که دخترکی داشت یک و نیم ساله او را خواست یعنی حق را بسمانه دختر را بگذاشت و بچ شد شیخ
 ابواسانه که شیخ حرم بود پذیرد و آنکه هم می بود این بانو عالی هجده داشت و بچ شد شیخ
 می شد که مرا چهره از زبانی از حق تعالی برین کاغذ نویسد شیخ الاسلام گفت که اول مرا
 در دبیرستان زنی کردند گفتند زنیان دارد چون چهار ساله شدم مراد دبیرستان بالینی کردند
 و چون نه ساله شدم امامی نوشتم از قاضی با منصور و از جازوی و چهارده ساله بودم که مرا مجلس
 بنهادند و من در دبیرستان دب خرد بودم که شعری گفتم چنانکه دیگران را بر من حسد آمد
 و هم می گفته که پس که از خوشان خواهی عار با من در دبیرستان بود من به شعر می گفتم
 تازی می گفتم و هر چیز که کودکان از من خوانند می که در فلان معنی شعری بگوئی گفتی زیاده از آنکه
 آنکس خواسته بودی وقتی آن پسر پدر خود را گفته بود که و در هر معنی که خواهد شعر گوید
 پدر و من فاضل بود گفت چون دبیرستان شوی از دس خواه که این معیت را
 تازی کند معیت روزی که بشادی گزید روز هجدهم است و آن روز دیگر دبیرستان
 است به من در وقت گفتم **يَوْمَ الْفَيْي مَا كَانَتْ فِي مَسْرَّةٍ وَ سَائِرَةٍ**
يَوْمَ الشَّقَاءِ عَصِيْبَةٍ بِرَمِّ الْوَصْلِ مَا دُمْتَ السَّعَادَةُ فَالْدَّجِي
بَتْنُ عَصِيْبٍ لَا كَرَمِيْنٍ مَرِيْبٍ و این مصرع را از وی خواستند که
 تازی کن **مصرع آب آید باز در جوی که روزی رفتم بود گفت که ناکا الما کفی**
نهر و نرجوا کما زعموا رجوع الماء فيه و هم می گفته که کودکی بود در دبیرستان

روزی که از ایام حیات
 توان شمرده اند وی است
 که زندگانی نفس دلان
 می بود باقی ایام وی روز
 یک و دو و سه و چهار و پنج
 از ایام حیات است و
 نیست ۱۲ عفت
 دم احوال این عفت
 کن و صل را یاد ام
 را خوانی از برای آنکه
 فطرت فراق نظر
 در توب است به نفع

ساعتن عیش انانیکه
 تراند ۱۲ عفت
 قوله عبدنا الما فی نهر
 نرجوا کما زعموا رجوع
 یافته بودیم آب را در جوی
 پس اکنون امیدی داریم
 به بازگشتن آب آن
 جوی چنانکه در زعم
 روم شهر است
 آب زنده بگردد باز
 عو که رود ۱۲ عو
 عو عو عو عو عو

ایضا به این ملامت
 می باشد ۱۲ عفت
 ایضا به این ملامت
 می باشد ۱۲ عفت
 ایضا به این ملامت
 می باشد ۱۲ عفت

نیکو روی ابو قاسم نام می گفت برای دس چیزی بگوئید من این گفتم **عَفَاكَ اللَّهُ وَ جَاءَكَ**
قَهْرُ اللَّيْلِ عَلَامَةٌ و که **لَحْظُ غَزَالٍ رَشَقُ الْقَلْبِ سَهَامٌ** و هم می گفته
 که در شش هزار شعر تازی پیش است که هر وزن راست و در دست مردمان و بهر بیت اجزای است
 و هم می گفته است که وقتی قیاس کردم که چند بیت یاد دارم از اشعار عرب بهفتاد هزار پیش
 یاد داشتیم و در وقتی دیگر گفته است که من صد هزار بیت تازی از شعرای عرب چه متقدمان
 و چه متأخران بهتاریق یاد دارم و هم می گفته که با یاد و نگاه به مفری شدی بقران خواندن
 چون از آدمی بدرس مشغول شدی شش روی ورق بنویشت و از بکر می چنان از دس فارغ گشتی چنانگاه
 با دس شدی و همه روز بنویشتی روزگار خود را بخش کرده بودم چنانکه مرا هیچ فراغت نبود
 و از روزگار من هیچ بستر نیامده بلکه هنوز در بایستی و بیشتر روز بودی که تا پس نماز خفتن
 بر نهار بودی و هم می گفته که بشب در چراغ حدیث می نوشتی فراغت نان خوردن نبود
 و در من نان باره لقمه کرده بودی و در دهان من می نهادی در میان نوشتن و هم می
 گفته است که حق سبحانه و تعالی مرا حفظ داده بود که هر چه زیر قلم من گذشتی مرا حفظ شدی و هم می
 گفته که من صد هزار حدیث یاد دارم با هزار اسناد و هم می گفته که آنچه من کشیده ام
 و طلب حدیث مصطفی صلی الله علیه و سلم هرگز کشیده اند یکمزل زینش پور بود تا زیاده که باران
 می آمد من در رکوع می رفتم و جزوهای حدیث بشکم باز نهاده بودم تا تر نشود و هم می گفته که
 آن نیت بس که مرا با دل علم آموختن بوده از دس یعنی نطلب دنیا را بود که الله تعالی را بود
 و نصرت سنت مصطفی را بود صلی الله علیه و آله و سلم و هم می گفته که هر روز کار من هیچکس آن نکرده
 که من اگر من است بر اندام خود نهاد می گفتندی که این چیست آنرا حدیث داشتمی و هم می گفته که
 من از سی صد تن حدیث نوشته ام که همه سنی بوده اند و صاحب حدیث نه بتبع و صاحب رای و
 هیچکس این پیش نرفته و هم می گفته که بسی اسنادهای عالی که بگذاشته ام و ننوشتی ام که مرد
 صاحب را سه بود یا از اهل کلام که محمد بن سید بن گفته **إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دُرٌّ فَإِنْ ظَنَرُوا**
عَثْنُ تَالِحٌ وَ نَكَ وَ بِنِشَا پور قاضی ابو بکر جری را دس یافتم و از وی حدیث بنویستم که متکلم بود
 و اشعری مذاهب اگر چه اسنادهای عالی داشت و هم می گفته که من در تذکیر و تفسیر قرآن شاگرد

قوله لای احمد و ج
 الی آخره یعنی ابی
 احمد را روی است
 که ده شب چهل غلام
 آن روی است در لوط
 محمد بن ابی است
 سر شصت دل را
 سر شصت تن کوه
 تیری کوه آفرین
 دست الخ یعنی هر
 حکمت که از من صادر
 شدی شک من
 قدین بودی ۱۲
 گفت از این عفت
 که علم حدیث علی تحقیق
 است پس علم دین
 که از دس می کشیده
 نقی نظر قائل باید بود
 و در علم عقل باید بود
 بنسب می گفت که علم
 عقلا نظر قائل باید بود
 چه بیشتر عقل از علم
 و هم می دانست که
 انما اع

این دو تن ویر چنان عظیم داشتند که مرا مریدان خرقانی طری گفتند که سی سال است که تابو می صحبت
میداریم هرگز ندیده ایم که کسی را چنان عظیم کرد که ترا و چنان نیکو داشت که ترا شیخ الاسلام
گفت زیرا که مرا بومی فرستاده بودند و گفت قدس سره که با وی گفتم ای شیخ سوالی دارم گفت
پسر من ای من هاشم که متوازی پنج سوال کردم سه نذران و دو بدل و همه را جواب
گفت و دو دست من در ران خود گرفته بود و از آن بخیر نغمه می زد و آب چون جوی
از چشم وی میرفت و با من سخن می گفت شیخ ابو عبد الله الطائی قدس سره
تمام وی محمد بن فضل بن محمد الطائی اسجستانی الهروی است مرید موسی بن عمران جیرنی است
عالم بوده بعلوم ظاهر و باطن شیخ الاسلام گفت که وی پیرنست و تها من در عقا و جنلیان
که اگر من را ندیدی اعتقاد جنلیان ندانستی و هرگز هیچکس حضرت ندیده و بهیبت از طائی و من
ویرا نبینا دیو ام و مشایخ ویرا عظیم می داشتند و وی خداوند کرامات و ولایات بوده و فراست
تیز داشت و ندیده ام که وی در کار هیچکس چنان و فرمان بوده باشد که در کار من عظیم نیکو داشت
من در گفته بود که عبد الله با من دوست سبحان الله آنچه نورست که الله تعالی در دل تو نهاده
شیخ الاسلام گفت چهل سال بر ابیست آمدن بدستم که آن نور صیبت که وی می گفت کثرتی
الشیخ ابو عبد الله الطائی قدس سره الله تعالی رؤحه فی محشوة صغیرا سنة ست عشر
و از بعد از آن شیخ الاسلام گفت که مرا بچشم دل محمد تصاب بزرگ نموده اندا خرقانی مرا به شناخت
و محمد تصاب مرا عظیم تمام داشت و با من بیازار آمد که یا من برای پر خود دستار چه می خرید با من دوست
کرد و گفت سی سال است که تا اینجا می درین بازار رسیده ام شیخ الاسلام گفت که شیخ ابو عبد الله بن
باکو تیه شیرازی سفرهای نیکو کرده بود و مشایخ جهان همه را دیده بود و حکایات بسیار داشت
از ایشان من خود از دو انتخاب سی هزار حکایت نوشتم ام و سی هزار حدیث شیخ الاسلام گفت
که وی ملک بوده بهمانه تصوف و از همه علوم بالعصب و وی مرا عظیم می داشت که کس انی دوست
هر که من پیش وی در آمدی بر پای خاستی و مشایخ نیشاپور را چون ابن ابی انیر و جز او بر پای
منی خاست و فراست عظیم داشت شیخ الاسلام گفت که چون از وی باز گشتم بخانه شیخ
ابو عبد الله باکو در آمدم سه دوست بود مرا در خانه و یکی کی شیرازی و یکی ابو الفرج و دیگر

پنج کس از شیخ
مبایله کرده باشند
از آن پنج نفر
شیخ الاسلام گفت
که این یعنی عقد مصاب
بطریق اجمال مرا
شناخت و فرقتی
نیست
شیخ قوله
الاسلام است
که این یعنی سکوت
وی باد شاکمانه
بود در صورت
تصوف

ابو نصر ترشیزی شیخ آزاد داد که ابو الفرج سے از خانقاه بیرون دوید و گفت بے تک شیخ گفت
چون دشمنان ازین خانقاه بیرون شدند من چه گفتم ترا گفت گفتی که بسفر می شود و و
نه سفر است و نه سفر بابت و است وی آنراست که حلقه گردن من در نشیند و وی زیاده
من گفتم کاش باری این سخن آن وقت بگفتی تا این همه ریخ و سفر سود آمدی لیکن خرقانی را
می بایست دید یعنی سفر من برای آن بود شیخ ابو الحسن بشیری سنجری قدس سره
شیخ الاسلام گفت وی در پیران من است ازین مشایخ که من دیده ام سه تن می بودند خرقانی
و طاقی هر دو جاسوسان ثعلوب بودند و ابو الحسن بشیری و وی ثقه بود در روایات و صوفی بود
و مشایخ بسیار دیده بود چنانکه می بایست دید و سخن و سماع از ایشان باز داشت گفت
مشایخ حرم دیده بود چون شیخ سیروانی و سرکی و ابو الحسن جعفی و ابو بکر طوسی ابو محمد و نجید
و دیگر مشایخ وقت و شاگرد شیخ ابو عبد الله خفیف بود و حصری و نوری و ابو زرعه طبری و دیگر
کا کا ابو القصر کبستی قدس سره شیخ الاسلام گفت که وی مرد بزرگ بوده در ایام
من بوده اما نه بابت پدر من بوده و مرا بوی نبوده و من خرد بوده ام روز آدینه پدر من را پیش
پیران بروی تا دست بسر من فرو آوردند و پیش ابو القصر بروی دوی هم در مسجد بود
زیرا که وی مرد دلا متی بوده و پدر من قرا اما شیخ ابو الحسن تیشه سازد برادر وی شیخ ابو محمد
خادمان و مریدان کا کا ابو القصر بودند پیران روشن و بالغرمای عظیم بودند و همه مریدان
ابو القصر چنان بودند که ایشان را غرمای عظیم بود و هر دو حکایت از وی کردند کا کا احمد
سنبلیله برادر وی محمد خورخچه رحما الله شیخ الاسلام گفت که کا کا احمد سنبلیله از
برادر خود بود محمد خورخچه و باطن نیکو تر داشت و برادر وی پاک تر بود و ظاهر و باطن نام تر و
در ویش بود بغایت و خداوند کرامات و ولایات و در کار من دور فر بود ابو منصور
محمد الانصاری قدس سره وی پدر شیخ الاسلام است و مرید شریف حمزه و عقیلی و خدمت
ابو المظفر ترمذی کرده بود شیخ الاسلام گفت که شیخ احمد کوفانی مرا گفت که این همه بگویی گرد عالم
بگشتی چون پدر خود ندیدی شیخ الاسلام گفت که من هفتاد و اند سال علم آموختم و نوزدهم
در پنج بر دم در اعتقاد اول آن همه از پدر خود آموختم لیکن قرا بود صادق و متقی و با درع

[illegible]

کسی همچنان نتوانستی بود و نتوانستی در زید که دی و هم شیخ الاسلام گفت که پدر من من سوری
 داشت عظیم را گفته بود عبد الله چند چون گوی که فیصل عیاض و ابراهیم ادبم از توفیق الیه و ابراهیم
 ادبم دی مرا خانی دیده بود با من نمی گفت اما میگفت هر روز قیامی کنم رست می شیخ الاسلام
 گفت پدر من در مجری وقتی صافی داشته بود و فرات دل در زن و فرزند افتاده بود و آن از
 دست وی بشده همواره اظهار ملالت میکرد و تنگدلی می نمود و با ما وقتی در آن تنگدلی گفت
 میان من و شما دریای آتش باد اما چه گناه کرده بودیم دی زن خواست و فرزند که بدی
 در آن تنگدلی از دوکان برخاست و سبحانک اللهم گفت و دست از دوکان برداشت و بیخ
 رفت پیش پیر خود شریف حمزه عقیلی و در تاریخ شعبان شصت و نهمین واریه از دنیا رفت و در
 پنج دفن کرده اند نیز یک شریف حمزه عقیلی ابو منصور سوخته رحمة الله شیخ الاسلام گفت
 که با منصور سوخته پیری بود و در قندز وقتی خوشترن را فراسوختن داد و از هرادی سوخته را و را
 سوخته نام کردند مردی صادق بود با صلابت و تقی شیخ احمد حشمتی و پسر او و
 خواجه اسماعیل حشمتی قدس سرهما شیخ احمد حشمتی غیر ابو احمد ابدال است زیرا که دی مقدم
 است و شیخ الاسلام ویرانیده بود و غیر خواجه احمد بن مودود است زیرا که دی متاخر است
 و شیخ الاسلام را دیده شیخ الاسلام گفت من هیچکس ندیده ام قوی تر در طریق ملامت و تمامه از
 احمد حشمتی و حشمتیان همه چنان بود و از خلق بیدار در باطن سادات همان سبب بر سر بادیده بود
 و با گذشته که از خود در آن خلاص تمام ندیده بود همه احوال ایشان با اخلاص و ترک ریاء و چوکی و حسرتی
 روانه داشتند و در خیر تا بهمان چهره و شیخ احمد بن رادیه بود و غیر او شیخ الاسلام گفت که
 احمد حشمتی بزرگ بوده و تسلیم داشتی حضرت دای که هیچکس از اهل شریعت و نادای چنین کسی که دی سفید خود را در
 پاس من میدوی بود و در آن وقت شیخ ابو نصر طاقانی شده بود و این بیت زوی فیه و بیعت در دنیا است
 ترا شتم می پنداشتم و انهم ازین پندار گوناگون دین دانش پیشانم البیت شیخ الاسلام گفت که
 من هیچکس ندیده ام بیدار و فرات چون برادر احمد حشمتی دی خدمت من کردی و مرا عظیم تمام
 داشتی من در قندز مجلس می کردم و از مجلسیان من کسی بود که با وی صحبت داشتی و سخنان من
 وی را بازمی گفته وی میگفت که این دانشمند شایسته است که از آن سخن می دانی و من نیز

سلامه قیامک
 اللهم بکفنت
 رحمت است
 بعد از وفاتش
 از مجلس گفتن
 بجا نماند
 و کلام الله
 و کلام لا اله الا انت
 و تو باریک
 سلامه قیامک
 بکفنت
 رحمت است
 بعد از وفاتش
 از مجلس گفتن
 بجا نماند
 و کلام الله
 و کلام لا اله الا انت
 و تو باریک
 سلامه قیامک
 بکفنت
 رحمت است
 بعد از وفاتش
 از مجلس گفتن
 بجا نماند
 و کلام الله
 و کلام لا اله الا انت
 و تو باریک

یعنی از طبع آن سخن می مراد است پس از آن مراد عوت کرد همه دنیا به خود بر من باشد پس از آن مراد
 و برت نبأ آن شدیم دی مراد بود در سر کار از آنجا بود و بوضوح با آنرا از یاران حشمتی است و وی صاحب
 فراست عظیم بود و آن وقت که بنیاد آن رفیق زمستان بود و دوستی از مشایخ نواحی همه آنجا جمع
 آمده بودند چهل و اند روز من سخن می گفتم ایشانرا و بسط و افشا علم حقیقت دل را از آنجا بود و هیچکس از
 ایشان با من برابر نرفت و همه خداوندان ولایت و کرامت و فراست بودند تا ایشان زنده بودند
 هیچ ترکمان بخیر اسان نیامد چون ابو حفص بنادر و آن که چشم و گوش فرا سخن من میداشته بود
 دی خداوند کرامات ظاهر بود و بعد شیخ الاسلام گفت که اگر ابو حفص بنادر و آن زنده بودی
 شما جامه خود را از وی در کشیدی و در وی ننگیستی و من ویرا سید و بزرگ میدیدم
 با کرامت ظاهر و فراست عظیم دوستی از دوستان او بود و دوستان او پوشیده باشند
 از غیرت او تا دوستی نبود از دوستان او دوستان او را نشناختند چون بشتر
 بگو اشان که کبوتر خان سخن دے فرود آمد چون احمد مرعانه و احمد کا و دوستانی که
 بر شاخ توت رقص میکرد چهل و اند روز آنجا بودیم هر روز همان کسی دهنار و دست
 جامه فتوح رسیده بود از آن جز کنه سجاده بجا نه نیار و دم روزی در آن ایام سماع میکردم
 و در آن شوری کردم و جامه پاره می کردم چون از سماع بیرون آمدم مسجد جامع شرم در خارج سماع
 بودم که یکی از ایشان فراز آمد مرا گفت آن جوان که بود که با تو در سماع میگشت گفتم چه گونه گفت
 نوجوانی شاخ نرگس را از دست با تو می گشت و سماع هرگاه که آن نرگس بفریونی قوی داشتی تو در
 شوییدی و بی طاقت تر شدی و در سماع گفتم کس گوی دیگر پس از آن نوزده روز با هم نرسیدیم مگر با حفص که
 بوضع من و دوستان آمد بود که بخواست رفت از دنیا و در آن هفته برفت و در پیشگاه اشانی و در مجلس
 علماء سخن ماقطر مرا گفت و انشمن از آنجا آمدی فشین که من اینجا نیز با تو ام و در سخن بر من پیش
 حرفی گفته نیامد با خود می گفتم که آن چه بود هرگز دیگر چنان باشد تا درین بابین آید رسید که قصه انان
 من یقیناً من دون الله انکاد او سخن بکشد و پیوسته گفت شیخ احمد حاجی قدس سره
 شیخ الاسلام گفت که شیخ احمد حاجی از پیران نیست شیخ حصری را دیده بود و او کس را از منی غیر ایشان
 از شاخ و از ایشان حکایت میکرد و بر گفت که از حصری هیچ چیز یاداری گفت بایکی از مشایخ حصری

ای قولی بسیار
 نفحات انون
 شمس
 بای موصوفه و ذال
 معجزات و تواتر
 یعنی بعد
 از آنکه پیران بیرون
 از آنکه سخن از
 واقع کار باقی
 حقیقت بر من
 بسته شد و اسرار
 میبخت بعضی خزان
 هستند که از غیر
 خدا بمتایان
 سست گیرند از
 بر اساس خدا ۱۳۱

لذت می یا بد یا بنده توجیه یا بد قبر لیست فوشجه بخیا بان ست چون و س برفت اورا یاران بودند
 بر سر قبر و خاکلی ساختند در بام خانه چهارطاقی و در آن می بودند تا یک یک می رفتند و در هر
 می دفن می کردند و محمد بن عبد الله تعالی شیخ عمومی گفت که این قبر فلان تار و فرش است و این آن
 فلان و بن می نمودی قبر و یاران و بر شیخ الاسلام را خوش می آمد و می پسندید و موافقت
 و استقامت ایشان را و گفت که محمد بن عبد الله گاه و گاه گفت که همه نیکوئی که خود را می بینم سبب
 آن دائم که لیست فوشجه با من رازی کرد مزه آن در حلق من فروخته لیست فوشجه وقتی بود
 بهر غرق شده می چیدم گفت آنی اکنون مرا گفتم برگ آمدن ندارم اگر اسلامت می بینم
 آری سه بار ترا چل خواهم گفتم از آن برستم نه سالست تا آنکه که بخاتم نمی توانم بود
 گویم احد مولی گویند آنم که تو می گویی دانی که احد کیت مرا باز بر سر برد محمد بن عبد الله
کا و ر هر وی قدس الله سره العزیز بزرگ بوده است ازین قوم در هر
 و صاحب کرامات ویرا در تاریخ آورده اند و **هو محمد بن عبد الله القضاة**
الکفر و من فیکان مشایخ هرات من افعی الشیخوخة و وفیه و احسنهم
حدیقا و خلقا و طریقة و خواجه ابو عبد الله بوفیل بوی ارادتی داشت عظیم و بزرگ
 و س کارها کرده بود وقتی ویرا گفت خواجه این همه می کنی آخر تو مرا بدر شهر بیرون خواهی کرد
 گفت من گفت تو روزگار س بر آمد و می رئیس هری بود محمد بن عبد الله گاه و گاه می گفت
 در معاملات و ترک دنیا و در دلهما اثری کرد و مردمان دست از دنیا داشتند و از ملاک خود
 بیرون آمدند خواجه ابو عبد الله ویرا از شهر کسبل کرد و گفت باید رفت از شهر بخالی شهر هراتی
 که می خواهی میرد که سخن تو مردمان را زیان می دارد یعنی چون مرد دست از دنیا بدارد
 سلطان بریده گردد و خواجه ابو عبد الله بوفیل چهار سال خدمت شبلی کرده بود بی سوال و مال
 عظیم بروی لفق کرده بود شبلی ویرا جواد خراسان گفتی خودی حافظ بود و فقه و کثرت و شیخ
قدس الله سره العزیز شیخ الاسلام گفت که ش پیری بوده در ویش بزرگ و
 خواجه در ولایت و فزاست هم بگا زنگاه مادر قبرست روزی خواجه ابو عبد الله بوفیل بوی رسید
 و در آن روز که رسید به بکا زنگاه مادر قبرست روزی خواجه ابو عبد الله بوفیل بوی رسید

ما سواسه ساقط گردد
 عبد الله بن عبد الله بن عبد الله
 محمد بن عبد الله بن عبد الله
 هروی است از
 جو از دکان مشایخ
 هرات است از
 ترین مشایخ است
 خود و ده و از جمله
 ترین مشایخ است
 روی سیرت و خلق و
 دوش ۱۲ اسله قله
 خدمت شبلی بنی از شبلی
 استفسار شیخ
 از جهت تنظیم و بی
 می از جهت قاف و کون
 راسه مطهر و
 با س موحده و
 سکون نون و جیم
 عفت علی
 قوله کثیر بود سیف
 حدیث بسیار یاد
 داشت یا وی را
 حال بسیار بود و ظاهر
 است ۱۲ ع

توجه به بزرگوار
 شیخ بنی بوفیل
 و در آن روز که رسید
 و در آن روز که رسید
 و در آن روز که رسید
 و در آن روز که رسید

گفت پس بوفیل کی بود که تر افتادند و می نشانند خواجه بسیار بود و دانست که مرد بزرگ است گفت ای شیخ تو را بد بود
 که تر افتادند و مرا فرود نشانند گفت ای پس بوفیل هیچ چه مزه دکشته باشد که مرا
 بر نشانند و تر افتادند و می نشانند که می گفت که امیر خراسان ویرا گرفت و بقلعه قلانت برود و طاقی
 کرده در هر آورده تا آنجا برفت خواجه خیر چه قدس سره العزیز شیخ الاسلام گفت که خیر چه
 غلامی بوده بگا زنگاه در قبرست خواجه می از می چیزهای دید و کرامات عظیم از وی مشاهده
 می کرد و می را از او کرد و بگا زنگاه آمد و آنجا خاکلی ساخت و مقام کرد شیخ الاسلام گفت که
 من پس خواجه ویرا دیده ام و در از وی حکایت کرده وی گفت که وقتی مردمان باران طلبیدند دعا کرد و باران بارید
 آمده بود و وی بر سر تل سینه شده بود وی گفت خداوند امر کریم باید سم ده و هر کار از باید زرده و هر کار نظام باید
 و زمین و هر چه باید بده خیر چه را می تو پس شیخ الاسلام گفت که حال آن که ارحل غیرتست اما اختیار حق سبحان
 بندگان را به سبب علت است بلال را آنکه غلامی بوده حبشی بخواند و بوجیل و عقبه و قیبه را که ساتات مک
 بود و در برانده وی چه کرد و اینان چه کردند هیچ همه بنایت و قسمت او باز بسته است و کس در آن سخن نرسد
 شیخ الاسلام گفت که چون کسی بیمار بودی یا در وی راشتی بخیر چه شدی تا وی احمد بن خواندی و بد میدی
 در حال راحت پیدا می و وقتی دانشمندی را در دزدان گرفت بوی شد احمد بن خواند و بد میدی
 پشید آن دانشمند گفت خیر چه احمد بن راست می خوانی آن را بر تو راست گفتم گفت نه تول خود را
 راست کن فی الحال در دزدی مستولی شد پس تمنع نمود باز احمد بن خواند و ساکن شد و شفا یافت
 شیخ الاسلام گفت که من از خرقانی **الحمد لله** شنیدم که دس ای بود **الحمد لله** نه
 توانست گفت و وی سید و غوث روزگار بود **ابو عبد الله احمد بن ابو عبد الله محمد بن**
بن نصر المالیینی رح می از مینان مشایخ هرات است از اقران شیخ عمود با و س
 حج اسلام کرده بود و مشایخ حرم را دیده و صحبت داشته عالم بوده معلوم ظاهر و باطن بود و در
 و توکل و یگان روزگار و خبر بد و ترک دنیا سخن کرده و سخن ویرا در دایما آخر تمام بود می صاحب
 که است و ولایت بوده یکی از اصحاب وی عبد الله بن محمد بن عبد الله رحیم بوده است و س
 گفته است شیخ بن ابو عبد الله احمد روزی مرا گفت برو بکه و فلان کس را بگوئی که خیرین کن
 من گاه چند میرد استم خود را در که یا فتم آن پیام بگزارم بدان کسی که گفت بود

دانشمند
 و در آن روز که رسید
 و در آن روز که رسید
 و در آن روز که رسید
 و در آن روز که رسید

بشریت است اندیشناک شد که خرقه پدید آوردن از دست و هم آن جوان گفت ای خواجه امانت بخیر
روان باشد خواجه ابو طاهر را وقت خوش شد برخواست و آن خرقه را که شیخ ابو سعید بدست خویش
میخفت نهاد و تا آن روز آنجا بود و بیاورد و بر سر آن جوان فرو انداخت و گویند آن خرقه را بیت
و در وقت از مشایخ پوشیده بودند و در آخر شیخ الاسلام احمد حواله شد و بعد از آن هیچکس از آنست که
آن خرقه کجا شد بزرگان گفته اند که چهل مرد دلی شدند که ارادت ایشان بشیخ بود قدس الله تعالی
سره از آنجا که یکی شیخ الاسلام احمد بود و یکی خواجه ابو علی و دهانها که مراد ابو علی فارسیست و هر دو معروف
و مشهور اند در عالم و یکی ازین طائفه گفته که خواجه ابو علی را بر خاطر ناواقف کردند و باظهار آن باذن
بنود شیخ الاسلام احمد که بر خاطر ناواقف کردند و هم بر ظاهر باظهار آن باذن بود از حضرت
شیخ الاسلام احمد پرسیدند که مقامات مشایخ شنیده ایم و کتب ایشان دیده ایم هیچکس شایسته آنست
که از شما طاهری خود ظاهر نشده است فرمود که مادر وقت ریاضت هر ریاضت که داشتیم که اولیای
خدا تعالی کرده بودند بجای آوردیم و بران مزیدی نیز کردیم حق سبحانه و تعالی بفضل و کرم خود هر چه
پراگنده بایشان داده بود یکبار با احمد داد و در هر چهار صد سال چون احمد شخصی بداد که آنرا
ایزد تعالی در بابل و این باشد که همه خلق بینند هذا من فضل ربی جلاله تعالی و شیخ الاسلام گوید که
از هدایت حال ایشان سوال کردم فرمودند که من بیست و دو سال بودم که حضرت حق سبحانه و تعالی
مرا توبه کرامت فرمود و بسبب توبه من آن بود که چون توبت دور اهل غسق و فساد من رسید شهنشاهی
بود و حریفان دور طلب داشتند من گفتم شهنشاهی است چون باز آید و در بهار حریفان گفتند با تو وقت
نی کنیم شاید که او بر تر آید گفتم سهل است چون بانگید اگر مضائقه کند دوری دیگر بهر چه چون شهنشاهی
مضائقه کرد و دیگر طلب داشت چون بوثاق من آمدند و طعامی بکار بردند کس نخانه رفت تا آخر
تمام خمها تهی یافت و در آن خمخانه چهل خم بود و تعبها که تمام این چه توان بود و آن حال از حریفان بیان
داشتیم و از جای دیگر خبر آوردیم و در پیش ایشان نهادیم و من تعجیل تمام در از گوشه در پیش کردم و بجانب
روان شدم که آنجا خرم داشتیم تا زودتر بیایم بزم و از گوشه را باز کردم و از گوشه رفتن کنیدی
می کرد و من و بر سخت می رنجانیدم تا زودتر باز آیم که دل بمرغیان حلقه داشتیم تا گاه آواز
سخت بگوش من رسید که احمد این جوان را چارنج می داری ما را و فرمان نمی دایم تا بروی

از شهنشاهی خواهی قبول نمی کنند ما چارنج نمی خواهیم تا از تو قبول کنیم روی بر زمین نهادیم و گفتم
اکی توبه کردم که بعد ازین هرگز خمر نخورم فرمان ده این در از گوشه را تا من بروم تا هر دو آن قوم
نخل نگردم در حال در از گوشه روان شد چون خمر پیش ایشان بردم قدحی پیش من داشتند گفتم من
توبه کرده ام ایشان گفتند احمد برامی خندی یا برو خود اهل میکشید ناگاه آوازی بگوش من رسید
که یا احمد لیسان و بچش و همه را ازین قبح بچشان بستدم و بچشیدم شهنشاهی بود با حق سبحانه تعالی و همه
حاضران را بچشانیدم در حال توبه کردند و از بهر پراگندیدند و کسی روی بچیزی نهاد و من و والد دار بودم
بکوه آوردیم و بعبادت و ریاضت و مجاهده مشغول شدیم چون بچندی که بودم در خاطر من دادند که احمد
راه حق چنین روند که تومی روی قومی صاحب فخران را را با کرده که حق ایشان در ذمه توبه واجب
است و ایشانرا اخل گذارشته بعد از آن حاضری دیگر آمد که در خانه توبه بیرون از چیزهای دیگر چهل
خم است که در آن خمر بوده است هر چه دارند گو بر خود خرج کنند چون دانستی که چیزی دیگر فاند
آنگاه بغضوارگی ایشان مشغول شو چون ساعتی برآمد بخاطر من فرود آمدند که یا احمد نیکو روزه باشی
در راه حق سبحانه که تو کل خمر قمری کنی راه غلط کرده چرا تو کل بر کرم حق سبحانه و تعالی کنی تا او صاحب
فخران ترا از خزانه فضل خود روزی رساند که رزاق بر حقیقت اوست تو تکیه بر خمر کنی نیک باشد
صفرای غلیم بر سر من نه و بخود از کوه در آمدیم و در خانه رفتم و عصای در گردانیدم و چهار انگشت
گرفتم شهنشاهی خبر کردند که احمد از کوه در آمده است و جنون بروی غالب شده چهارامی شکند
حی بریزد شهنشاهی کس فرستاد و در از خانه بیرون آورد و در پایگاه اسپان باز داشت من بر سر آخور
اسپان نشستم و دست بر هم می زدم و این بیت می گفتم **بیت** اشتربخاس می گیرد و سر کرده
تو نیز زهر دست گوی برگرد اسپان سراز علف برداشتند و سر بر دیوار زدن گرفتند و آب
از چشمهای ایشان روان شد ستور بان بدید برفت و شهنشاهی گفت دیوانه را آورده اید و در پایگاه
اسپان باز داشته اید اسپان حلقه دیوانه شدند و دهان از علف برداشتند و سر بر دیوار زدن گرفتند و سر
و مرا بیرون آورد و از من عذرا خواست من بجانب کوه باز گشتم و چند سال بیرون نیادم و حق
سبحانه و تعالی از خزانه فضل خویش هر بار که از صاحب فخران مرا بکن گندم بداد
که در زیر بالین ایشان پدید آمدی چنانکه همه را کفایت کردی و اگر همانان نیز بر سیدندی همه را

نخل

فرار میدی بلکه چیزی بسرا می خواجه ابو القاسم کرده مرده بزرگ بوده و مادر و باختری گفته
مرا عاوده افتاد که هر چه دوشتم بگفته از دست من رفت حال با خطار رسید عیال بسیار دوشتم
و هیچ کسی نمی دانستم چه بستم بخدمت علما و شلخ و مزار پامی رفتم و دستم از دست می کردم
که طاقت احتیاج بخلق نداشتم و زی در مسجد شسته بودم غلیم و تنگ پیرس از در آمد و
رو کعت نماز بگذارد پس بفرزادیک من آمد و بر من سلام کرد و هیبت عظیم از روی بر من
مستولی شد که پس نورانی و حبیب بود پس پرسید که چرا تنگدلی قصه خود با و بگفتم گفت احمد
بن ابی الحس که دین کوه است می شناسی گفتم مراد دست و دیرینه است گفت بر خیز و بزرگ می
رو که مرد صاحب کرامات است باشد که در خود را از وی در مان یابی روز دیگر بر خاستم و پس
رفتم سلام کردم جواب داد و پرسید که حال تو چیست گفتم پیرس و قصه خود با و بگفتم فرمود که چند
روز است که خاطر با تو می کشید و دانستم که ترا کاری افتاده است هر دو خاطر مشغول دار که حق تعالی
سهل گرداند قبول کردم که شب در وقت مناجات بر حضرت حق تعالی عرض دارم تا چه جواب آید
روز دیگر با و بخدمت او رفتم چون چشم مبارک او بر من افتاد گفتم پیشتر آمی که حق سبحانه قیاسی
کار تو راست آورد پس فرمود که هر روز کفان ترا چند باید گفتم چهار دانگ فرمود که هر روز چهار دانگ کفان
حواله کردند می آمی می بر بعضی از افاضل و دانش ماها گفته است طبیعت ابو القاسم گرد و در چو یک
سر مضطر به بکشتا و بر و کرامت احمد در پدید کردند و از کف بافتن بکجه هر روز چهار دانگ می آمی و بر
پیش آن سنگ رفتم پاره زر دیدم از سنگ بیرون آمده بر دوشتم و بخدمت شیخ رفتم و گفتم من پیغمده ام
و اطفال خرد دارم چون من مانم حال ایشان چگونه بود فرمود که تا خیانت نه کنند از فرزندان
و هر که بیایید و از بعد از وی مدتی فرزندان می بردند چون یکی از فرزندان او خیانت کرد و دیگر نیافتند
و قتی حضرت شیخ را عزیمت بهرات شد چون بده شکیبان رسیدند جمعی از بزرگان که همراه بودند
پرسیدند که حضرت شیخ بهرات در خواهد آمد شیخ فرمود که اگر بزندنی که مشایخ ماضی شهر بهرات را با خج
انصار بیان گفته اند این خبر بجا بر بن عبد الله رسید گفت که ما برویم و شیخ الاسلام احمد را بر دوش
گیریم و بشهر آوریم پس فرمود تا محفه پیرری شیخ الاسلام عبد الله نصاری اقدس را بفرستند و بیرون آوردند
و در شهر منادی کردند که همه اکابر با استقبال شیخ کمال احمد بیرون آیند چون بده شکیبان رسیدند

و بخدمت حضرت شیخ درآمدند و نظر مبارک می برایشان افتاد بر جای خود نماندند و حالت های عظیم
پیدا آمد روز دیگر محفّه در آوردند و استاد را کردند که قرار بر آنست که شمارا بروش بشهر ببریم
گرم فرمایند و در محفّه نشینند حضرت شیخ اجابت کرد و در محفّه نشست و دو بازوی پیش محفّه را
شیخ جابر بن عبد الله وقاضی ابوالفضل یحیی برگرفتند و دو بازوی پس الامام طهیر الدین زیاده
وامام فخر الدین علی هیثم برگرفتند و روان شدند بهیچ کس نگریختی دادند حضرت شیخ خاموش
می بود تا ساعتی برگفتند پس بفرومود که محفّه را نهید تا سخنه بگویم چون محفّه را نهادند فرومود که
شامی داند که ارادت چیست گفتند بفرا مید گفت ارادت فرمان برداریست همه گفتند بلای فرمود
که چون چنین است شما سوار شوید تا دیگران محفّه بردارند تا هر کسی را انقبسی باشد اکابر سوار شدند
و دیگران محفّه برگرفتند چندان خلق از شهر در دست آمده بودند که بسیار کس بودند که بیت محفّه بر شتران
نرسیده چون بشهر رسیدند در خانقاه شیخ الاسلام عبدالله الانصاری منزل فرمودند در
شهر هرات مردی بود نام او شیخ عبدالله زاهد مدت سی سال روزه وصال داشته بود مشهور
و معروف بود و صاحب قبول یکی از خواجگان فرزند خود را از راه ارادت حکم می کرده بود
و دوازده سال در خانه دی بکر مانده بود چون شیخ الاسلام احمد بهرات رسید آن را با ضعیفه
خود را گفت که جامه من بیارتانیز یک شیخ احمد روم کمی گویند مرد پر گشت تا بنگر کم حال
او چیست ضعیفه گفت زنهار اگر اندازاه امتحان خواهی رفت مرد که او نشان مرده است که تصور کرده
و اگر رد دل داری که آنچه او فرماهد فرمانبری و بجای آری برو و اگر نه گرد او مگرد که زبان کنی
زاهد گفت برو و جامه بیا که تو ندانی جامه در پوشید و بخدمت حضرت شیخ آمدم که در خدمت جواب
سلام داد و فرمود که چون خرم سلام ما کردی می دانی که آن عورت تا چه گفت فرمان خواهی برد
زاهد گفت چون راست می گوئی چون فرمان ببرم فرمود که باز گرد و گذر بر روی سنگین کنی بزبان
محمد قصاب مروزی گورانی گوشت بزنجته است لبستان و قدری دوشاب روغن و بقال
بستان و در دست گیر و بخانه ببر که ^{صلی} ^ع ^{علیه السلام} فَقَدْ بُرِيَ مِنْ الْكِبَرِ كَمَا أَنَا الْكَثِيرُ
قلیه سازند و زنان روغن و دوشاب و شیرینی سازند و بان عورت افطار کن و آنچه در دوازده سال
بر تو واجب بوده است و بجا نیاوردی بجای آور و بجای فرود و غسلی بر آر در ساعت هر چه در این چند سال

عالم
یعنی هر
بردارد
مايحتاج
از اين خود را
در خيانت
رود. مود
از بزرگ
۱۶۲۶

طالبان بوده و نیافته اگر ترا حاصل نیاید بیا و این احمد میگفت از عهده آن بیرون گیر چون شیخ
 این سخن گفت زاهد با خود گفت که مرا کار سه می فرماید که در مع من نیست و من بی سال هیچ
 قوت در خود نیافته ام باین بجز بچه قوت دخول کنم حضرت شیخ دانست که زاهد چه می اندیشید
 فرمود که برو سهل باشد مترس اگر حاجت افتد از احمد و خواه زاهد برخواست و آنچه شیخ فرموده بود
 بجای آورد و قلبه و حلوائی ساختند و با هم افطار کردند در میان طعام خوردن حرکتی در زاهد
 پیدا آمد و خواست که بمباشرت مشغول شود زن گفت چندان توقف کن که از طعام بپردازیم
 چون از طعام فارغ شدند زاهد خواست که بمباشرت برود و در خود قوت آن نیافته حضرت
 شیخ استمداد گرفت و در میان جمع نشست بود قسم فرمود و گفت یا زاهد کار را باش و مترس که
 راست آید زاهد را مقصود ب حصول پیوست چون روی بجام نهاد و غسل تمام کرد و ساعت
 هر چه درون چهار دیوار شهر بود تمامی بروی کشف شد چون بخدمت شیخ آمد شیخ فرمود که احدا
 چه بخرم چون است تو پیش ازین چهار دیوار نبود اگر عرض چهار دیوار شهر چهار دیوار دنیا بودی کشف
 شدی روزی حضرت شیخ را از خانقاه شیخ الاسلام عبداللہ الانصاری رحمۃ اللہ بدعوته
 می بردند چون خادم کفش شیخ را راست نهاد شیخ فرمود که ساعتی توقف کن که کاری در پیش است
 بعد از ساعتی ترکمانی با خاقان خود در آمد و پسر دوازده ساله در غایت جمال مابود چشم نابینا
 در آوردند و گفتند ای شیخ حضرت حق سبحانه و تعالی ما را مال و نعمت بسیار داده است
 و فرزندانیش ازین نداریم و حق تعالی از وی هیچ دریغ نداشته است مگر در ششانی چشم ویرادر
 اطراف عالم گردانیدیم هر جا بزرگی و مزارعی و طبیعی شنیدیم آنجا بردیم هیچ فائده نداشت ما را
 چنان معلوم شده است که هر چه از خداست تعالی در میجوای راست میشود اگر نظری در کار فرزند
 ما کنی چشمش روشن شود هر چه داریم فدای تو کنیم و باند و مولای تو گردیم اگر مقصود ما حاصل نشود
 خود را درین خانقاه بر زمین می زنیم تا ملاک شویم شیخ فرمود که عجب کاریست مروه زنده کردن
 و نایاب بینا کردن که ابرص اعلاج کردن معجزه عیسی است علیه السلام احمد که این حدیث شنید
 پس بر پای خواست و روان شد مردونن خود را در میان سلمی بر زمین زدن گرفته چون بیان
 والان خانقاه رسید حالتی عظیم بروی ظاهر شد و بر زبان وی گذشت که ما کنیم ما چنانچه چند

مذکر

کس زایم که حاضر بودند آنرا شنیدند پس حضرت شیخ باز گشت و بخانقاه درآمد و بر کتاف نشست
 و فرمود که آن کودک را پیش من آرید آفریدند و هر دو اهام را برد و چشم کودک بنهاد و کشید و گفت
 انظر یا ذن الله عن وجهی و بکل کویک در حال چشم بینا گشت بعد از آن جمعی از زایم سوال کردند
 که اول بر زبان مبارک شمارفت که احیاء موتی و ابواء اکمه و ابواء عیسی است
 علیه السلام و بار دوم بر زبان شاکزشت که ما کنیم ما این دو سخن چون بگفت است ای شیخ فرمود که
 آنچه کمال گفته شد سخن احمد بود و جز آن نتواند بود اما چون بدان رسیدیم که بر ما فرود آمدند که
 احمد باش مرده را زنده عیسی می کرد و ابواء اکمه و ابواء عیسی می کرد آن ما کنیم بل ما
 برین زدند و گفتند باز کرد که ما روشنائی چشم آن کودک در نفس تو نهادیم این حدیث
 بدو من چندان زد که بر زبان بیرون آمد پس آن توان فعل همه زحق بود اما بدست
 و نفس احمد ظاهر شد روزی اکابر برات بر حضرت شیخ درآمد و میان ایشان دو جید و غریب
 سخنی می رفت شیخ فرمود که شما بقلیدین سخن می گوید ایشان ازین سخن عظیم متغیر شدند و گفتند
 هر یک بر اثبات همتی مانع جل شان هزار دلیل حفظ باشند اما مقلدی خوانی شیخ فرمود که اگر هر کدام هزار
 دلیل حفظ دارید که جز مقلد نیست ایشان گفتند ما برین سخن بر مانی باید شیخ خادم گفت
 سه دانه مردار بدو طشی حاضر کن حاضر کردند شیخ با ایشان گفت اصل این مردار بدو چه بوده است گفتند
 قطرات باران نیسانی که صورت گرفته است و در حوضه بوی بقدرت کامل حق سبحانه و تعالی مردار بدو
 شیخ اسلام آن مردار را در طشت افکند و فرمود که از سر تحقیق روی فرا این طشت کند و بگوید که
 بسم الله الرحمن الرحیم این هر سه مردار یک گرد و یک گرد و او حق باشد ایما گفتند این عجب
 باشد شما بگویند شیخ فرمود نخست شما بگویند چون نوبت بن رسیدن نیز بگویم ایشان نوبت
 گفتند مردار بدو با همچنان برقرار بود چون نوبت شیخ رسید حالتی بروی ظاهر شد روی فرا طشت
 کرد و گفت بسم الله الرحمن الرحیم هر سه مردار یک گشت و دیگر یک گرد و بدو در طشت
 می گفت حضرت شیخ گفت استلک یا ذن الله تعالی فی الحال یکدانه مردار بدو ناسفته منتظر
 همه متغیر شدند و باقی حضرت شیخ فرمود بود اعتراف نمودند و اذات حضرت شیخ در رسته احمدی العین
 و اربعه کانه بوده است و وفات وی در رسته مستوفین و خمسایه خواجیه ابو طاهر کرد

۱۱۲۵
 قدس
 غدا
 شنبه
 روز
 قمری
 سن

رحمه الله روی صحبت و اخضر بوده است علیه السلام و شیخ الاسلام احمد رابادی مؤلف
تمام بوده و بیوی می رفته است شیخ الاسلام احمد گفته است که روزی نفس زرد آلوده است
گفتم که یکسال تمام روزه داری ترا زرد آلوده هم قبول کرد چون سال تمام شد نفس گفت من آن چنان آلوده
تو نیز بوعده خود وفا کن آدمم به روزه که از پدر میراث بود رفتم دیدم که شغال زرد آلوده بود و چنان است
افکنده بر دوشم و پاک می کردم نفس فریاد برآورد که احمد پاک می کنی چه خواهی کرد گفتم ترا خودم را با آب و صابون
زرد آلوده قرار داده ام این هم زرد آلوده است پیش ازین نیست که برده جانوری گزیده است
نفس گفت با تو عهد کردم که بعد ازین از تو هیچ آرزو نخواهم این من مدغم گفتم راست آمد اکنون برو آنگاه
چند از درخت باز کردم و تالی چند بخوردم و تالی چند در آستین نهادم و بخدمت شیخ ابوطاهر که در
بیم صحبت من بود رفتم و در پیش وی نهادم وی ساعتی در فکر گشت پس گفت احمد بار زرد آلودی
وقف آورده گفتم ای شیخ وقف نیست از درخت ملک خود بدست خود باز کردم گفتم آجستگی
زرد آلودی وقف می آری و ملک برای بندگی ما را نابینای بینی باغ و بگوش دوشم و خاموش
ایستادم و بیاطن با حق سجاده مناجات می کردم که خداوند اتومی دانی که از درخت ملک خود دست
خود باز کردم و آن درخت از پدر خود میراث دارم اینجا حال بروی کشف گردان ساعتی بود پس از آنجا
فرمود که برو و گو سفندی از رزمه بیا و بکیش و بگو تا شور بانی سازند که احمد را صفای گرسنگی بر سر
و ماغ زده است نمیدانند که چه می کنند چیزی گویند خاموش می بودم چون طعام آوردند بدل من در
دادند که گوشت و شور با منور که از وجه حلال نیست من گوشت نمی خورم و نان می خورم شیخ ابوطاهر گفت برو
نمی خوری گفتم این بسند است الحاح کرد که راست بگو آنچه بدل من در داده بودند گفتم پسر اطلبید و احوال
گوشت را پرسید پس گفت همه دور رفته بود از فلان قصاب گرفتم قصاب را طلب کردند گفت آن
گوشت از گو سفندی بود که شعله نعلم گرفته بود من آوردم که بکش یک نیمه شعله برد و یک نیمه بماند بود
شیخ زاده آمد و برداشت شیخ ابوطاهر سر در پیش انداخت من به خاستم و در آن نزدیکی صومعه بود آنجا
در آمدم و گریستن بر من زور کرد مناجات کردم که خداوند مرا با همپس انس نگذاشتی پیری دوشم که ساعتی
با او صحبت می داشتم چنان کردی که از شرم دیگر بخندم و نمی توانم رفت ساعتی بود که شیخ ابوطاهر
در آنجا نشست من بدل مناجات کردم که خداوند اینها که حال گوشت بروی کشف کردی حال

زرد آلودی بروی کشف گردان بین مناجات بودم که خضر علیه السلام در آمد و فرمود که یا ابوطاهر ملک احمد
وقف نام کردی و گوشت شبهه را حلال بن از که آموخته ترا بر احمد هیچ باز خواست نرسد که وی
بر پایه پیرین می رود شیخ ابوعلی فارمدی رحمه الله علیه می گفت من فضل بن محمد است
شیخ الشیوخ خراسان بوده در وقت خود متفرد بوده بطریقت خاصه خود در تذکیر و معظمت
شاکر امام تهاذ ابوالقاسم قشیر است و انتسابی در تصوف بدو طرف است یکی شیخ بزرگوار ابوالقاسم
گرگانی طوسی و دیگر شیخ بزرگوار ابوالحسن خرقانی که پیشوای مشایخ و قطب مان خود بوده است شیخ ابوعلی
فارمدی گفته است که مرا بتدای جوانی در نشاپور طلب علم مشغول بودم غنیمت شیخ ابوسعید را که
از منته آمده است و مجلس می گفتم تا ویرانه نیم چون چشم بر جمال وی افتاد عاشق و می گفتم و محبت
این طائفه در دل من بیشتر شد یک روز در مدرسه در خانه نوشته بودم آرزوی دیدار شیخ در دل من پدید آمد
وقت آن نبود که شیخ بیرون آید خواستم که صبر کنم تا بتوانم بر خاستم و بیرون آدمم چون بسره چهار سو رسیدم
شیخ را دیدم با جمعی انبوه می رفت من هم بر اثر ایشان برفتم بی خوشن شدن شیخ بجای در رفت و جمع
در رفتن من نیز در رفتم و در گوشه شدم چنانکه شیخ مرا نمی دید چون بسراغ مشغول شدند شیخ را وقت
خوش گشت و دجری بروی ظاهر شد و جامه شق کرد چون فارغ شدند از سماع شیخ جامه بیرون کرد
پیش وی پاره می کرد و شیخ یک آستین بآستین بزمه هر دو نهاد و آواز داد که ای ابوعلی طوسی کجائی من
جواب باز ندادم گفتم مرا نمی بیند و نمی داند مگر از مریدان شیخ کسی ابوعلی طوسی نام دارد شیخ دیگر باره
آواز داد جواب ندادم سوم بار آواز داد جمع گفتند شیخ مگر ترا می خواند بر خاستم و پیش شیخ رفتم شیخ
آن تریز و آستین بمن داد و گفت تو مرا چون این آستین تریزی آن جا رستم و وقت کردم و بجای
عزیز نهادم و بسوخته بخدمت شیخ می آدمم و مرا در خدمت شیخ بسیار فائده و روشنائیها پدید آمد
حالما روی نمود چون شیخ از نشاپور برفت من پیش استاد امام ابوالقاسم قشیری در آمد و حالی که پیدا
می آمد با وی می گفتم و او می گفت بردای پسر علم آموختن مشغول باش و بیرون آن روشنائی
زیادت می بود و سه سال دیگر تحصیل مشغول می بودم تا یک روز قلم از محراب کشیدم سفید بر آمد
بر خاستم و پیش استاد امام رفتم و حال با وی گفتم استاد امام گفت چون علم دست از تو بخت
تو تر دست آرزوی بدکار را باش و بحال مشغول گرد برفتم و رختما از مدرسه بخانه آوردم

که روزی میان نماز پیشین و نماز دیگر مسجد حرام در آمد و چیزی از جوار احوال فقر امر فر
گرفته بود نمی توانستم که بایستم و بنشینم جانی می طلبیدم که ساعتی استراحتی کنم جماعت خانه بعضی
از ربا لها که در حرم داشت در آمد و بر پهلوی راست در برابر خانه بفتاد و دست خود را
زیر روی ستون ساخته تا مرا خواب نگیرد و طهارت من منتقض نشود ناگاه یکی از اهل بدعت
که بآن مشهور بود در آمد و بر آن جماعت خانه بنیادخت و از جیب خود لوحی بیرون آورد
گمان می بردم که از سنگ بود و بر آنجا چیزی یا نوشته بودند آنرا بهوسید و پیش روی خود نهاد
و نماز دراز گزارد و روی خود را از هر دو جانب بر آنجا مالید و تضرع بسیار کرد بعد از آن هر خدا
بالا کرد و آن را بهوسید و بر چشمهای خود مالید و باز بهوسید و در جیب خود نهاد چون من
آن را دیدم مرا از آن کراهت بسیار شد با خود گفتم چه بودی که رسول صلی الله علیه و آله
و سلم زنده بودی تا این مبتدعان را خبر دادی از شناخت آنچه نمی کنند و با این تفکر
خواب را از خود دور می کردی تا طهارت من فاسد نشود ناگاه از حسن غائب شدم
در میان خواب و بیداری دیدم که عرصه ایست بسیار کشاده و مردم بسیار ایستاده اند
در دست هر یک کتابیست مجلد و همه پیش شخصی ایستاده در آمد از حال ایشان سوال
کردم گفتند حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم اینجا نشسته است و اینها همه اصحاب
مذاهب اند می خواهند که عقائد و مذاهب را از کتب خود بر رسول صلی الله علیه و آله و سلم خوانند
و تصحیح مذاهب و عقائد خود کنند شخصی در آمد گفتند شافعی است رضی الله عنه و در دست و سه
کتابی بمیان حلقه آورده و بر رسول صلی الله علیه و آله و سلم سلام کرد رسول صلی الله علیه و آله
و سلم جواب داد و مرا گفت شافعی پیش وی بنشست و از کتابی که داشت مذہب ملت
اعتقاد خود خواند و بعد از وی شخصی دیگر آمد گفتند ابو حنیفه است رضی الله عنه و بدست وی
کتابی و پهلوی شافعی بنشست و از آن کتاب مذہب ملت اعتقاد خود خواند و همچنین یک یک اصحاب
مذاهب می آمدند تا باقی ماندند اندکی و هر که عرض مذہب خود می کرد ویرا بهلولی دیگر
می نشانند چون همه فارغ شدند ناگاه یکی از روافض آمد و در دست وی جزوه
چند جلد ناکرده و در آنجا ذکر عقائد باطله ایشان و قصد کرد که بمیان آن حلقه آید و آن

۱۱

بر رسول صلی الله علیه و آله و سلم خواند یکی از آنان که پیش رسول صلی الله علیه و آله و سلم
بودند بیرون آمد و بر آن جزوه منع کرد و جزو بالادست وی گرفت و بینداخت و بر آنرا اندو
ایمانت کردند چون دیدم که قوم فارغ شدند کسی نماند که چیزی خواند پیش آمد و در دست
من کتابی بود مجلد آواز داد و گفت یا رسول الله این کتاب مقتدر من مقتدر اسلام است
اگر اذن فرمائی بخوانم رسول صلی الله علیه و آله و سلم گشت چه کتابیست گفتم کتاب قواعد عقائد
است که غزالی تصنیف کرده است مرا بقرأت آن اذن و انوشستم و از اول کتاب بخواندن
گرفتم تا با آنجا رسیدم که غزالی می گوید و الله تعالی بعث النبي لا محقق الاقر شئ محمدا
صلی الله علیه و سلم الى كافة العرب والعجم والجن ولائش چون با آنجا رسیدم اتر
بشاشت و تبسم در روی مبارک وی صلی الله علیه و آله و سلم ظاهر شد چون نبعت و صفت می
رسیدم بمن التفات کرد و گفت این غزالی آنجا ایستاده بود گفت غزالی منم یا رسول الله
و پیش آمد و سلام گفت و رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم جواب داد و دست مبارک خود
بوی داد و غزالی دست مبارک ویرا صلی الله علیه و آله و سلم بهوسید و روی خود با آنجا مالید
بعد از آن بنشست رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم بقرأت هیچکس چندان استبشار ننمود
که بقرأت من قواعد العقائد را چون از خواب در آمد بر خشم من اثر گریه بود از آن کرامات و احوال
که مشاهده کرده بودم شیخ ابوسعید شاذلی قدس الله تعالی روحه که قطب زمان خود بود از قعر
که دیده چنین خبر داده است که حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم با موسی و عیسی
علیهما السلام مفاخرت و مباحثات کرده است بغزالی رحمه الله و حضرت رسالت صلی الله
علیه و آله و سلم تبخیر بر بعضی منکران غزالی امر فرمود و افرسوط تا وقت مردن بر تن می
طاهر بود و من گلامه رخصی الله عنه فی مکنتی یب کتبه الی بعض اصحاب
روح هست نیست نمائیست که کس را بدو راه نبود و سلطان و قاهر و متصرف دی بود
و قالب سیر و پیچاره و نیست هر چه بیند از قالب بیند و قالب زان بخیر کل عالم را با قیوم
عالم همین مثال است که قیوم عالم هست نیست نمائیست که هیچ ذره از ذرات عالم قیوم
وجود نیست بخود بل بقیومی ویست و قیوم هر چیزی بضرورت بادی بهم باشد و حقیقت

قوله و انوشستم
یعنی اثر تابان
تا وقت مردن
بر روی ظاهر
بود و بعضی
گویند که اثر
باز تابان بود
در زمان
آن شخص
حی بود
در آن کلامه
رضی الله عنه
سخنان
و نیست در
مکتوبی که بعضی
دوستان
نوشته
روح هست
نیست
فماست
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵

نومید شود و متعزض شود و خواجه در مراقبه بدو زانوی ادب در آمدند و متوجه گشتند بعد از ادای نماز
 شام خادم و آمد و گفت اسپان و شتران خود آمدند خدمت خواجه دوسه ماه مکالمه بیش در متابعت
 و ملازمت قتم شیخ رحمه الله بودند آخر الامر ایشان را تشرف داد و گفت مرا بپسندید و هم توئی و تو
 بر همه مقدم دساها چون از لواحق نجش به بخارا آمدی خواجه رعایت کرد و ندی و ملا گفتی این صفت
 طلبکاری که در قومی بنیم و هیچکس از طالبان و صادقان مطالعه نکرده ام این قتم شیخ از غایت
 انقطاع و کمال بی تعلقی که داشت در آخر حیات یکی از پیغمبای بخارا در آمد و نال و سواد با کرده
 بیرون آمد و آثار صحت و روی ظاهر بود و کافیه نبشست و آنرا که با وی بودند از فرزندان و
 متابعان همه را بخواند و گفت زمان نقل رسیده است کلمه توحید را بر موانعت بگویم او بگفت
 دیگران بگفتند در حال جان بگویم که خلیل آقا قدس سره خدمت خواجه بهاء الدین فرمودند
 که شبی در اوائل این کار در خواب دیدم خلیل آقا جمله شد که از کبار مشایخ ترک اندر ابد روشنی پایش
 می نمایند چون بیدار شدم صورت آن درویش در خاطر من بود و مرا جده بوده صاحب والدیه پدر من
 آن خواب را با ایشان گفتم فرمودند که ای فرزند ترا از مشایخ ترک نصیبی خواهد بود و من وایم
 طالب آن درویش می بودم تا روزی در بانار بخارا ملاقات افتاد او را شناختم پرسیدم نام او
 خلیل بود و در آن وقت با او مجالسته و مکالمه میسر نشد چون بمنزل رفتم شب رسید قاصدی بیام
 که درویش خلیل ترا می طلبد و ایام تیر ماه بود پاره میوه برگرفته و نزد یک در فتم چون او را
 دیدم خواستم که آن خواب را با او بگویم بزبان ترکی گفت آنچه در خاطر تست پیش ما عیان است
 حاجت بیان نیست حالت من دیگر شد و میل خاطر بصحبت او بسیار شد و در صحبت او احوال
 شگرت و چیزهای غریب عجیب مشاهده میشد از و بعد از مدتی او را با و شاهای ملکات را از لهر
 میسر شد و ملازمت و خدمت وی می بایست نمودن و در اوقات ملازمت نیز چیزهای
 بزرگ مشاهده می افتاد و با من خفقت بسیار می کرد گاهی بلطف و گاهی بعفت مرا آداب
 خدمت در می آموخت و از آن جهت فوائد بسیار بمن می رسید و در مقام سیر و سلوک میرسان
 قوی بکار آمد و مدت شش سال بدین طریق در خدمت او بودم که در ملا رعایت آداب سلطنت
 اومی نمودم و در خلا محرم صحبت خاص او بودم و شش سال دیگر با او صاحب افتاد

و بسیار وقت در حضور خواص بارگاه خود می گفت هر که از جهت رضای حق تعالی مرا خدمت کند
 در میان خلق بزرگ شود و مرا معلوم می شد که مقصود او کیت بعد ازین مدت چون ملک مجاری
 او را زوال شد در خطه آن ملک و خدمت چشمه بهاء منشور شد و تمامی کار دنیا بر دل من بر شد
 بخارا آمد و در یورتون که از دیهای بخارا است ساکن خدمت خواجه بهاء الدین
 القشیر رحمه الله نام ایشان محمد بن محمد البخاری است ایشان را نظر قبول فرمودند
 از خواجه محمد بابا بهاسمی است و تعلم آداب طریقت بحسب صورت از سید امیر کلال چنانکه گذشت اما
 بحسب حقیقت ایشان ویسی بوده اند و تربیت از روحانیت خواجه عبدالحق عجد وانی یافته اند
 چنانکه می فرموده اند که شبی در مهاوی احوال و غلبات جذبات بسبب مزاج تبرک از اوقات بخارا رسیدم
 به مرزای چراغی دیدم افروخته و در چراغدان روغن تمام و فیه اما فیه را اندک حرکت می یافت
 تا از روغن بیرون آید و بازگی بر افروزد و در مرز آخرین متوجه قبله شستم و در آن توجه فیهی تمام
 مشاهده کردم که دیوار قبله شق شده و حتی بزرگ پیدا آمد پرده سبز در پیش می کشیده و گرد گردان تخت
 جماعتی خواجه محمد بابا بهاسمی را در میان ایشان شتافت و انستم که ایشان از گذشته گانندانان جماعت یکی
 سرافقت بر شتخت خواجه عبدالحق اند و آن جماعت خلفای ایشان و بهر یک شارت کرد خواجه احمد
 صدیق و خواجه اولیای کلان و خواجه عارف ریوگزی و خواجه محمود الخیر فقهوی و خواجه علی رهنی
 آمدند و تعالی ارواحهم و چون خواجه محمد بابا بهاسمی رسید گفت ایشان خود در حال حیوة خود دریا فقه شیخ
 تواند و ترا کلامی داده اند و ترا آن کرامت کرده اند که کلامی نازل شده از برکت تو دفع خود آنگاه
 آن جماعت گفتند که خدا رو نیک شنو که حضرت خواجه بزرگ سخنان خوانند فرمود که در سلوک راه
 حق بهای ترا از آن چاره نباشد از آن جماعت در خواستم که حضرت خواجه سلام کنم و بر حال مبارک
 ایشان مشرف شوم پرده از پیش برگرفتند پرسیدم نورانی سلام کردم جواب دادند آنگاه
 سخنانی که بهاء سلوک و وسط و نهایت اقلین دارد با من در میان آوردند و گفتند آن چرخها
 که آن کیفیت با تو نمودند شارت و بطارت است ترا با استعداد و قابلیت این راه اما
 فیه و استعداد را در حرکت می باید آورد تا روشن شود و اسرار ظهور کند و دیگر فرمودند و بهاء
 نمودند که در همه احوال قدم بر جاده امر نمی دهم بجز بهت و سنت بجای آرسه و از رخصتها

بج
 این جمله را
 بایستی بخواند
 دفعه اول و دوم
 در وقت نماز
 در وقت سحر
 در وقت شام
 در وقت غروب
 در وقت خواب
 در وقت بیدار شدن
 در وقت هر کاری
 در وقت هر چیزی
 در وقت هر جا
 در وقت هر کس
 در وقت هر حال
 در وقت هر وقت
 در وقت هر مکان
 در وقت هر چیز
 در وقت هر کس
 در وقت هر حال
 در وقت هر وقت
 در وقت هر مکان
 در وقت هر چیز

آن عنایت بقطره غافل نمی باید بود و از استغنا خود را نگاه می باید داشت و اندک حق سبحانه و تعالی را بزرگ می باید شمرد و ترسان و لرزان باید بود آن ظهور استغنا و حقیقی خاموشی از سته صفت باید که خالی نبود یا نگاهداشت خطرات یا مطالعه ذکر دل که گویا گشته باشد یا مشاهدۀ احوال که بر دل گذرد و خطرات مانع نبود احترام از آن و شوار باشد اختیار طبیعی که مدت بیست سال در نقی آن بودیم ناگاه به نسبت خطره گذشت اما قرار نیافت خطرات را منع کردن کار قولیت و بعضی برانند که خطرات را اعتباری نیست اما نباید گذاشت تا تمکن گردد که تمکن آن سده در مجاری فیض پدید آید بنا برین دایما متفحص احوال باطن باید بود و خود را بنفیس زدن نمی کردن ظاهرا با مرشد و حضور با غیبت برای نقی خطرات است که تمکن یافته است در باطن و سبب آن اینست که هر معنی در لباس صورتی بود هر وقت خود را به نفیس زدن از خطرات موانعی که تمکن یافته است

[illegible]

فقدان شرط در است
و بعضی چنین گویند که معنی
تغییر در است که از این
و تبدیع بعد و مجید و رساند
که صفت آن بزرگ را شناخت
ز طریق علم بلکه ب طریق ذوق
و حیلان که بعد از در آمدن
در آن صفت باشد و تحقیق
آن مقصود آنکه چون در
صفتی آن غرض شریک باشد
و لیکن در آن صفت تری
واقع شود و حکم آن صفت
در وی ظاهر

و در خطه غافل نمی باید
بودن بی رعایت حق بکار هیچ خطه
غافل نمی باید و آنچه ظاهر می شودستند فیض غافل
باید دانست که صفت یا صفت حق بجا نه موجب استناد این طریق است در خطه
از استناد امور و رعایت فیض حق که لازم این طریق است اندک حق نمی ماند از تقی این طریق بزرگ
یعنی استغنا است از فیض حق که لازم این طریق است اندک حق نمی ماند از تقی این طریق بزرگ
باید دانست که صفت یا صفت حق بجا نه موجب استناد این طریق است در خطه
از استناد امور و رعایت فیض حق که لازم این طریق است اندک حق نمی ماند از تقی این طریق بزرگ
یعنی استغنا است از فیض حق که لازم این طریق است اندک حق نمی ماند از تقی این طریق بزرگ

مگر در دوزخ و لذت این معنی نه ترقی است در صفت بهتر است از تمثیل روح بصورت مثالی چنانکه لغت و مشایخ و مصححان این معنی

تهی میباید کردن در خود رفتن است و از خود رفتن و اصل معتبر درین راه اینست و علامت بر خود
رفتن از خود رفتن است غیبت از خود و حضور با حق سبحانه بقدر عشق است و نتیجه عشق محبت
مفرطه است عشق هر که بیشتر غیبت او از خود و حضور یا معشوق بیشتر چون ملک ملکوت
بر طالب پوشیده شود و فراموش گردد و فنا بود و چون هستی سالک هم بر سالک پوشیده شود
فنا و فنا بود بعد از هر غازی از پنج بار و بعد از اندک هر علم نیست بار کلمه استخفا گفتن مدوت
در سحر و توجیه که ذکر کرده شده صیقل بر روی آئینه باید نه بردسته آئینه یا بر پیلو یا بر پشت
فائده ندر درین زمان بذکر خفیه که مشغول ند بعبده نمی گویند نه بدل مقصود بسیار گفتن نیست
در یک نفس سه کثرت گوید لا اله الا الله و از طرف راست آغاز کند و بر دل من و رود آورد
و بحمد رسول الله از جانب چپ بیرون آورد بی مجاهده نمی شود پیش از صبح و بعد از
نماز تمام و خلوت و فراغت از خلق شیخ عطار رحمه الله می گوید طلیعت صد هزاران قطره
خون از دل چکید و تا نشان قطره زان نیستیم یا در یک نفس نه کثرت گوید یا هیچ و کثرت
اگر نتیجه ندهد از سر گیر و از هزارات مشایخ که بار و کلام الله آرد و احکم زیارت کنند
بهمان مقدار فیض می تواند گرفت که صفت آن بزرگ را شناخته است و بهمان صفت توجیه
نموده و در آن صنعت در آمده اگر چه قرب صوری را در زیارت مشاهده مقدسه آثار بسیار است
اما در حقیقت توجیه با روح مقدسه بعد صوری مانع نیست در حدیث نبوی که صلوات علی حکیم
کنتم بیان و برهان این سخن است و مشاهده صورت مثالیله اهل قبور کم اعتبار دارند
در جنبه شناختن صفت ایشان صان توجیه و دران زیارت و با این همه خواه بزرگ
قدس الله تعالی اروحه می فرمودند مجاور حق سبحانه بودن احق و اولی است از مجاورت
خلق بحق عز وجل و این بیت بر زبان مبارک ایشان بسیار گذشته است بیت تو تا کی
گو مروان را پرستی بگر و کار مردان گردد رستی به مقصود از زیارت مشاهده اکابر دین
رضی الله تعالی عنهم آجتماعین می باید که توجیه بحق سبحانه بود روح آن

در علم اعلیٰ خفیه
نفسیه هر که با فطرت
صفت نفس بطریق ذوق
و تحقیق آبان صفت
را حاصلی بنشیند یعنی کسی
از ارباب علم اعلیٰ و نفسیه
و تحقیق آبان صفت
بنده گردان

عجائب است
در روشن
نفس
فقط
که با
۱۲

貴

ولایت رسیدی روزی بازگانی بر سبیل تفریح بخانه شایع در آمد شیخ حالتی قوی داشت
 نظرش بران بازندگان افتاد و در حال بربطه ولایت رسید شیخ پرسید که از کدام مملکتی گفت
 از فلان مملکت ویران اجازت ارشاد و لوثت تا در مملکت خود خلق را بجن ارشاد کند روزی
 شیخ با صاحب نشسته بودند بازی در هوا صغوه را دنبال کرده بودند ناگاه نظر شیخ بران صغوه
 افتاد صغوه برگشت و باز گرفته پیش شیخ فرود آورد روزی تحقیق و تقریر اصحاب کهف
 می رفت شیخ سوره الدین جموی را رحمة الله تعالی که یکی از مریان شیخ بود بخاطر گذشت که
 آیات این است کسی باشد که صحبت وی در سگ اثر بکند شیخ بنور فراست بدست برخواست
 و بدستگاه رفت و بایستاد ناگاه یکی از بزرگان رسید و بایستاد و دنبال می جنبانید شیخ را نظر
 بروی افتاد و در حال بخشش یافت و متوجه و بجز و خدو روی از شهر بگردانید و بگورستان
 رفت و سر بر زمین می مالید تا آورده اند که هر کجا که می آمد وی رفت قریب پنجاه و شصت
 سگ گردا گرد او حلقه می کردند پیش دست نهادند و آواز می زدند و هیچ خور و نیک
 و بجزیت بایستادند و عاقبت بدان نزدیکی بفرشی فرمود تا ویران کردن و بر سر قبر عمارت
 ساختند و شیخ در قبر بزرگی از شاگردان محلی شد که سند عالی داشت کتاب شرح اسناد را
 می خواند چون با او خرسید روزی در حضور استاد و جمعی از ائمه نشسته بودند و شرح اسناد می خواند
 در دیشی و در کتب ویرانی شناخت اما از مشاهده می گفت تمام شیخ را یافت چنانکه حال تراش می ماند
 پرسیدند که این چه کس است گفتند این بابا فرج تبریزیست که از جمله مجتهدان و مجتهدان حق است بجا شیخ
 آن شب بقیار بود چون با مادر بخدمت استاد و التماس کرد که بفرزید که زیارت بابا فرج رویم استاد
 با صاحب موافقت کردند و در وقتگاه بابا فرج خادمی بود با بشار دان نام چون آن جماعت اوید
 در وقتگاه رفت اجازت خواست بابا فرج گفت اگر چنانچه بدگاه خدا تعالی می رندی تو اندام
 گو و آینه شیخ گفت چون از نظر بابا بپروم و مندر شده بودم منی سخنش و انستم هر چه پوشیده بودم بیرون
 آوردم و دست بر سینه نهادم استاد و اصحاب موافقت کردند پس پیش بابا فرج در آن شب بستم
 بعد از حلقه حال بر بابا متغیر شد و عظمتی در صورت او پیدا آمد چون قرص آفتاب خورشید شد
 و جامه که پوشیده بود بر روی شگافه شد چون بواز ساعتی به حال خود باز آمد برخواست آن مرد را

دوم

سند
ساج
در شب

نزدیکی

در سن پوشیده و گفت ترا وقت دفتر خواندن نیست وقت است که سر دفتر جهان شوی حال برین
 متغیر شد و باطن من از هر چه غیر حق بود منقطع گشت چون از آنجا بیرون آمدم آتش و گفت که از
 شرح اسناد کی مانده است بدو سه روز آنرا بخوان و دیگر تو دانی چون با من در دستم بابا
 فرج را دیدم که در آمد و گفت دیر روز هزار منزل از علم البیقین بگذشتی امروز باز بر علم می روی
 من ترک درس کردم و بر ریاضت خلوت مشغول گشتم علوم لدنی و دوات غیبی روی نمودن
 گرفت گفتم حیف باشد که آن فوت شود آنرا می نوشتم بابا فرج را دیدم که از در در آمد و گفت شیطان
 ترا تشویش می دهد این سخنان را منویس و دوات قلم را بنیداختم و خاطر را از همه پیرداختم امیر
 اقبال سیستانی مد کتابی که در آنجا همه سخنان شیخ خود شیخ زکریا الدین علاء الدوله قدس الله تعالی علیه
 جمع کرده است از شیخ نقل می کند که شیخ نجم الدین کبری بهمان رفت و اجازت حدیث حاصل کرد
 و شنید که در اسکندریه محمدی بزرگ است با سند عالی هم از آنجا با سکندریه رفت و از وی نیز
 اجازت حاصل کرد و در بار گذشت شیخ رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم در خواب بید و از آن حضرت
 درخواست کرد که مرا کینتی بخش رسول صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که ابوالجنا بپرسید که ابوالجنا ب
 مخفی فرمود لا مشدده چون از واقعه باز آمد در معنی ویر این روی نمود که از دنیا اعتنا می باید کرد
 در حال تجربه کرد و در طلب مرشد مسافر گشت و بهر کس که می رسید ارادت درستی کرد و بسبب آنکه پیشین
 بود و سنجید کس فرود نمی آورد و چون بملک خوزستان رسید در تبرول در آمد و آنجا خوردن شد و چنانکه
 مقامی نمیداد که آنجا زول کند عاجز گشت از کسی پرسید که درین شهر هیچ مسلمانی نباشد که مردم بخور
 و غیر بیای جای و در تاسن روزی چند آنجا بر آسمان آن کس گفت اینجا خانه ای هست و شیخی اگر
 آنجا روی ترا خدمت کنند گفتم نام او چیست گفت شیخ اسمعیل قهری شیخ نجم الدین آنجا رفت و با جا
 دادند و در صحنه مقابل صحنه درویشان و آنجا ساکن شد و بخوری وی در آن کشید و می گفت باین همه
 اند بخوری چندان رنج بمن نمیرسد که از آواز سماع ایشان که من سماع را بغایت منکر بوم و قوت
 نقل مقام کردن نداشتم غیبی سماع می کردند شیخ اسمعیل از کس سماع بیالین من آمد و گفت
 می خواهی که بنخیزی گفتم بل دست من بگرفت و مرا بکند کشید و بمیان سماع برد و زمانی نیک مرا
 بگردانید و بر روی دیوارم تکیه داد من گفتم که در حال خواب هم افتاد چون با خود آمدم خود را تندرست

نزدیکی

دیدم چنانکه هیچ بیماری در خود نمی دیدم و مرا ارادت حاصل شد روز دیگر خدمت می نمودم و دست ارادت
 گرفتم و بسلوک مشغول شدم و مدتی آنجا بودم چون مرا از احوال باطن خبر خد و علم و افراد اشتم
 مرا شایسته بنظر آمد که از علم باطن با خبر شدم و علم ظاهر توان علم شیخ زیاد است باطن را طلب کرد
 و گفت برخیز سفر کن که ترا بر عمار یا سمری باید رفت من دانستم که شیخ بران خاطر این گفت شد اما هیچ
 نگفتم و بر نفتم خدمت شیخ عمار و آنجا نیز مدتی سلوک کردم و آنجا شیخی را نیز دیدم بنظر آمد که عمار
 فرمود که نفتم الدین برخیز و بمصر و خدمت روز بجهان که این سستی راوی بلی از سر تو بیرون برد و بر نفتم
 و بمصر رفتم چون بخانه او رفتم شیخ آنجا نبود و مریدان او در همه مراقبه بودند و یکس یکی بر خیزد
 آنجا کسی دیگر بود از وی پرسیدم که شیخ کجاست گفت شیخ در بیرون است و وضوی سازدن بیرون
 رفتم شیخ روز بجهان دیدم که در آنجا بزرگ وضوی ساخت و در خاطر آمد که شیخ نمی داند که درین قدر آب
 وضو با نیت نیست چگونه شیخی باشد او وضو تمام ساخت و دست بر روی من انشاند چون آب بر روی من
 رسید و من بچیزی پدید آمدن شیخ بخانه او رفتم و در آنجا دیدم که شیخ بشکوه وضو مشغول خدمت بر پای
 بودم بنظر آنکه شیخ سلام باز دهد و با سلام کتم همچنان بر پای ایستاده غائب شدم دیدم که قیامت
 قائم شده است و در رخ ظاهر گشته و مردمان می گویند وید آتش می نهند و برین راه گذرانند و بپشته آتش
 و شخصی بر سر آن پشته نشسته است و هر که می گوید که من تعلق بوی دارم او را با می کنند و بیکبار
 در آتش می اندازند ناگاه مرا برگزید و بکشید و چون آنجا رسیدم گفت من تعلق بوی دارم مرا با
 کرد و من بر پشته بالار نفتم دیدم که شیخ روز بجهان است پیش او رفتم و در پای او افتادم او سلی سخت
 بر قفای من زد چنانکه از قوت آن بر زمین در افتادم و گفت پیش ازین اهل حق را نکار کن چون
 بیفتادم از غیبت باز آمد شیخ سلام نماز داده بود پیش رفتم و در پای او افتادم شیخ در شهادت
 نیز همچنان سلی بر قفای من زد و همان بلفظ گفت آن را بگری باطنی من برکت بعد از آن
 امر کرد مرا که باز گرد و بخدمت شیخ عمار رو چون باز گشتم بکنونی شیخ عمار نشستم که هر چند سستی
 می فرست تا از غاص گردد انهم و باز تو فرستم از آنجا بخدمت شیخ عمار آمد و مدتی آنجا بودم چون
 سلوک تمام کرد و من فرمود مرا که بخوارم روزی نفتم آنجا مردمان عجب اند و این طریق را و شایه و اوقیامت
 نیز منکر اند گفت بر دو پاک مدار بخوارم آمد و این طریق را منتهی گردا نید و مریدان بسیار بر کعبه آمدند

در این کتاب از کتب معتبره است و در این کتاب از کتب معتبره است

و بارش مشغول شد چون کفارت بخوارم رسید شیخ اصحاب خود را جمع کرد و زیادت بر شخصیت دادند
 سلطان محمد خوارزم شاه که بخت بود و کفارت بخوارم رسیدند که وی در خوارزم است و بخوارزم در آمدند
 شیخ بعضی اصحاب را چون شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی الدین علی لالا و غیر ایشان طلب داشت
 و گفت زود برخیزید و بملا خود وید که آتشی از جانب شرق بر افروخت که تا نزدیک مغرب خواهد
 سوخت این فتنه ایست عظیم که درین است مثل این واقع نشده است بعضی از اصحاب گفتند چه شود که
 حضرت شیخ و عای کند شاید که این را بلاما و مسلمانان منزع شود شیخ فرمود که این قضای است که بر من
 و عا دلغ آن نتواند کرد پس اصحاب را تماس کردند که چار پایان آماده است اگر چنانچه حضرت شیخ نیز با
 اصحاب و افقت کنند تا در ملازمت ایشان بخوارسان متوجه شویم و در نمی نماید شیخ فرمودند که من
 آنجا شیدم خواهم شد و مرا اذن نیست که بیرون روم پس اصحاب متوجه خوارسان شدند چون کفار
 بشهر درآمد شیخ اصحاب با قیامده را بخواند گفت قَوْمُ مَوْلَانِ عَلِيٍّ اَسْمِعُوا لَكَ اللهُ تَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللهِ
 و بماند در آمد و خرقة خود را پوشید و میان حکم به بست و آن خرقة پیش کشاده بود و فعل خود را از
 هر دو جانب بر سنگ کرد و نیزه به دست گرفت و بیرون آمد چون با کفار مقابل شد و صدای ایشان
 سنگ می انداخت تا آن غایت که هیچ سنگ نماند کفار ویران کردند یک تیر بر سریه مبارک
 وی آمد بیرون کشید و میدانست و بران برکت گویند که وقت شهادت پرچم کافری را گرفته بود و شهادت
 ده کس نتوانستند که ویران دست شیخ علامتین هند قایت پرچم او را ببریدند بعضی گفته اند که حضرت مولانا
 جلال الدین می قدس سره و غزالیات خود شادت برین تخته و آنساب خود بخدمت شیخ کرده آنجا که
 گفته است ربانی ما از ان محشایم که ساغر گیرند و از ان مغسکان کان بزر لا غرک ندر یکی دست
 می خالص ایمان نوشته یکی دست و اگر پرچم کافر گیرند و کائنات شما در کفایت الله و حقا
 شَرُّوْستة ثَمَانٍ وَعَشْرَةَ وَ سِتْمِائَةً حضرت شیخ را مریدان بسیار بوده اند اما چندی از
 ایشان یگانه جهان و مقتدای زمان بودند چون شیخ مجد الدین بغدادی و شیخ سواد الدین حموی
 و بابا کمال جندی و شیخ رضی الدین علی لالا و شیخ سیف الدین باخرزی و شیخ نجم الدین
 رازی و شیخ جمال الدین کلبی و بعضی گفته اند که مولانا بهار الدین ولد مولانا جلال الدین حموی
 نیز از ایشان بوده است قدس شد از احام شیخ مجد الدین بغدادی

در این کتاب از کتب معتبره است و در این کتاب از کتب معتبره است

و از خلفا شیخ نجم الدین کبری است بعد از تحصیل و تکمیل علوم بخدمت شیخ آمد و تربیت یافت شیخ در اوایل که ویرا بخلوت می نشانید در اربعین دوم بدر خلوت وی در انگشت مبارک بر در خلوت وی زود آواز داد که ای سیف الدین بیت منم عاشق مرا غم ساز دار است تو معشوقی ترا با غم چه کار است بر خیز و بیرون آی انگاه دست دیر بگیرفت و از خلوت بیرون آورد و بطرف بخارا روانه گردانید وقتی از برای شیخ نجم الدین از طرفین خلافت که آورده بودند شب زفاف با صاحب گفته است که امشب بلذتی مشرعه اشتغال خواهیم کرد شش ماهی در موافقت ما ترک ریاضت کنید و بفرغت و آسودگی بسر بید چون حضرت شیخ این بگفت شیخ سیف الدین آن شب برقی بزرگ بر آب کرد و بر در خلوت شیخ بایستاد چون وقت صبح شیخ بیرون آمد و دید گفت نه ما گفته بودیم که امشب بلذت و حضور خود مشغول چرا خود را باین ریاضت در پنج انداختی گفت شما فرمودید که هر کس بلذت و حضور خود مشغول شود مرا هیچ لذتی و رایی آن نیست که بر آستانه حضرت شیخ بخدمت بایستم شیخ فرمود که بشارت باد ترا که سلطانان در رکاب تو بدو و در روزی یکی از سلاطین بزیارت شیخ سیف الدین آمد و در وقت بازگشت از شیخ درخواست که اسپ من را بفرستد کرده ام التماس می نمایم که شیخ قدم رنج فرمایند تا بدست خود سوار کنم شیخ التماس وی را مبذول داشت بدو خانقاه آمد بادشاه کاوش بر گرفت تا سوار شد اسپ سرکشی کرد و عثمان در بر بود و قریب به پنجاه گام در رکاب شیخ بود شیخ بابا و شاه گفت حکمت در سرکشی این اسپ آن بود که ما شیخ در خدمت شیخ الاسلام شیخ نجم الدین بودیم ما را بشارت داد که بادشاه در رکاب تو بدوند اکنون این مصداق سخن شیخ شد و مَن کَلِمَاتِهِ الْقُلُوبُ سَبَّحَ بِهَا عِلَّاهُ بِشَالِ بِاسْمِ الْکَوِیتِ می گردم گرد آستان کوییت با خد که بر آید ای صتم روز حساب نامم ز جریده سگان کوییت به هر چندگی ز عشق به گیاه شوم با عافیت آغوا و عجان شوم ناگاه پری رخسار بر گزیدم برگردم از آن حدیث و دیوانه شوم روزی رنجنازه در پیشی حاضر شد گفتند شیخا ملقین فرمایید پیش روی سیت آمد داین رباعی فرمود رباعی گر من گنه جله جهان کردتم لطفت تو امیدست که گیر دستم بگفتی که بوقت عجز و سست گیرم عاجز تر ازین نخواه که اکنون بهتم توفی قدس الله تعالی سره

۳۸۷

فی سنة ثمان و خمسين و ستامة قمری در بخارا است مشهور شیخ العالم عین الزمان جمال الدین سیلی رحمه الله تعالی وی نیز از خلفای شیخ نجم الدین است بسیار دانش و فاضل بوده است در اوایل که عزیمت محبت حضرت شیخ کرد و کتب خانه در آمد و از لطافت علوم عقلی و نقلی مجموعه انتخاب کرد که در سفر تونس وی باشد چون نزدیک خواندم رسیدن شیخ و جواب دیکر شیخ با وی گفت که ای کیلیک پشته مینداز و بیا چون بیدار شد اندیشه کرد که پشته چیست من از دنیا هیچ ندارم و اندیشه جمع آن نیز نه دارم شب دوم عین خواب دید شب سوم نیز از شیخ پرسید که شیخ پشته چیست گفت آن مجموعه که جمع کرده چون بیدار شد آنرا در حیوان انداخت چون بجهت شیخ رسید گفت اگر آن مجموعه را نمی انداختی ترا هیچ فائده نمی بود پس دیر در بر خرقه پوشانید در اربعین نشانید و بعد از اتمام اربعین عین الزمان لقب نهاد شیخ جمال الدین در قزدین می بوده است یکی از سادات قزدین را عزیمت شیراز شد شیخ التماس سپاری ببادشاه که شیخ ارادت تمام داشت کرد شیخ پاره کاغذ طلبید و بر آنجا نوشت که عیسی و کرار یکا کنه و بوی داد چون آن پیر بشیر از رسیدت ملاقات بادشاه کرد گفت که دس در شکم دارد و در حمام است بدر تمام رفت دید که بادشاه امیر سر حاکم نشسته است و از در شکم تشویش عظیم دارد و پیش رفت و سلام کرد و گفت از کجایم آئی گفت از قزدین از وی احوال شیخ پرسید کاغذ را بوی داد بکشاد و دید که در وی نهشته که عیسی و کرار یکا کنه گفت شیخ بنور فرست و کرامت علاج مانده نه فرمود تا آنرا حاضر کردند بخورد فی الحال شفا یافت و آن سید را رعایت بسیار کرد و بابا کمال حنبلی رحمه الله تعالی چون خدمت بابا کمال حنبلی و محبت شیخ نجم الدین مرتبه تکمیل اکمال یافت حضرت شیخ خرقه بوی داد و گفت در دیار ترکستان مولانا شمس الدین مفتی را فرزند نیست که ویرا احمد مولانا می گویند خرقه را بوی برسان و تربیت از وی دریغ مدار چون بابا کمال بچند رسید جمعی کودکان بازی می کردند و احمد مولانا چون هنوز کودک بود در میان ایشان بود اما بازی نمی کرد و جامای ایشان نگاه می داشت چون بابا کمال را دید برخاست و استقبال وی کرد و سلام گفت بعد از آن گفت چندا جامه دیگران نگاه می داریم و شما جامه مارا نگاه دارید خدمت بابا ویرا در کنار گرفت و بخانه مفتی آمدند مفتی گفت این فرزند مجذوب است شاید که خدمت

شیخ حسن
از زمانه قزدین

خواهد بود آنجا باشد آن موضع گذرا و نظر او و تعلق او بیشتر بود که بموضع دیگر پس حکایت کرد که
 یک نوبت در خلوت جنید قدس سره بودم و در خلوت وی ذوق تمام می رسید جنید قدس سره
 که در آن خلوت می بوده بیرون آمدم و بسر خاک در زخم آنجا آن ذوق نیا فتم این یکی را با خدمت
 شیخ قدس سره بگفتم فرمود که آن ذوق بسبب جنید یا فقی یا نه گفتم بلی گفت در معنی که در عمر
 خود پیدا است که چند نوبت آنجا بوده باشد وقتی که ذوق حاصل میشود در بدنی که چندین سال
 را می با او صحبت داشته بود او لی باشد که ذوق بیشتر حاصل شود اما شاید که بسبب مشغولی
 حس بر سر خاک و توجه تقصیری افتاده باشد آخر در خرقة که اهل دلی پوشیده باشد ذوق آن
 مشاهده میتوان کرد و بدن از خرقة نزدیک ترست و فوائد زیارت بسیارست کسیکه اینجا
 توجه کند به عانیت مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم فائده یا بر آید اگر بجهت روحانیت
 مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم از رفتن و در پنج راه او باخیر باشد و چون آنجا رسد سخن بنید
 روحیه یک آنحضرت صلعم را و بکلی متوجه شود فائده آن را با فائده این چه نسبت اهل مشاهد را
 این معنی تحقیق باشد وی فرموده که جمله انبیاء برای آن آمده اند تا چشم خلق را بکشاید بصیب خود و
 کمال حق و بجز خود و بقدرست حق و بظلم خود و بعدل حق و بهیول خود و علم حق و بهذلت خود
 و عزت حق و بندگی خود و خداوندی حق و بفقیر خود و غنائی حق و بتقصیر خود و نعمتهای حق
 و بفساد خود و بقاء حق و هم برین قیاس نیز شیخ برای آنست که چشم
 مریدان را باین معنی بکشاید پس هر چند مرید با ثبات خود و کمال خود بیش کو خدا یا عملی کند تا
 کمال و ظاهر شود شیخ بیشتر از وی رنجیده شیخ این همه رنج از برای آن می کشد تا چشم کمال این
 نفس را در بدو و چشمه که کمال حق بیند بکشاید و در هر لحظه در کمال خود چشم دیگری کشاید
 پس در ضیعت رنج شیخ می گوشت در حق خویش در ویش می باید که در همین نفس خویش باشد تا هر چه
 که بکمال خود می کشاید عالی آنرا می بندد و اگر چنین کند تا او را خبر شود نفس زهر سر موکے چشم
 بدین کمال خود بکشاید و از دیدن کمال حق که در او اند که خاصیت نفس نیست و هم می فرمود که این
 مردمان عجب اعتقاد با دارند البته می گویند که در ویش می باید که گدا و محتاج باشد نمیدانند که
 حق تعالی هرگز هیچ مرشد را محتاج ندانست خلق و چرا باید که بندگان خدا را حق تعالی

جز بخدای تعالی محتاج باشد آخرین دنیا را با این همه نعمت ببرکت ایشان بیای میدارد بلکه
 مقصود از آفرینش ایشانند تا آخر شیخ مجدالدین بغدادی را قدس سره هر سال شریع سفر فائده
 دولت هزار دینار زر سرخ یوده است و من حساب می کنم بر اینصورت در دنیا را ملک خرید کرده و نعمت
 کرده ام بر صوفیه که بر طریق با باشند و هم وی فرموده که حق تعالی این زمین را برای عمارت
 آفریده و میخواهد که معمور باشد و فائده بخلق رسد و اگر خلق بدانند که از عمارت دنیا که برای
 فائده و دخل بکنند نه بوجه ابروت چه ثواب است هرگز ترک عمارت نه کنند و اگر بدانند که از ترک
 عمارت و گذشتن زمین معطل چه گناه حاصل میشود هرگز نگذارند که اسباب و خراب شود هم کسی
 که زینتی دارد که از آن زمین هزار سال غله حاصل میتواند کرد اگر تقصیر و احوال تعدیل حاصل کند و
 بسبب و آن صمدین از خلق خلق دور افتد بقدر آن زوای باز خواست خواهند کرد و اگر کسی را
 حالی هست که بدینا عمارت آن نمی پردازد خوش وقت او و اگر چنانچه از کمالی ترک عمارت
 زمین کند و آن را ترک نماید بنام هند جز متابعت شیطان چیزی دیگر نیست و محکیم کسرا از آدمی
 بیکار نیست آخر و یگا و دنیویگا و هم می فرموده که ممکن نیست که کسی بمرتبه ولایت برسد
 الا که حق تعالی پرده بر سر او بپوشد و او را از چشم خلق پنهان دارد و معنی او لیست که محکمت
 قبا لی نیست و این قبا ب صفات بشریت است نه پرده ایست از کرباس و غیره و صفات
 آنست که در عیبی ظاهر کند یا هنری را از او در چشم مردم بصیب فرماید و معنی او لیست که چشم غیری
 آنست که تا بنور اوست باطن کسی را منور نکند آن را را نشناسد پس آن نور او را
 شناخته باشند آن کس هم وی فرموده که در ویشانی که بکای مشغولند باید که بطال در میان
 ایشان را نباشد که یک مرتبه کار صمد در کار را از کار باز دارد و وی را بگوید ای تجلی
 سر یعة و الجحش یوصع فی الرماد فیحمد و هم می فرموده که می باید که در ویشانی
 چند نمایند تا در وقت لقمه خوردن نیک حاضر باشند که تخم اعمال در زمین قابل انسانی لقمه است
 چون بغفلت تخم اندازند ممکن نیست که هرگز جمعیت خاطر حاصل شود و اگر چه لقمه طال باشد
 هم و می فرموده که ترمیزی و جامع از مغارب گفت اند که بدایة الا ولیست که نهکایة
 الا نبیة آرزو روزی در بغداد در خدمت شیخ بودیم قدس سره فرموده آن جامع که گفته اند

سفر فائده
 صدی الحیدر
 کسرا از آدمی
 کار صمد در کار
 را از کار باز دارد
 و وی را بگوید
 ای تجلی
 سر یعة و الجحش
 یوصع فی الرماد
 فیحمد و هم می
 فرموده که می
 باید که در ویشانی
 چند نمایند تا
 در وقت لقمه
 خوردن نیک
 حاضر باشند
 که تخم اعمال
 در زمین قابل
 انسانی لقمه
 است چون بغفلت
 تخم اندازند
 ممکن نیست
 که هرگز جمعیت
 خاطر حاصل
 شود و اگر چه
 لقمه طال
 باشد هم و می
 فرموده که
 ترمیزی و
 جامع از
 مغارب
 گفت
 اند که
 بدایة
 الا
 ولیست
 که
 نهکایة
 الا
 نبیة
 آرزو
 روزی
 در
 بغداد
 در
 خدمت
 شیخ
 بودیم
 قدس
 سره
 فرموده
 آن
 جامع
 که
 گفته
 اند

که ما را بکارست چون خادم بیرون رفت اورا دید که بازگشته بود و ایستاده خادم از پیر سید که
 حال چیست گفت می خواهم که با خدمت شیخ بگوئی تا مرا قبول کنند و هم اینجا خدمت درویشان
 مشغول شوم خادم گفت شیخ مرا از پی تو باین مهم فرستاده و اورا آورد و مسافران هر رفتند و
 اورا بخود مشغول گردانیدم خدمتی که از آدمی بهتر از آن ممکن نباشد بگو بعد از سه سال که ذکر
 بگفت و خلوتی چند پشت و حالهای نیکو و ارادی نمود روزی در سفر می بودیم و او در خدمت
 نشسته بود و من آنجا که بودم نظر بر حال وی افتادم دیدم که ادبی عالی بروی نازل می شد
 و عالی بس شگرت بروی کشف می گشت حالی برخاستم و آنجا رفتم که او بود و غلوب شده بود
 و دست آن حال گشته بانگ بروی زدم و گفتم در چه حالی و چه دیدی بگو گفتم نمی توانم گفت گفتم
 ترا و مخای بگوئی بجز بگفت ای حق مقامی بس عالی بود اما چون دیدم که در عجبی ازین پدید میشود
 گفتم این چیزی نیست و آن را نمی کردم باری دان مقام و خود چیزی پیدا نکرد و مدتی مدید از دماغ
 او نمی رفت تا بعد از آن بچند گاه دیگر تجلی صمدیت تجلی شد و آن مقامی است که در اینجا احتیاج
 باطل از سالک برمی خیزد چون در آن حال خود را بدید غوری در وی پیدا شد و با خود گفت
 تا خوردن صفت حق است و این صفت مرا حاصل است و در باطن منی خوی مرخانی سر برزدن
 گرفت و ترک خوردن گرفت چندانکه چوبش میزد و چوب در دهان او میگردم و شربت در دهان
 او میترختم باز بدردی ریخت و بجلق وی فرو نمی رفت بگذاشتم تا مگر بخوشی خود بخورم هیچ خورد و تا
 شش سال برین آمد و بخدمت قیام می نمود یک سعادت آن بود که خود را هرگز از من جدا نداشت و باین
 و اگر نه این بودی بهر دران و رطبه هلاک شدی و من مدت سی و هفت سال است تا با اشارت شیخ باز او
 مشغول و چندین طالبان را دیدم همچنین مردی که این محرم است که او را بلذات دنیا و نفس خود هیچ میلی
 نباشد ندیدم و مدت بیست و پنج سال است که در میان درویشان است و برادر او خادم است
 و دیگر خادمان که پیش ازین بوده اند هیچکس از لفظ او نشنیده باشد که مرا چیزی می بایزد از طعام
 نه از جامه هرگز چیزی که بخاطر نفس تعلق داشته باشد کسی از زبان او نشنیده و با آنکه رنجور بها
 کشیده هرگز کسی او را خفته ندیده و با کسی نگفته و از هیچ آفریده روانه طلبیده القصه در آن مقام
 تا خوردن همانند شش سال بعد از آن کعبه می رفتم و او را با خود ببردم و قصد من آن بود

صلواتی بر علی مرتضی
 صمدیت استقامت عدم
 احتیاج است و
 شرب بنده ازین
 صفت استقامت
 است از این
 شرب و خور این
 معنی در بنده تجلی
 حق است بوجوه
 صمدیت ۱۴

که میدیدم که جماعتی این حال را عجب می داشتند و در قدرت خدا تعالی بشک می بودند و ایشان را
 زیان می داشت تا در راه به بیند و بیگان بدانند که چیزی نمی خورد و آن شب به رفیع گردیدم
 و آن جماعت را شک برخاست و چون به ریه رسیدیم او را گفتم اگر است رسولی صلی الله علیه و سلم و دید
 منی آن می باید کرد که رسول صلی الله علیه و سلم کرده است و من می کنیم و اگر نه بخیزد و بگویش
 ازین صحبت مانعانی بود و علی دوستی حاضر بود و تقیه در دهان او نهاد سه لقمه تعیین کردم که در دهان
 بخورد تا بکه بعد از آن در که گفتم که همچنانکه در و ایشان می خوردند بخورد و از آن رطبه غلاهی یافت
 ابو الهی کات تقی الدین علی لدوسی السمنانی رحمه الله تعالی وی نیز از اصحاب
 شیخ زکریا الدین علاء الدوله است روزی حضرت شیخ می فرمودند که ما دام که سالک در وقت
 تجلی صورتی ادراک می کند آن تجلی صوری با خدای تعالی را از آن صورت منسوب باید داشت آن تجلی حق باید داشت
 چنانکه موسی علیه الصلوٰه والسلام از درخت شنید که ای آکا الله هر که گوید که درخت خدا بود
 کافر شود و هر که گوید این سخن خدا گفت کافر شود پس تجلی صوری را بدین نوع اعتقاد باید کرد و در آن
 روزانی علی دوستی حاضر بود شیخ فرمودند که مرا امسال واقعه علی دوستی بغایت خوش آمد و بجهت
 ثبات اعتقاد درویشان بگویم حق تعالی امسال بروی یک نوبت در صورت کل موجودات
 تجلی کرد و بعد از آن دی تسبیح حق و تنزیه او از صور بلفظی که حق تعالی بر زبان وی میراند می گفت
 حق تعالی بخودی خود و از وی پدید می آید گفت نه خداوند تعالی فرمود که پس اینها که دیدی و پدید
 گفت آثار و افعال و صور صفات تو و توان همه صور منزه می حق تعالی و بیاد درین سخن شنا گفتم
 و این معنی را از وی پرسندیده داشت امیر سید علی بن شهاب بن محمد الهادی قدس الله
 سره جمع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی وی را در علوم اهل باطن تصنیفات مشهوره
 است چون کتاب سرالیقظه و شرح اسماء الله و شرح معانی و شرح قصیده حمزیه فارسیه و ذخیره الملوك
 و غیر آن وی مرید شیخ شرف الدین محمود بن عبد الله المزدقانی بود اما کسب طریقت پیش
 صاحب السونین الاقطاب تقی الدین علی دوستی کرد و چون شیخ تقی الدین علی از دنیا بردفت
 باز رجوع شیخ شرف الدین محمود کرد و گفت فرمان چیست وی توجه کرد و گفت فرمان
 آنست که در اقصاء بلاد عالم بگردی سه نوبت ربع مسکون را سیر کرد و بجهت هزار و چهار صد

نایب

ولی را دریافت و چهارصد را در یک مجلس دریافت و سواد نین و سبع مایه
 نزدیک بولایت کبر و سواد فوت شد و از آنجا بختلانش نقل کردند **شیخ علی بن محمد غریبی**
 رحمه الله تعالی وی از اصحاب شیخ رکن الدین علامه الدوله است و از یکی دیهای غریستان
 است خرد بوده است که پدر وی فوت شده و مادر وی شخص دیگر را شوهر کرده روزی اندی
 امری واقع شده بود و از آن شخص متوجه گشته و گریزان شده اند و بیرون آمده در آن نواحی درختی
 بوده بزرگ و در پای آن درخت چشمه آبی بر آن درخت برآمده و در میان شاخ و برگ آن
 پنهان شده اتفاقا جماعتی از درویشان موله آنجا نزول کرده اند در چشمه آب عکس میزدیدند
 ویر از درخت فرد آورده اند و همراه خود برده گذران ایشان بجانب سمتان قناده صحبت شیخ
 رفته اند و همراه خود برده و چون نظر شیخ بموی افتاده بنور فرستاد کمال قابلیت پیدا درین
 طریق دریافته بعد از آن که در ایشان سفر کرده اند کسان فرستاده و وی را باز گردانیدند ایشان
 اضطراب بسیار کرده اند و بحاکم و سلطان وقت رجوع نموده اند چون حقانیت حضرت شیخ
 بر همه ظاهر بوده هیچ سو و نداشت پس حضرت شیخ تبریت او مشغول شده و کسب التفات شیخ بقامات
 عالی رسید و آنقدر التفات و اهتمام که شیخ را نسبت بوی بوده است معلوم نیست نسبت کسی گریزده باشد
 چنانچه از بیعتاتی که در مخاطبه وی گفته اند معلوم میشود و چون بر تبه تکلیف در شاد طالبان رسید
 حواله وی ولایت طوس شده است آنجا آمده و بارشاد طالبان مشغول گشته پادشاه وقت از آن
 استدعای نموده که با وی در بعضی محاربات که با اعدا داشته همراه باشند و در آن محاربه تبه
 شهادت یافته و جسد مبارک ویر بطوس نقل کرده اند و قبر وی آنجا است **بابا محمود طوسی**
 رحمه الله تعالی وی از مریدان شیخ عبداللّه بوده است وقتی شیخ عبداللّه جمعی درویشان را
 در این نشانده بود یک شب خادم خانقاه را گفت که امشب دو درویش را واردی
 قوی خواهد رسید واقف باش که بخودی نه کنند و از مدیحه خلوت بیرون نه روند خادم
 حاضری بود ناگاه بابا محمود و نعره زنان و فریاد کنان از خلوت بیرون جست و یک
 درویش دیگر که نام و سبب هند و الیاس بود نیز در عقب بابا محمود بیرون جست خادم
 در عقب ایشان بدوید هند و الیاس رسید ویر اگر گفت و بابا محمود در وی کبوه و صحرانهاد

و در این نشانده بود یک شب خادم خانقاه را گفت که امشب دو درویش را واردی قوی خواهد رسید واقف باش که بخودی نه کنند و از مدیحه خلوت بیرون نه روند خادم حاضری بود ناگاه بابا محمود و نعره زنان و فریاد کنان از خلوت بیرون جست و یک درویش دیگر که نام و سبب هند و الیاس بود نیز در عقب بابا محمود بیرون جست خادم در عقب ایشان بدوید هند و الیاس رسید ویر اگر گفت و بابا محمود در وی کبوه و صحرانهاد

هند و الیاس بحسن تربیت و سیاست شیخ فی الجمله بحال خود باز آمد و بابا محمود همچنان مجذوب و مغلوب بماند
 و از وی کرامات و خوارق عادات بسیار ظاهر می شده است چنانچه مشهور است **اخوی علی قلی شاه**
 رحمه الله تعالی وی نیز از مریدان شیخ عبداللّه است و بحسن تربیت وی بمرتبه کمال بلکه بمرتبه
 تکمیل رسیده بود در آن وقت که شیخ عبداللّه را بشکر است دعا کرده بودند اخوی علی در سفر بوده است
 شیخ فرموده است که مادرین لشکر بسعادت شهادت خواهیم رسید بعد از آنجا که اخوی علی را بشهادت
 شیخ حافظ بهاء الدین عمر ابراهیمی رحمه الله تعالی می از مریدان اخوی علی است گویند
 که وی خرد بود که والد وی فوت شد چون بسن تمیز رسید خوشایان و برادر کان در وی فرستادند
 مادر وی گری بسیار نمود در آن فرصت مولانا رضی الدین علی مایانی رحمه الله تعالی که از مریدان
 شیخ عبداللّه غریستانی بوده و صحبت دار خضر علیه السلام با برده رسیده و پرسیده که فرزند عمر
 کجاست گفته اند که وی پیش در زیان ست مولانا گفته است هر که پیش در زیان باشد در زیان
 باشد او را بطلبید طلبیده آمد مولانا او را بطوس برده است و بی نظمی صلاح سپرده است تا قرآن
 یاد گیرد و خدمت مولانا بعد از چند گاه باز برگشته است شیخ حافظ را دیده است که تغییر شده
 استاد وی را گفته که ما فرزند عمر را از میان طعامی می دهی که خود میخوری گفته است چه کنم چیز دیگر ندارم
 مولانا فرموده است که با وی با برده رود آنجا می باش چند آنکه وی قرآن حفظ کند چنان کرده است
 شیخ حافظ گفته است که در او ایل که مراد اعیه سلوک راه خدای تعالی پیدا شد و زشتا پور مولانا
 شمس الدین خلیفه بارشاد مشغول بود و در ده ویرانی شیخ اخوی علی و در هر وای که نام عزیز می
 می شنیدم مترد می بودم که کجا روم شبی در واقع دیدم که منزلیست بس رفیع و عمارتی عالی و در آنجا
 جماعت خسانه در غایت روح و پاکی و در پیشان آن رواقی بود در پیشان رواق پرده آویخته
 و در آن جماعت خانه خلق بسیار و در رواق نیز جمعی از اکابر نشسته اند و مولانا شمس الدین خلیفه
 بر کنار رواق نشسته و در میان آن جماعت خانه تاجی آویخته بودند و مولانا می گفت که این
 تاج بر سر هر کس که راست آید معنی ما حواله بوی ست هر کس می آید و امتحان می کرد بر سر هر یک کس
 راست نمی آمد و من در گوشه ایستاده بودم و نظاره می کردم ناگاه خدمت مولانا بمن نظر کرد و گفت
 فرزند تو نیز پیش آئی من خواستم که پیش آیم ناگاه دیدم که آن پرده که در پیشان رواق بود

در این نشانده بود یک شب خادم خانقاه را گفت که امشب دو درویش را واردی قوی خواهد رسید واقف باش که بخودی نه کنند و از مدیحه خلوت بیرون نه روند خادم حاضری بود ناگاه بابا محمود و نعره زنان و فریاد کنان از خلوت بیرون جست و یک درویش دیگر که نام و سبب هند و الیاس بود نیز در عقب بابا محمود بیرون جست خادم در عقب ایشان بدوید هند و الیاس رسید ویر اگر گفت و بابا محمود در وی کبوه و صحرانهاد

در حرکت آمد و از پس آن پرده شخصی با هیبت بیرون آمد و مرا برگرفت و در کنار من ایستاد و فرمود
 که بگیر این خط را و بشیرده انبیه آن از خواب در آمدن با خود گفت که حواله بخدمت انبی علی خدا اعلم
 طاعت است وی بستم چون نظرش بر من افتاد گفت حافظ ویرایش آمدی دست بخت بوی داد
 و تو به کردم تلقین گرفتم و هم وی گفته است که چون در سفر حجاز رسیدم در خانقاه شیخ
 نورالدین عبدالرحمن اسفرائینی رحمه الله تعالی نزول کردم در آن وقت شیخ نورالدین
 عبدالرحمن شیخ الاسلام نهادند و خلیفه جدید بزرگوار خود بود در وقت دعا و دعوت کرد که چون
 شرف زیارت در وقت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم در یابی نیاز مندی با آنحضرت
 رسالت صلی الله علیه و آله و سلم برسانی و باین عبارت بگویی که پیغمبر عاصی از عاصیان است تو
 عبدالرحمن بغدادی و عازم ایند چون بشرف زیارت رسیدم و شرایط آن بجای آوردم و وصیت
 شیخ خاظم آمد بهمان عبارت که وصیت کرده بود گفت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم
 ابروی مبارک در هم کشیدند و مرا گفتند که تو چنین گویی که دس از غایت توابع چنین گفته است
 و وی از کار است نسبت به او از مراجعت آن را شیخ گفت خود شدلی بسیار نمود و مرا دعا فرمود
 که در هم وی گفته است که وقتی درین ولایت و بانی عظیم افتاد چنانکه اکثر خلق از حیات خود بیوس
 گفتند روزی خدمت مولانا فی الدین علی یابی از ده مایان بایر ده تشریف آورد و در بیرون و نزول
 فرمود و مرا طلبید و گفت چنین است که همراه من بیائی و در سر قبر شیخ محمد خالده رحمة الله تعالی در قریه
 اجمیل قرآن ختم کنی شاید که خدای تعالی این طبع را دفع کند اشتغال نمودم اما بواسطه آنکه در آن
 فرصت خواجہ عبدالرحمن گواره که قدس الله تعالی سره که از محبوبان و مجذوبان حق بود عمل فکرة
 در قریه اجمیل بر سر سنگ که بر در تربت شیخ محمد خالده است می نشست و سخنان بلندی گفت و
 خدمت مولانا فی الدین علی در غایت تشرع بود من متفکر شدم که مبادا که امر واقع شود که مردم
 بلیت و بار باز طلبند چون بنزدیک اجمیل رسیدم شخصی بیرون آمد و بر احوال خواجہ پرسیدم
 گفت حالی بر سر سنگ نشسته بود تا گاه گفت که فوجی می آید که من حریف که دس نیستم
 از اجبار فاست و در آن نزدیکی خراسی بود با آنجا آمد و در معانی نهان شد چون بدید رسیدیم
 و در سر زیارت فرود آمدیم و مردم ده جمع شدند خبر رسید که امیر علی بیگ که حاکم ولایت دیر بود زیارت

سید بایان د
 اجمیل دهمان
 قوابل
 اشع

خواجہ می آید مردم ده با مولانا گفتند که خواجہ بسبب شما باین خراس آمده است اگر علی بیگ بیاید
 و خواجہ را نه بید جای آن دارد که بر با غضب کند خدمت مولانا متوجه خراس شدند چون بمکس
 در آمد فرمود که همان را چنین دارم چون خواجہ آواز مولانا را شنید از آن سخاکی بیرون آمد و یک
 دیگر را کنار گرفتند و خواجہ چیزی در گوش مولانا گفت مولانا در گریه شد و تی همچنان ایستاده بود
 شخص را گفت که امیر علی بیگ بر و ایستاده و انتظار می کشد من مولانا را تنه کردم مولانا فرمود که
 امیر علی بیگ نظر شماست خواجہ بیرون رفت و امیر علی بیگ خواجہ را دریافت خواجہ گفت
 مولانا بیگ که همان عزیز دلم علی بیگ همان شد و خواجہ از عقب وی فرمود که بی مولانا
 بر و وی میدوید تا از نظر خواجہ غائب شد بعد از آن خواجہ و مولانا زیارت در آمدند و من از بیم
 آنکه با او خواجہ چنین بلند بگوید با مولانا گفت که من قرآن یک شب از روز ختم می خوانم کرد مولانا فرمود
 که مریدان را در دست من ختم آغاز کردم و در شان تلامذت خواجہ آثار سلطان بلند کرد مولانا با انگ
 بر روی زد و دیگر تا آخر صحبت خواجہ از آن سخنان هیچ نگفت چون ختم تمام شد و اندک فایده شکر بگویم
 و در آن روز در سجده و تعالی آن جلیله بعضی را وقت رحمت خود فرمود که مولانا فخر الدین
 نورستانی رحمه الله تعالی که تحصیل علوم ظاهری کرده بوده است همیشه در خاطر سپارده است
 که بعد از تحصیل علوم بسوگ راه خدای تعالی اشتغال نماید و وقتی در یکی از مدارس مصر حاضر داشتم
 و با آنجا مطالع مشغول بوده و میر از مطالع کلامی حاصل شد از برای تحفید خاطر از خانه خود بیرون آمده
 داعیه سلوک بر دلش تازه گشته با خود گفته است آخر روزی از آنچه در آنم بیرون می باید گذارم و
 آن روز دست دیگر خانه خود باز ندانم است و همچنان خانه را با کتابها و متاعهای دیگر در باز گذاشته
 است و پیش شیخ فقیه رحمه الله تعالی علیه که در آن وقت در مصر بارشاد متعین بوده و زنده و سلوک
 مشغول گشته و تا وی زنده بود در صحبت وی بوده و چون از دنیا رفته است و طلب کمالی تکمل سفر
 اختیار کرده در آن وقت شیخ محی الدین طوسی که از اولاد امام خراسی است رحمه الله تعالی شمرسته
 تمام داشته است و در شهر طوس میبوده بصحبت وی آمده آنچه میخواست است آنجا نیافته از آنجا بدو
 دیرانی پیش فرزندان انبی علی متعلق شاه رفته است آنجا نیز آنچه می خواسته نیافته چون از آنجا سفر
 می کرده فرزندان انبی علی وی را گفته اند که یکی از درویشان پیر و دانا در قریه ابرو و بیاض و گوی را

پیر بنی دور نمی نماید با خود گفته است شیخ خراسان آن و شیخ زادگان این درویش دیگر چه خواهد بود
اما احتیاط را با برده رفته چون با بخار رسیده شیخ حافظ بجهت همی برده دیگر رفته بوده آنجا بود که
از آمدن وی خبر یافته با اصحاب گفته که ما را همان عزیز رسیده محبت با ساخته بایرده بازگشته چون
چشمش بر مولانا افتاده این صانع مشهور را خوانده که مصلح یار در خانه و ما گرد جهان میگرددیم
و میان ایشان صحبت در گرفت و تا شیخ حافظ دنده بوده است در صحبت وی بوده است و با وی
از عین انشسته و تربیت یافته و بعد از وفات وی بولایت جام تشریف آورده و در جوار تربیت
مقدسه حضرت شیخ الاسلام احمد قدس سره اربعین شسته و مشایخ جام را به یکسان مشایخ وقت آنقدر
اخلاص و اعتقاد نموده که نسبت بوی می گفته است که حضرت شیخ الاسلام احمد قدس سره تعالی
روحه به لولاد خود التفات بسیار است تا غایتی که بخواجه محمد خاوری که ظاهری بس پریشان افشته
التفات بسیار دارد و یکی از علماء بهرات که نزد دوح مشهور بوده و در سلوک راه خدای تعالی حیر
تمام داشته صحبت وی آمده بود و اظهار طلب کرده ویر گفته است که بهرات رجوع می باید کرد
با اهل بیت می باید بود هر چند احوال کرده فائده نداشت چون بموجب مروی بازگشته و بهرات
رسیده غمگین بیمار شده و بجوار رحمت حق پیوسته بخاطری آید که در خز جرد جام در سرای که تعلق
بوالدین فقیری داشت نزد دل فرموده بود و من چنان خرد بودم که مرا پیش ناوای خود شامده بود
و با نگشت مبارک خود نامهای مشهور چون عمرو علی بروی هوامی نوشت و من آن نامی خواندم
بسم می نمود و بوی فرمود و از آن شفقت و لطف وی در دل من تخم محبت و ارادت استایل شده
و از آن وقت باز هر روز نشود نمای دیگری یا بام میدارم که بر محبت ایشان زیم و در محبت ایشان
میرم و در زمره محبان ایشان برانگیخته شوم **اللهم احببني محبتك كما احببتني محبتك كما**
احببتني في شهرة المساكين بعد از شصت و نه عشرون و نه نامه از خراسان عزیمت زیارت
حرمین شریفین زادگاهها تعالی شرفا کرد و از آنجا بمصر رفت و آنجا بجوار رحمت حق پیوسته و در
در قرقه است نزدیک بقعه امام شافعی رضی الله تعالی عنه و آنجا بسیدی فخر الدین مشهور است
شاه علی فراهی رحمه الله تعالی وی از مریدان شیخ رکن الدین علاء الدوله است پیکر و قام
فره بوده و عمر گشته بود خواست که از حکومت استعفا کند و در آخر حیات منزه می شود و بطاعت و عبادت

سلامه قدس سره
در توفیق خدای تعالی
در امر مسکن و غیره
در روز شنبه
در روز شنبه
در روز شنبه

استغفار

استغفار نماید پسر خود شاه علی را بجای نیک رودی باد شاه وقت فرستاد تا مشهور حکومت بنام خود بنام
و پدر و پیرا معذور دارند گذرد وی بر لواحی سمنان بود و پیران لواحی با قطع الطريق محاربه بنام
چنانچه همه متعلقان وی کشته شدند و وی نیز در خفا خورده در میان کشندگان افتاد شیخ رکن الدین
علاء الدوله را در غیب نمودند که در فلان موضع جمعی کشندگان در میان ایشان یکی دنده مایه است
و قابلیت تمام دارد و پیرا در باب شیخ بآن موضع رفت هیچکس از دنده نیافت بار دیگر بهمان مأمور شد
و دیگر بار بهمان موضع رفت هیچکس از دنده نیافت بار سوم بهمان مأمور شد تفحص بسیار کرد و در یکی
از آنها فی الجمله اترجیات نفوس کرد و پیرا بر داشته همراه خود برد و تهمندی کرد چند آنکه بحال خود باز آمد
و جراحتهای وی نکوشد و روی بر آورد و شیخ ویرا گفت اکنون که صحت یافتی بجهت کفایت هم خود
خواهی به پیش بادشاه رود خواهی بجانب پدر شوی گفت مرا خاطرنمی خواهد که از خدمت شیخ
مغایرت نمایم می خواهم که دست ارادت در دامن حضرت شیخ زخم آخر پیش بدر رفت و از وی
اجازت خواست و بصحبت شیخ مراجعت نمود و بحسن تربیت شیخ رسید با نچه رسید شیخ محمد شاه
فراهی رحمه الله تعالی بطولم ظاهری و باطنی آراسته بوده است و بیک اسطه مرید شاه علی
فرایست در آخر حیات غم مخ کمر دانه راه هرگز چون منو جان رسید بیمار شد و بهمانجا وفات
یافت و قبر وی آنجاست صاحب کشف و کرامات و الهام بوده است گویند که در سفر حج بشهر
رسید که آنجا خوابا باقی بود مراقب نشسته بود ناگاه صبح زد یکی از علماء که همراه بود و سبب آن پرسید
گفت خوابات این شهر به من کشف شد زنی دیدم بنایت جمیله گفتم خداوند او را بمن بخشید بر من
در دادند که چرا گوئی که ترا بوی بخشیم آن زن در همان وقت توفیق توبه یافت شیخ بهاء الدین
عمر قدس سره تعالی روحه می خواهد زاده شیخ محمد شاه است و مرید وی و از بعضی اکابر
استماع دارم که می گفت معلوم نیست که در سلسله اصحاب شیخ رکن الدین علاء الدوله چنان می بود باشد
از صغیر سن مجذوب بوده است و آثار جذبه بروی ظاهر بود و ساعات او در صلوٰه کسی اعمی نشانده
که بر کسبت اعدا و رکعات ویرا تنبیه می کرد که بخود نگاه داشت آن نمیتوانست کرد و قتی در احوال حال
از غایت تپشش که این طائفه مای باغ با خال خود شیخ محمد شاه از نایافت مقصود سخنی میگفته
است خال دی این بیت خوانده بوده است **بیت** اگر ناله کسی ناله که یاری در سفر دارد

در نور آن مستغرق میشوند می بینیم که جماعت غیبیان بکفت و در پاشها و شمیر با گرفته حاضر میشوند
 و هر که از سر اخلاص آن صفا نمی کند پنج ایمان او را و شاخهای دین او را می برند و کسان کسان
 بمستقر سقری بر بند خدمت مولانا فرمود که چنانست که دیدی س و دشمن این حرف ایندم در نظر
 شد مثل سرنگون اندر سقر ای حسام الدین تو دیدی حال و حق نمودت پاسخ افعال سلطان
 و لد قدس الله تعالی روحه وی سید بهرمان الدین محقق و شیخ شمس الدین تبریزی را
 خدمتهای شایسته کرده بود و با شیخ صلاح الدین که پدر خاتون وی بود ارادت تمام داشت
 و پانزده سال چلیپای حسام الدین را قایم مقام و خلیفه پدر خود می داشت و بسالهای بسیار کلام
 والد خود را بلسان فصیح و بیان فصیح تقریر می کرد و برافشوی ست بر وزن حدیقه حکیم ثنائی
 بسی از معارف و اسرار در آنجا مخرج کرده است بارها خدمت مولانا ویرا خطاب کردی که آنست
 أَشْبَهَ النَّاسِ بِي خَلْقًا وَخَلْقًا عَظِيمٌ وَتَشْدَقْتِي كَوْنِيكَ بَعْلَمٌ سَطِيرٌ بِرُؤْيَا مَدْرَسٌ خُورٌ
 فُوشْتُهُ بُوَدُكُمُ بَهَاءُ الدِّينِ مَا نِيَكُ نَجْتِ سِتْ وَخُوشِ زَيْسِتْ وَخُوشِ مِي رُو دَوَاشْتُهُ اعْلَمُ وَكُوسِتْ كَمُ
 رُو زِي ویرا نوازش می فرمود و میگفت بهاء الدین آمدن من باین عالم جت ظهور تو بود
 این همان تخان قول جت و توفیق منی روزی خدمت مولانا ویرا گفت بدش و بطلب مولانا
 شمس الدین و چندین سیم و زر با خود برد و در کفش آن سلطان ریز و کفش مبارکش را طرقت نمود
 بگردان چون بدش رسی در صاحبه جانی شست مشهور بیکسره با بخار و که ویرا آنجا بایی که با فرنی
 پسری صاحب جمال شطرنج می باز و چون وی می برد و ز می ستاند و چون آن پسری بر دسلی
 می خورد و ز نهار که انکار نیاری که آن پسری هم ازین طائفه است اما خود را نمی داند می خواهد که ویرا
 بوی شناسا گرداند چون سلطان ولد بجانب و شق رفت مولانا شمس الدین هم آنجا که نشان
 داده بود یافت که با آن پسری شطرنج می باخت با جماعت همراهان پیش می سر نهادند و در قهقهه کردند
 آن فرنگی پس چون آن را بدید بزرگی ویرا دانست از بی ادبها خود خجل شد و سر بر نه کرد و ایمان آورد
 و بانصاف بایستاده خواست که هر چه دارد بنماید و مولانا شمس الدین نگذاشت فرمود که بفرست آن
 باز گرد و عزیزان آن دیار را مشرف گردان قطب آن جماعت باش بعد از آن سلطان ولد و سیمی که
 آورده بود در کفش مولانا شمس الدین بخت کفش ویرا بطرف و دم گردید و از زبان خدمت مولانا و سائر مخلصان

له و مولانا ویرا
 خطاب کردی که آنست
 تیرن مردمان
 بن از روی
 صورت و سبب
 راجع به

استدعای کرد وی قبول فرمود و اسپه که داشت پیش کشید مولانا شمس الدین سوار شد و سلطان
 ولد پیاده در رکاب وی روان گشت مولانا شمس الدین فرمود که بهاء الدین سوار شو و بر زمین
 نهاد و گفت شاه سوار و بنده سوار این هرگز روانها شد از و شق تا وین به در رکابی پیاده غاشیه
 بردوش رفت چون بقوینه رسید مولانا شمس الدین خدمتهای سلطان ولد را با مولانا تقی میر کرد
 و میگفت که من ویرا چنین گفت و وی جواب چنین می داد و بشارت بسیاری نمود پس گفت مرا از
 موهبت حق تعالی دو چیز ست سر و سر سر را در راه مولانا با اخلاص فدا کردم و سر بهاء الدین
 ولد بخشیدم اگر بهاء الدین را عمر نوح بود و همه را دین راه صرف کردی آتش میسر شد
 که درین سفر از من بوی رسید امیدست که از شما نیز نصیبها باید چون خدمت مولانا بجوار حق
 پیوستند بعد از روز هفتم چلیپای حسام الدین بر فراست و با جمیع اصحاب پیش سلطان ولد آمد و
 گفت می خواهم که بعد از این بر جای پدر شینی و مخلصان و مریدان را ارشاد کنی و شیخ مستین
 باباشی و من در رکاب تو غاشیه بردوش نهاده بندگی کنم و این بیت بخواند بلیت بر خانه دل
 ای جان آن کیست که ایستاده بر تخت شده که باشد جز شاه و شاهزاده سلطان ولد سر نهاد و
 بسیار گریست و فرمود که الصَّوْفِيَّ اَوَّلِيَّ بِحَقِّهِ وَ الْيَتِيمَ اٰخَرِيَّ بِحَقِّهِ هَذَا كَمُ دَرِ زَمَانِ
 وَ اَلَمْ خَلِيفَةُ بَزْغُو اَبُو دِي بَحْمِنِ دَرِ زَمَانِ خَلِيفَةُ بَزْغُو اَرْمَانِي وَ يَ كَفْتُهُ كَمُ رُو زِي وَ اَلَمْ كَفْتُ
 كَمُ بَهَاءُ الدِّينِ اَكْرُو اَبِي كَمُ دَايِمًا دَرِ بَشْتِ بَرِ زَمَانِ بَاشِي يَا بَهْمُ كَسُ دُوسْتِ شَوُ و كَمُ كَمُ اَرْمَانِ
 مَدَارِ و اَيْنِ رُبَاعِي رَا بَخَوَانْدَرِ بَا عِي مَشِي طَلَبِي زِي بَحْمِنِ بَشْتِ مَبَاشِ چُون مَرَمُ دُومِ بَاشِ
 چُون نَشَبَاشِ خَوَای كَمُ زِي بَحْمِنِ تَبُو دَرِ سَدِ بَدُ كُوی و بَدَا مَوْز و بَدَا نَدِشِ مَبَاشِ + تَمَاقِي اَبِيَا
 عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَيْنِ كَرْدِه اِنْدِ و اَيْنِ سِيرَتِ رَا بَصُورَتِ آورده لاجرم كَا فَرَا نَامِ و عَالِيَانِ مَطْلُوبِ
 خَلْقِ اَيْشَانِ كَشْتِه اِنْدِ و مَجْدُوبِ لُطْفِ اَيْشَانِ شَدِه چُون دُوسْتَانِ رَا يَادِي كَمُ پُوسْتَانِ
 دُوسْتِ از خُوشِي مِي شَاغَفْدِ و از كَمُ دَرِ بَحْمِنِ پُر مِي شُودِ و چُون ذَكَرِ دُشْمَانِ مِي كَمُ بَاغِ و رُوسْتِ
 از خَارِ دَمَارِ مِي شُودِ بَر مَرْدِه خَا طَرِ مِي كَرْدِي كَوْنِيكَ دَرِ شَبِ و فَا تِ خُودِ اِي سِتِ بِخَوَانْدَه اِسْتِ
 بِلِيَتِ شَبِ اَنَسْتِ كَمُ بَنِمُ شَادِي + دَرِ يَامِ از خَدَايِ خُودِ آزَادِي + تَوَقُّفِ قَدْسِ مَشِي
 كَلِمَةً يَوْمِ الْمَسْبُوتِ الْعَاشِرِ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ اَثْنِي عَشَرَ وَ سَبْعِ مِائَةٍ

سلطان و سلطان
 ولد سوار و سوار
 اولی است بخت خود
 بی برادری است بسوز
 خفته می شود بخت
 تیرا انصب است
 دوازده هجرت
 بزم از سبب
 خاتمی بختی
 شرف بخت
 دهم رجب سال
 بقصد از دهم

ایشان یک بازی گوی تا من صفت ایشان بگویم نام ایشان را یک یکی گفتم و وی چنان وصف
ایشان می کرد که سلوک ایشان و حال ایشان و لباس ایشان چگونه است که گوی که با بر روی شسته
بود و روی ایشان را دیدن قشنگ تر بود پس آن فرشتی یکی از آنها که یاد کردیم که وی را حسین فلان
گفتند از مرتبه ولایت افتاد و نام وی انجریه اولیای محو کردم گفتم سبب چه بود گفت با دشمنان
تا یک ابو بکر را بوی ادا و بی پرید آمد و پیش وی رفت و در مال و نعمت داد و سبب آن از نظر
حق بقتل آمد پس من این سخن ویرا یاد دادم چون بشیر آمد من بچنان بود که وی گفته بود پس گفت
دیگری ازین زها که یاد کردی یکی مرانشان داده است و باست ظاهر کن تا به بنیم هر چند که
کردم بخاطر من نیاید نظر کنش من کرد و گفت آن چیست مرا یاد آمد که زاهدی بود و شکر کنش
روختی چون بسفر بیرون می آمدم مراد و جفت کنش تبرک داد و گفت ایشان باشد که مرا بیا یاد
داری چه را خدا در و حاکم از صحبت وی بمن رسید آنگاه از خدمت شیخ خرقه پوشیده شدم و او را
اجازت لباس خرقه داد و ولایت خود بازگشت و آنجا مشهور شد و خلق بسیار می رسیدند
شیخ ابراهیم عجز و بجهت الله تعالی وی همانست که ذکر وی در بیان احوال شیخ
نجیب الدین علی بن غریب گذشت شیخ نجیب الدین گفته است که دیوانه عجب بود و خلق می گفتند
که وقت باشد که چند روز هیچ نخورد و وقت باشد که یک دفعه صد من بخورد و در احوال
کرامات عجیب می گفتند مرا آن روزی صحبت وی بود ویرا گفتم بیا تا یک روز هم صحبت باشیم
اجابت نمی کرد یکبار آخر روزی ویرا در بازار دیدم میان زمستان بود گفت این ساعت
وقت است که هم صحبت باشیم لیکن بشرط آنکه شب در مسجد بازار باشیم با و در مسجد
رفتیم گفتم طعامی بیاورم گفت من سیرم پس برت و باران آمدن گرفت و ناودانها روان
گشت چون نماز شام و خفتن بگذاردیم و خلق از مسجد بیرون رفتند و من با و در تنها
بماندم گفت من اگر سهام چیزی می یابم تا بخورم شب تاریک بود و برت باران عظیم
می آمد چند دینار زر داشتیم ویرا دادم و گفتم معذور دار که عذر واضح است این زرا فردا
خوت ساز زرا بستم و ساعتی صبر کرد و باز گفت من اگر سهام بر خیزد چیزی می یابم تا بخورم
خانه من از آن مسجد دور بود اما نزدیک آن مسجد مرا خوشی بود مستم بخانه وی رفتم چون

شنیده بودم که وی چیزی بسیار می خورد و گفتم مرا جماعتی همانان رسیده اند و این بآن معنی گفتم
که هر یک تن در حقیقت جمعی است از بس لطافت که در وی است از نفس و قلب و روح و غیره
ایشان گفتند دیرگاه است و طعامی بختی نموده است خدمتگاران داشتند هر یک را طبقی بر سر
نهادند بعضی پرازی برنج خام و بعضی پرازی باقلا خام و بعضی پنیر و بعضی نخود و گندم و یک در دانه
و یک در قند باقی می ماند و گفتند خود به پزیدن اینها را پیش وی نهادم و با خود تخمین کردم آن همه
پنجاه من بود گفتم صبر کن تا اینها را بپزم گفتم من همچنین بخورم و همه را همچنان خام بخورد و ساساخته
صبر کرد و آواز سائی از راه گذر برآمد که دیو زده میگرد از مسجد بیرون و دید و هر چه جمع کرده بود
از وی بستم مقدار ده من نان پاره با و طعامها بمسجد درون آورد و همه را بخورد چون
از شب نیمه گذشت مرا گفت برخیز و در گوشه مسجد رود و نجیب که بسیار زحمت از من کشیدی اما
اگر حرکتی کنی یا بجایی ترا هلاک کنم من بگوشه مسجد رفتم و نجیب هم در هره آن نداشتیم که حرکتی کنم
چنانکه اگر عضوی از من خارش میکرد در هره غاریدن نداشتیم و در آن مسجد سنگی بزرگ نهاده بود
هر ساعت بر فاستی و آن سنگ را بر گزافتی و با این من آوردی و با خود گفتی این سنگ را بوی
فرو کویم و دی را هلاک کنم باز هم خود گفتی که روانها شد که بدش مردی پیر است فردا خرج کند آن
سنگ را باز بجای خود نهاده ای چند نوبت چنین کرد و مرا از ترس خواب نمی آمد اما خود را چنان لمی نمودم
که خوابم پس مرا گفت میدانم که در خواب ترا زحمت بسیار دادم اکنون ترا بخدای بخشیدم بر بام
مسجد می روم تا تو امین گردی و خواب کنی پس بر بام رفتم بر سر زبان مسجد یک خانه بود و کتاب
بسیار در آنجا که امام مسجد نهاده بود بان خانه رفت من از ترس رفتم در خانه از بیرون بستم و نجیب
آواز چیز خوردن و بی از خانه می آمد و من نجیب بودم که وی چه می خورد که می دانستم که در آن خانه هیچ خوردنی
نیست چون با و بیرون آمد و رفت آن خانه رفتم دیدم که جلد های همه کتابها را خورده بود
شیخ جمال الدین نور رحمة الله تعالی شیخ نجیب الدین گفته است که وقتی مرا کس
گفت که لوری غریب بدین شهر آمده است نام من جمال الدین و جذبه قوی دارد و در مسجد جامع
می باشد مسجد جامع رفتم دیدم که جذبه عظیم دارد و استغراق تمام در پیشش از اثر آن چون کاسه
بر خون می ری رفتم و سلام کردم جواب داد پس گفت مرا با سفید و سیاه کنان کاری نیست یعنی مرا با فقها

الحمد لله رب العالمین
و صلوات الله علیهم
و علی آله و سلم

و دانشمندان و نویسندگان ری نیست کسی حاضر بود گفت این شخص از صوفیان است پیش از نبشته و احوال
سوال کردم گفت من بروی ام الموی نمی دانم مرا با ستوران و خشن خوش بود و پیوسته
ستوران و آتشی یک روز در پایگاه برابر ستوران نشسته بودم ناگاه حالی برین گشود گشت مجذبه
تا هر شد و حجاب منی از پیش من برداشتنده بیوش شدم و ببقا دم و در دست و پای ستوران
می غلطیدم چون بهوش باز آمدم مرا سر توحید کشف شده بود و بهم شیخ نجیب الدین گفته است
که وی پیوسته شیطیات گفتی چنانکه جمعی از علماء و صلحاء بانکار روی برخاستند و او را بکفر نسبت
کردند و بتکفیر و قوی نوشتند و پیش از تابک ابوبکر که بادشاه شیراز بود بر در و عرصه
کردند و اجازت قتل او خواستند تا بک گفت که اگر دو شخص دیگر که در شیراز اند فتوی دهند
بتکفیری اجازت هم بقتل می کشی شیخ نجیب الدین بر غش و یکی شیخ معین الدین که بزرگ دیگر
بوده است در آن وقت فتوی پیش من آوردند من بر آن نوشتم که او مجذوب است
و مغلوب و کشتن وی جائز نیست و شیخ معین الدین نیز همین نوشت تا بک بقتل و
اجازت نداد و بهم وی گفته است که یک روز وضوی ساختم و جمال الدین در من نگرست
چون آب بروی می رسانیدم گفتم آنگاه الحکات جمال الدین گفت هیچ حدی مانده است که
می گوئی آنفع الحکات بگو آنفع الحکات شیخ شمس الدین صفی رحمه الله تعالی
وی از مشایخ کبار بوده است و صاحب حالات عظیم و کرامات بزرگ در وقتی که شیخ
نجیب الدین به بیت خدمت شیخ شهاب الدین قدس سره عزیمت بغداد کرده است شیخ
شمس الدین رفیق وی بوده است وی بر شیخ نجیب الدین قرآن خوانده بود و شیخ نجیب الدین
بر وی چیزی از فقه و در خدمت شیخ بایکد بگر صحبت می داشتند شیخ نجیب الدین گفته است که
چون بشیر از مراجعت می کردم خدمت شیخ براس من اجازت الباس خرقة نوشت و برای
شیخ شمس الدین نیز نوشت و چهل عدد کلاه به او داد و بیست بخت به شیخ شمس الدین
و بر هر یکی نام یکی از بزرگان شیراز نوشته و فرمود که چون بشیر از بسید اول به نیابت ما
اینهارا با آنان در پو شانید که نامهای ایشان بر آنجا نوشته است آنگاه الباس
خرقه و یکون کنید شیخ نور الدین عبدالصمد نطنزی رحمه الله تعالی و

له و چون آب بروی
رسانیدم آنوقت
می دارم حدیث را از
جمال الدین گفت
حدی مانده است که
می گوئی آنفع الحکات
بگو آنفع الحکات
شیخ شمس الدین
صفی رحمه الله تعالی
وی از مشایخ کبار
بوده است و صاحب
حالات عظیم و
کرامات بزرگ در
وقتی که شیخ
نجیب الدین به بیت
خدمت شیخ شهاب
الدین قدس سره
عزیمت بغداد
کرده است شیخ
شمس الدین رفیق
وی بوده است وی
بر شیخ نجیب
الدین قرآن
خوانده بود و
شیخ نجیب
الدین بر وی
چیزی از فقه
و در خدمت
شیخ بایکد
بگر صحبت می
داشتند شیخ
نجیب الدین
گفته است که
چون بشیر از
مراجعیت می
کردم خدمت
شیخ براس من
اجازت الباس
خرقة نوشت و
برای شیخ
شمس الدین
نیز نوشت و
چهل عدد
کلاه به او
داد و بیست
بخت به شیخ
شمس الدین
و بر هر یکی
نام یکی از
بزرگان
شیراز
نوشته و
فرمود که
چون بشیر
از بسید اول
به نیابت ما
اینهارا با
آنان در پو
شانید که
نامهای
ایشان بر
آنجا
نوشته
است
آنگاه
الباس
خرقه و
یکون
کنید
شیخ
نور
الدین
عبدال
صمد
نطنزی
رحمه
الله
تعالی
و

مرید شیخ نجیب الدین علی بن بر غش است عالم بوده بعلوم ظاهری و باطنی شیخ عز الدین
محمود کاشی و شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی رحمهما الله تعالی هر دو مرید وی اند شیخ
کمال الدین عبدالرزاق در تفسیر تاویلات می گوید و قد سمعت شیخنا المولی نور الدین
عبدالصمد قدس سره الله تعالی روحه الغریب عن ابیه انه کان بعض الفقهاء
فی حدیث ملة الشیخ الکبیر شهاب الدین قدس سره الله تعالی روحه
فی شهود الوحدیة و مقام البقاء و له ذوق عظیم فاداه فی بعض الايام
بیکب وینا شف فساله الشیخ عن حاله فقال انی حجت عن الحق حدة
بالکثرة و در دمت فلا اجد حالی فنبه الشیخ علی انه بدایة
مقام البقاء و ان حاله هذا اعلی او ارفح من الحال الاولی
و اتمه شیخ عز الدین محو الکاشی رحمه الله تعالی وی صاحب ترجمه عوارف
است و شارح قصیده تائیه فارضیه و سی حقاین بلند و معارف ارجمند درین دو کتاب درج
کرده است و قصیده را شرح مختصر مفید نوشته است و کشف معضلات و حل مشکلات آن
کرده است بمقتضای علم و عرفان و ذوق و وجدان خودی آنکه مراجعت کند شیخ دیگر
چنانکه در دیباچه آن می گوید و کلمه ارجح فی املاک الی مطالعة شرح دیگر
کیلا یکر لیسمة منه فی قلبی رسو و و انشأ رسد بابا لفتوح و کشف
بأذیال الروح فالتوهمینذیکو الغیر و احدث و حذو فی السیر و کرا فی التحریر
کمال الدین و عبد الرزاق
یعنی شنیدم از شیخ کمال الدین که وی از بزرگان و دانشمندان است
قدس سره الله تعالی روحه الغریب عن ابیه انه کان بعض الفقهاء
فی حدیث ملة الشیخ الکبیر شهاب الدین قدس سره الله تعالی روحه
فی شهود الوحدیة و مقام البقاء و له ذوق عظیم فاداه فی بعض الايام
بیکب وینا شف فساله الشیخ عن حاله فقال انی حجت عن الحق حدة
بالکثرة و در دمت فلا اجد حالی فنبه الشیخ علی انه بدایة
مقام البقاء و ان حاله هذا اعلی او ارفح من الحال الاولی
و اتمه شیخ عز الدین محو الکاشی رحمه الله تعالی وی صاحب ترجمه عوارف
است و شارح قصیده تائیه فارضیه و سی حقاین بلند و معارف ارجمند درین دو کتاب درج
کرده است و قصیده را شرح مختصر مفید نوشته است و کشف معضلات و حل مشکلات آن
کرده است بمقتضای علم و عرفان و ذوق و وجدان خودی آنکه مراجعت کند شیخ دیگر
چنانکه در دیباچه آن می گوید و کلمه ارجح فی املاک الی مطالعة شرح دیگر
کیلا یکر لیسمة منه فی قلبی رسو و و انشأ رسد بابا لفتوح و کشف
بأذیال الروح فالتوهمینذیکو الغیر و احدث و حذو فی السیر و کرا فی التحریر

مرید و جامع
و یکس شده
بهم در شیخ
و یکس از شیخ
و عادت من
در نوشتن
چیزی آن است
که در این سبب
از چیزی بظنه می
و شکسته باشد
در دست و دل خود را
بشیران غیب
و بسیار در این
و طلب کند
آنکه فیض کند
طلب کند فیض
زیر لب و لب
در دهن می زند
بگوید که از غیب
بگوید چون شد
و

باشد باز مانند اکثر آیات بنیات قرآن را جهت آیتی چند معدود متشابه تاویل کنند چنانکه
 آیت محکم این آیت است که قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَخَذُوا إِلَهُهُمُ اقْتَرَابًا تَوِيلُ كُنْ
 وَمَا مَعَيْتُ إِذْ مَسَّيْتُ وَلَكِنَّ اللَّهَ سَمْعُیَ رَامِقًا سَازَدُوْند و نمانند که جهت تفهیم
 خلق تا خصوصیت رسول صلی الله علیه و سلم را بدانند فرموده است چنانکه با دشاهی که مقرب
 را بملکی فرستد گوید که دست او دست منست و زبان او زبان من است شیخ نیز که یک
 را بار شاد قومی فرستد در اجازت او همین نویسد که دست او دست منست غرض آنکه
 از آیت لَا كُنْهَ اللَّهُ عَلَى الظَّالِمِينَ قائل شدن و از آیت إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُفْرٌ
 عَدُوٌّ وَفَاحِشٌ وَهُوَ عَدُوٌّ لِّلْإِنْسَانِ عَصَا و شامها اعراض کردن و تمسک آیت هُوَ الْوَلِيُّ
 وَكَانَ أَخْرَجُوا الظَّالِمِينَ وَكَانَ الْبَاطِنُ مَكْرُونٌ و نماندن که مراد آنست که هُوَ لَا يَكُنْ لَكَ
 لَيْتَ كُنْهُنَّ إِلَهُ سُلْبُهُ لَوْ كُنَّا كُفْرًا فَصَلَا عَنْ شَيْءٍ آخَرَ وَهُوَ الْوَلِيُّ
 لَا يَكُنْ لَكَ إِلَهُ إِلَهُكَ يَرْجِعُ لَكَ مَرْكَلُهُ وَهُوَ الظَّالِمُ فِي أَنْتَاهِ الظَّالِمُ وَبَسْبِ
 آتَمَالِهِ الصَّادِقُ وَكَانَ حَقًّا نَبَايَهُ الشَّيْخُ لَدُنْ رَأْيِهِ وَهُوَ الْبَاطِنُ فِي ذَاتِهِ لَا
 لَدُنْ رَأْيِهِ الْإِنْبِصَارُ وَلَا يُفْرَقُ ذَاتُهُ لَا كُفْرًا قَدْ صَحَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَلَّمَ اللَّهُ قَالُ كُلُّ النَّاسِ فِي ذَاتِ اللَّهِ حَقٌّ آتَى فِي مَعْرِفَةِ ذَاتِهِ

مهر و صفت از ذات پر
 ذات و صفات و
 افعال ظاهری باشند
 از آثار و مبادی باطن
 که در نفس ذات حق است
 که بهایم و دی را در
 نماند و نشنا سوزان
 و در این مملکت
 علیه السلام و در بیان
 میجویت خود
 از پیوسته علی الله علیه
 و سلم که همه در حق
 و ذات سبب و در حق
 بیخود و سبب
 نشنا سوزان

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَخَذُوا إِلَهُهُمُ اقْتَرَابًا تَوِيلُ كُنْ
 وَمَا مَعَيْتُ إِذْ مَسَّيْتُ وَلَكِنَّ اللَّهَ سَمْعُیَ رَامِقًا سَازَدُوْند و نمانند که جهت تفهیم
 خلق تا خصوصیت رسول صلی الله علیه و سلم را بدانند فرموده است چنانکه با دشاهی که مقرب
 را بملکی فرستد گوید که دست او دست منست و زبان او زبان من است شیخ نیز که یک
 را بار شاد قومی فرستد در اجازت او همین نویسد که دست او دست منست غرض آنکه
 از آیت لَا كُنْهَ اللَّهُ عَلَى الظَّالِمِينَ قائل شدن و از آیت إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُفْرٌ
 عَدُوٌّ وَفَاحِشٌ وَهُوَ عَدُوٌّ لِّلْإِنْسَانِ عَصَا و شامها اعراض کردن و تمسک آیت هُوَ الْوَلِيُّ
 وَكَانَ أَخْرَجُوا الظَّالِمِينَ وَكَانَ الْبَاطِنُ مَكْرُونٌ و نماندن که مراد آنست که هُوَ لَا يَكُنْ لَكَ
 لَيْتَ كُنْهُنَّ إِلَهُ سُلْبُهُ لَوْ كُنَّا كُفْرًا فَصَلَا عَنْ شَيْءٍ آخَرَ وَهُوَ الْوَلِيُّ
 لَا يَكُنْ لَكَ إِلَهُ إِلَهُكَ يَرْجِعُ لَكَ مَرْكَلُهُ وَهُوَ الظَّالِمُ فِي أَنْتَاهِ الظَّالِمُ وَبَسْبِ
 آتَمَالِهِ الصَّادِقُ وَكَانَ حَقًّا نَبَايَهُ الشَّيْخُ لَدُنْ رَأْيِهِ وَهُوَ الْبَاطِنُ فِي ذَاتِهِ لَا
 لَدُنْ رَأْيِهِ الْإِنْبِصَارُ وَلَا يُفْرَقُ ذَاتُهُ لَا كُفْرًا قَدْ صَحَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَلَّمَ اللَّهُ قَالُ كُلُّ النَّاسِ فِي ذَاتِ اللَّهِ حَقٌّ آتَى فِي مَعْرِفَةِ ذَاتِهِ

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَفَكَّرُوا فِي الْإِلَهِ اللَّهُ وَلَا تَتَفَكَّرُوا فِي ذَاتِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا
 بَرِّسُ خُنْ جَوْنٌ وَرَدِ سَطْمَقَامُ مَكَاشِفَةً مَثَلُ أَنْ مَعَارِفَ كَدْرُ بَاعِي كَيْشِي خَوَانِدُ مَحَالِ آيِدُ
 آن آن بود که حق در صورت در پائے در نظر آمد که بصفت مواجی و شبتی و حاجی متصف
 است و در آن محض ملوقات بعضی وسیع و بعضی ضیق و تنعم بعضی که منظر لطیف اند بقدر
 وقت و اثره و استقامت و بعضی که منظر قهر اند تا لم ایشان از ضیق و اثره و انحراف
 و بصفت شبتی بعضی را اثبات میکند و بصفت حاجی بعضی را محو میکند و بصفت مواجی
 و در اثر راه به تجدید پیدا میکند تا چون قدم در نهایت مقام مکاشفه نهادم باو حق یقین
 و زید و شگوفای معارف بدایت و وسط را بریزانید و ثمره حق یقین از غلاف
 عین یقین بیرون آید ای عزیز من علم مجرد که اعتقاد بازم مطابق واقع است نسبت
 به شریعت و اورو علم یقین بدایت مقام مکاشفه و عین یقین بوسط مقام مکاشفه
 و حق یقین نهایت مقام مکاشفه و حقیقت حق یقین که عبارت از یقین محض و
 است لقوله تعالى وَاتَّخِذْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ بِقُطْبِ رُجَاتِ مقام
 مکاشفه تعلق دارد و هر که بدینجا رسد هر چه گوید من جمیع الوجوه مطابق واقع باشد و آنچه
 نمود که آخر همه مقامات در منازل سائرین توحید است نه بچنان است بلکه او در شهادت
 مقام افتاده است آخر مقامات البائنة العبودية وَهُوَ عَوْدُ الْعَبْدِ إِلَى
 بَدَايَةِ كَالِهِ مِنْ حَيْثُ أَوَّلَا بَاءَ الْمُقْتَوِي وَهُوَ مَا دَا جَرَامَعِ الْحَقِّ فِي شَيْئٍ

چون بیان مشرب
 بیخود و شبتی را نباید
 حاجی را محو میکند بدایت
 حال و باز باید که
 از پیوسته طلبید
 در بدایت موجود
 بود پس معنی عبارت
 چنین شود که عبودیت
 خود بنده است
 بدایت حال را بدین
 شهادت و توحید است
 که حق بدایت
 بنابر بدایت
 مطلوب شده
 و عین محلیات در
 عالی که این بود اند
 و سبب آن باشد

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَفَكَّرُوا فِي الْإِلَهِ اللَّهُ وَلَا تَتَفَكَّرُوا فِي ذَاتِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا
 بَرِّسُ خُنْ جَوْنٌ وَرَدِ سَطْمَقَامُ مَكَاشِفَةً مَثَلُ أَنْ مَعَارِفَ كَدْرُ بَاعِي كَيْشِي خَوَانِدُ مَحَالِ آيِدُ
 آن آن بود که حق در صورت در پائے در نظر آمد که بصفت مواجی و شبتی و حاجی متصف
 است و در آن محض ملوقات بعضی وسیع و بعضی ضیق و تنعم بعضی که منظر لطیف اند بقدر
 وقت و اثره و استقامت و بعضی که منظر قهر اند تا لم ایشان از ضیق و اثره و انحراف
 و بصفت شبتی بعضی را اثبات میکند و بصفت حاجی بعضی را محو میکند و بصفت مواجی
 و در اثر راه به تجدید پیدا میکند تا چون قدم در نهایت مقام مکاشفه نهادم باو حق یقین
 و زید و شگوفای معارف بدایت و وسط را بریزانید و ثمره حق یقین از غلاف
 عین یقین بیرون آید ای عزیز من علم مجرد که اعتقاد بازم مطابق واقع است نسبت
 به شریعت و اورو علم یقین بدایت مقام مکاشفه و عین یقین بوسط مقام مکاشفه
 و حق یقین نهایت مقام مکاشفه و حقیقت حق یقین که عبارت از یقین محض و
 است لقوله تعالى وَاتَّخِذْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ بِقُطْبِ رُجَاتِ مقام
 مکاشفه تعلق دارد و هر که بدینجا رسد هر چه گوید من جمیع الوجوه مطابق واقع باشد و آنچه
 نمود که آخر همه مقامات در منازل سائرین توحید است نه بچنان است بلکه او در شهادت
 مقام افتاده است آخر مقامات البائنة العبودية وَهُوَ عَوْدُ الْعَبْدِ إِلَى
 بَدَايَةِ كَالِهِ مِنْ حَيْثُ أَوَّلَا بَاءَ الْمُقْتَوِي وَهُوَ مَا دَا جَرَامَعِ الْحَقِّ فِي شَيْئٍ

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَفَكَّرُوا فِي الْإِلَهِ اللَّهُ وَلَا تَتَفَكَّرُوا فِي ذَاتِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا
 بَرِّسُ خُنْ جَوْنٌ وَرَدِ سَطْمَقَامُ مَكَاشِفَةً مَثَلُ أَنْ مَعَارِفَ كَدْرُ بَاعِي كَيْشِي خَوَانِدُ مَحَالِ آيِدُ
 آن آن بود که حق در صورت در پائے در نظر آمد که بصفت مواجی و شبتی و حاجی متصف
 است و در آن محض ملوقات بعضی وسیع و بعضی ضیق و تنعم بعضی که منظر لطیف اند بقدر
 وقت و اثره و استقامت و بعضی که منظر قهر اند تا لم ایشان از ضیق و اثره و انحراف
 و بصفت شبتی بعضی را اثبات میکند و بصفت حاجی بعضی را محو میکند و بصفت مواجی
 و در اثر راه به تجدید پیدا میکند تا چون قدم در نهایت مقام مکاشفه نهادم باو حق یقین
 و زید و شگوفای معارف بدایت و وسط را بریزانید و ثمره حق یقین از غلاف
 عین یقین بیرون آید ای عزیز من علم مجرد که اعتقاد بازم مطابق واقع است نسبت
 به شریعت و اورو علم یقین بدایت مقام مکاشفه و عین یقین بوسط مقام مکاشفه
 و حق یقین نهایت مقام مکاشفه و حقیقت حق یقین که عبارت از یقین محض و
 است لقوله تعالى وَاتَّخِذْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ بِقُطْبِ رُجَاتِ مقام
 مکاشفه تعلق دارد و هر که بدینجا رسد هر چه گوید من جمیع الوجوه مطابق واقع باشد و آنچه
 نمود که آخر همه مقامات در منازل سائرین توحید است نه بچنان است بلکه او در شهادت
 مقام افتاده است آخر مقامات البائنة العبودية وَهُوَ عَوْدُ الْعَبْدِ إِلَى
 بَدَايَةِ كَالِهِ مِنْ حَيْثُ أَوَّلَا بَاءَ الْمُقْتَوِي وَهُوَ مَا دَا جَرَامَعِ الْحَقِّ فِي شَيْئٍ

و مولانا شیخ قنستانى در تاريخ ولادت و وفات امير قوام الدين گفته است كه اين تارك
سالک قوام ملت و دين نکه در طريق طلب شل شاه او هم بود سال خدمت و چهار سال در
سلسله روزه و آغاز عید عالم بود شب مفارقتش بر شهر مرشد و دست ببراقضای قضاء
شیخ شب مقدم بود و خواجہ شمس الدين محمد الکوسوی الحامی رحمه الله تعالى و سے از
اولاد کبار و اخفاء بزرگوار حضرت شیخ الاسلام احمد الحامی النامقی ست قدس الله تعالی ستره
و خرقه حضرت شیخ که می گویند همان خرقه است که از شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس الله تعالی سره بود
رسیده بود و دیگر بیان آن و صلوات بر این حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم موجود است
از میان همان اولاد و بخاوند ایشان رسیده جامع بود میان علوم ظاهری و باطنی در او و در
صبح و شام و ذکر هر طریق خدمت شیخ زین الدین می رفت و صحبت شیخ بهاء الدین عمر بسیار
می رسید و اعتقاد و ارادت تمام داشت در او اهل حال می را جذب رسیده بوده است چنانکه
چند روز از حص غائب بوده و نماز با از وی فوت شده می فرمود که در آن جذب مشایخ
وقت چون شیخ زین الدین خوانی و شیخ بهاء الدین عمر بقصد تربیت و اصلاح حال من بر من
ظاهر شدند اما من هیچکدام را تسلیم نه شدم و خدمت شیخ زین الدین بر سینه من نشسته علی
میکرد و ازان آواز می آمد چنانچه حلا جان پنبه را از پنبه دانه جدا کنند این ذکر هرگز آن آواز
است که بمن رسیده است و میفرمود که بعد از آن حضرت شیخ الاسلام احمد قدس سره در صورت
خواجہ ابوالکلام که از اولاد بزرگوار و سے بود بر من ظاهر شد و نفس مبارک خود در من دمید
فی الحال بهوش باز آمدم و از وقت نماز پرسیدم و بقضای فوائت مشغول شدم مصنفات شیخ
محمد الدین بن العربی را معتقد بود و مسئله توحید را بموافق وی تقریر میکرد و آن را بر سر مندرج
علمای ظاهر چنان بیانی میفرمود که یکپس بران مجال انکار نمی بود و در اسرار و حقائق قرآن
و احادیث نبوی و کلمات مشایخ بغایت تیز فهم بود باندک توحی معانی بروی فایض میشد
که بعد از تامل بسیار بخاطر دیگران کم رسیدی خدمت مولانا سعد الدین کاشغری و مولانا
شمس الدین محمد اسد و مولانا جلال الدین ابویزد پورانی و غیر ایشان از عزیزان منی که
در آن وقت بودند مجلس می حاضر میشدند و معارف و لطافت و بر استخوان میکردند

و دانشی و غلظ مجلس سماع و برادری عظیم می رسید و سیاهی بسیاری زد و از آن همه بوی
سرايت میکرد و در بعضی اوقات مردمان را در حضور صفات غالبه بر نفوس ایشان سے دید
روزی میگفت که اصحاب باگاه گاه از صورت انسانی بیرون می آیند از دود بحال خود
باز میگردد و یک دو کس را نام می برد و میگفت که هرگاه که پیش من می آیند و صورت مگان
چهار چشم می نمایند بسیار بودی که در صحبت و می چیزی بر خاطر کسی گذشتی آنرا اظهار کن
برو جی که غیر آن کس ندانستی توفی رحمه الله ضحوة الزهراء يوم السبت السادس والعشرين
من جمادی الاول سنة ثلث و ستين و ثمانمائة و در تاریخ وفات و سے گفته است
شیخ اکمل قدوة اکمل که بود اهل صورت را بعضی رهنمون خواجہ شمس الدین محمد کز غمش
آسمان پر ششیده دلق نیلگون ساخت چهار ساحت قدس قدم به خیمه زد و از شفا مکان
برون و چرخ دون لک پایه قدس بود و سال تارخیش پیرس از چرخ دون و قبر و سے
در حوالی مسجد جامع هرات ست نزدیک بزار متبرکه فقیه ابویزد مرغی رحمه الله تعالی
مولانا زین الدین ج ابو بکر تایبادی رحمه الله تعالی می در علوم ظاهری
شاگرد مولانا نظام الدین هروی ست اما بواسطه ورزیش شریعت و متابعت سنت
الباب علوم باطنی بروی مفتوح شده بوده است و احوال و مقامات عالیه ارباب
ولایت میسر گشته و می بحقیقت اولیسی بوده است و تربیت از روحانیت شیخ الاسلام
احمد النامقی الحامی قدس الله تعالی سره یافته است و ملازمت تربیت مقدمه و سے
بسیار می کرده است چنین گویند که بعد از آنکه خدمت مولانا نادی بر ریاضات و عبادات
اشتغال نمود شیخ الاسلام احمد قدس سره بروی ظاهر شد و گفت خدا تعالی داری و در تو
در شفا خانه مانده است خدمت مولانا مدت هفت سال پیاپی بیشتر بایست برهنه از تانی
به تربیت مقدمه ایشان میرفتی و تلاوت قرآن هفت سال میشدی و چون به تربیت مقدمه
رسیدی در گنبدی که محاذی آنست بایستادی و تلاوت قرآن مشغول شدی و در هر چند وقت
اندکی بیشتری آمدی تا مدت هفت سال را پیش مرقد شریف دی رسیده بعد از آن هرگاه که
پیش مرقد وی رسیدی به ششستی و ویرا اختلاف احوال که چند وقت می ایستاد گاه

دور و گاه نزدیک و در آخری نشست بی توقف سوال کردند جواب داد که همه با مردان شایسته
آنحضرت بود و بعد از آنکه سی سال برین طریق بود و بعضی از اصحاب وی گفته اند که آنچه بر ما معلوم
شده است هزار ختم قرآن برین طریق کرده بود از روی عبادت حضرت شیخ الاسلام اشارت بآن فرست
که احرام زیارت مشهد مقدس رضوی سلام الله علی من حل فیہ بند و با خمارت و غلغله و
نواز شمایافت و از آنجا عزیمت طواف مزارات طوس کرد شب در مزار تبرک شیخ ابونصر
سراج بود حضرت رسالت راضی الله علیه و آله و سلم در خواب پدید آمدند که فرمودند که فردا طوس ترا
در ویشی عریان پیش آید ویرا تعظیم کن و حرمت دارد لیکن سجده مکن چون با بادا شهر طوس
در آمد ببا محمود طوسی را که مجذوب بود دید بران صفت که حضرت رسالت صلی الله علیه و آله
و سلم گفته بودی آمد چون مولانا را دید خود را بر زمین افکند و سر و سر نه کشید مولانا پیش آمد رسید
و زمانه بر پای ایستاد و بعد از ساعتی پای خود از بند بیرون کرد و بر پای خاست و با خود
می گفت ای بی ادب کسی را تعظیم نمی کنی که دوش پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم در تربت
شیخ ابونصر سراج با وی ملاقات کرد و وی را بتوفیق نشان داد و فرشتگان آسمان از وی شرم
می دارند مولانا بروی سلام کرد جواب داد و گفت برو که اولیا و روبرو با مظهر قدوم تو آمد
گویند که خدمت مولانا بعد از آن هر سال یکی از خواص خود را بسلامت ببا محمود فرستاده و
سخنان و سوره را نوشته بیاوردی و اگر چه آن سخنان نه بر طریق ارباب عقل بود و خدمت مولانا
معنی آن را فهم کردی و مقصود از آن بدانستی خدمت خواجہ محمد باقر ساجد سلسله نقی روضه در کربلا
اخیر که کج می رفته است و زیارت مرقد مظهر خدمت مولانا آمده بودی فرموده که اول بار که همراه
خواجہ بزرگ خواجہ بهار الدین قدس سره را می بینم بر سر قدم قائم و در فرقه خدمت یعنی
میل بجانب مشهد مقدس رضوی کردند و بعضی میل بجانب هری مقرری آنکه همه در پیشاپای او بودند
حضرت خواجہ میل بجانب هری کردند و فرموده که میخواهم که صحبت مولانا زین الدین ابو بکر برسم من جوان
بودم و از احوال خدمت مولوی آگاهی نداشتم بمشهد رفتم و خواجہ محمد برین معنی اظهار داشت میگوید که
میگویند که چون حضرت خواجہ بنام باد رسیده و نماز باراد با خدمت مولانا بجماعت گزارده
در صفت اول چنانچه طریقه ایشان بوده بر آنکه شسته بوده چون مولانا از او ادواغ شده برخاسته

پیش ایشان آمده و معاف کرده و نام پرسیده خدمت خواجہ فرموده اند که بهار الدین مولانا گفته است که
برای ما نقشی بر بند خواجہ فرموده اند که آمده ایم که نقش بر خدمت مولانا ایشان را بخانه برده اند
و دوسه روز صحبت داشته اند بعد از چند وقت دیگر یکی از اصحاب خواجہ عزیمت حج کرده بوده است خواجہ
وی را وصیت کرده بود که بصحبت و زیارت مولانا زین الدین ابو بکر برسی که وی از روز شش
شرعیست بمقامات عالیله از باب طریقت و حقیقت رسیده است در کتابی که شیخ عالم مفسر شیخ
سعید الدین جنبه شیرازی در شرح مزارات شیراز تصنیف کرده است نوشته است که مولانا
روح الدین ابوالکارم محمد بن ابی بکر البلیدی که از مشاییر اهل علم و فضل بوده و باوصاف شریفه
موصوف و باخلاق حمیده معروف و استادان بزرگوار را خدمت کرده بود و سندها عالی
داشت و سالها در جماره عتیق بدرس اشتغال داشت و در سنه سبع و ثمانین و سبعمایه وفات کرد
بعد از چند روز از وفات وی وی را خواب دیدم گفت که علما در درجات است و چه درجات که
میان ایشان و انبیا تفاوت نیست مگر یک درجه از وی سوال کردم که از علمای که اکنون
در قید حیات اند کدام از ایشان اقرب است بخدای تعالی گفت مولانا زین الدین ابو بکر تایید
و من وی را نمی دانستم چون از خواب در آمدم تجسس کردم کسی که وی را در خراسان دیده بود تعریف
و توصیف کرد و توفی رحمه الله فی منتصف النهار من یوم الخميس سلخ محرم الحرام سنه احدى و تسعين
و سبعمایه و ملک عماد الدین زرقانی در تاریخ وفات وی گفته است شمر سنه احدى و تسعين بود
تاریخ بگذشته بمقتضای سلخ محرم شده نصف النهار آن پنجشنبه که روح پاک مولانا و اعظم
سوی خلد برین رفت و ملائک همه گفتند از جان خیر مقدم مولانا جلال الدین محمود را
هر غایبی رحمه الله وی نیز در علوم ظاهری شاگرد مولانا نظام الدین بر و است و بخت رزق
شرعیست و متابعت سنت ازین طریق خطی کامل و نقیسی تمام یافته بوده است در تقوی و در جہدی
بلغ می نموده می آرد که بزرگ و سبکی از اکالات و مقامی را که وقف کرده بود در زراعت
و کار فرموده بود چون ازان وقوف یافته حاصل آن زراعت را تصرف کرده و فرموده
تا بر فقر و مستحقان تصدق نموده اند ملک بهرات یک صره زر برسم هدیه بوی فرستاد قبول نمود
حامل صره گفت اگر این را به پیش ملک باز برسم ملول خواهد شد بر فقرای که شاگردان

شماست و در هر سه می باشد قسمت کنید فرمود که تو خود آن را بدر سه بر و هر کس که قبول کند بوی
 اما بشرط آنکه بگویی که این زر از کجاست زر را بدر سه بر و هیچ کس آن را قبول نکرد و در راه ذوالحجه
 سنه ثمان و سیمین و سبع مایه از دنیا رفته بود و قبرش در مغرب هرات است رحمه الله تعالی
 مولانا جلال الدین ابو یزید پورانی رحمه الله تعالی وی کسب علوم مشرقی
 کرده بوده و بواسطه رعایت شریعت و متابعت سنت بمقامات عالیه رسیده بود اکثر اوقات و
 بعد از ادای وظائف طاعات بکفایت جهات مسلمانان گذشتی هر کسی در هر نیمی که بوسه رجوع
 کرده بقدر وسع در آن هتاهم نمودی و در کفایت آن مبرکه از انبای دنیا رجوع بایسته کرد
 بنفس خود رجوع کردی و هر سخن از مواظبت و نضاح که بر زبان وی گذشتی آنرا در نفوس مستعان
 تاثیر عظیم بودی اگر چه آن را بارها شنیده بودند و هر خاطر داشتندی و وی را در طریقت
 بحسب ظاهر پیری نبوده است همانا که ادیبی بوده است وی گفته است که هرگاه که مرا اشکال
 می افتد روحانیت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم بی واسطه آن را دفع می کند گویند که
 روزی از اصحاب خود شاه طلبید و گفت حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم فرموده اند که بایزید
 گاهی محاسن خود را نشانه میکند و صحبت مولانا ظهیر الدین خلوتی میرسیده است و طریقه وی را
 بسیار مقصد بوده اگر چه بنسبت ارادت وی در دنیا بده بود کم بود که خانه و سه از
 همانان خالی بودی و برای ایشان طعامهای مرغوب می ساختی با آنکه دخل و سه از بلخ
 و زراعت محقری بود روزی می گفت که بیشتر چنان بود که هر وقت که جماعتی عزیزان از
 شهر متوجه پوران شدند می بر من ظاهر می شدند و دانستم که چند کس اند و کی خواهند رسید
 طعامی مناسب ایشان ترتیب میکردم که چون برسد بی انتظار پیش آورم و گفته که یک شب در مسجد
 قرآن تمام می شد یکی از ترکان کنار رود چند روغن خوشی بجهت آورد و سوگند می داد که از آن بخور
 که از وجه علال است من یک روغن خوشی برداشتم و دو نیم کردم و باز یک نیم را بدو نیم کردم یکی از آن
 دو نیم را بخوردم آن معنی بر من مستور شد از آن وقت بعد از توجه عزیزان با بنجانبه قوت نمی یابم
 و وقت رسیدن ایشان را نمی دانم در تشویش می فتم روزی با جماعتی بزیارت بخدمت وی رفتم
 وقت انگور بود ما را ببلخ انگور در آورد و خود برفت ما طواف باغ کردیم و آن قدر انگور که می بایست

خوردیم یکی از آن جماعت خوشه چند انگور برداشت دیگری با وی گفت که خدمت مولانا اجازه است
 برداشتن نه کرده اند و آن قصه بگفت که از بعضی علمای وقت واقع شده بود که جمعی همانان می
 شده بودند یکی از آن جمیع از سفره وی تبرکی برداشته بود چون خادم سفره برداشت خادم را
 گفت چرا نمی کنی نکردی خادم گفت من هیچ منکر حاضر نشدم گفت فلان کس بی اجازه است
 نه که کرده سفره را پیش وی برآید و از سفره خادم سفره پیش وی برآید و از سفره انداخت بعد از آن
 خدمت مولانا آمد و از برای ما طعام آورد چون طعام خورده شد اجازه مرا بحت خواستیم در وقت
 بیرون آمدن پیش در بایستاد و گفت کسی را که اجازه در آمدن ببلخ کردند آن اجازه خوردن
 و بیرون بیرون است و آنچه آن عالم کرده است نیکو نگه داشته است اگر چه در اول اجازه نگذاشته بود و دست
 که در آخر بجل کند آن را در سفره نماند و نگذاشت دیگر با جمعی اتفاق زیارت وی افتاد در وقت بخت
 یکی از ایشان را در خاطر گذشت بود که اگر خدمت مولانا را که امتی هست می باید که قدری کشمش تبرک
 بمن دهد چون ویرا خبر داد کردیم آن شخص را آواز داد که یک ساعت باش بخانه درون رفت و یک
 طبق میز بیرون آورد و بوی داد و گفت معذور دارم که در باغهای ما کشمش نمی باشد یکبار بپکود
 نماز شام میگزاردم چنان ویرا مغلوب و مستغرق یافتم که گویی خود با جمیع شعوری نداشت در قیام
 که می استاد گاهی دست راست بالای چپ می نهاد و گاهی دست چپ بالای دست راست توفی حمد
 علیه السلام و الاثنین با عشرین ذی القعدة سنه اثنین و ستین و ثمان مایه و قبری در شهر مولانا ظهیر الدین
 خلوتی رحمه الله تعالی وی جامع بوده است میان علوم ظاهری و باطنی مولانا زین الدین ابو بکر
 تابادی می فرموده است که در زیر طاس فلک مثل ظهیر الدین کسی را نمی دانم او می شیخ سیف الدین
 خلوتی است و پانزده سال در صحبت و خدمت وی بوده است و شیخ سیف الدین در سنه ثلاث و ثمانین
 و سبعمایه از دنیا رفته است و قبری در مزار خلوتیان است بر سر تل گازرگاه و شیخ سیف الدین می شیخ
 محمد خلوتی است می گویند که هرگاه که در خوارزم بکر مشغول شدی آواز وی چهار فرسنگ رفتی و محمود پلوان
 بکیا را حاضر می کرده است و با وی صحبت میداشته شیخ ظهیر الدین قاری سبعة بوده است وی گفته است که
 چون قرآن را تمام برآستاد خواندم حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم می فرمودند که گفت
 ظهیر الدین قرآن را بر من بخوان از اول تا آخر بر آنحضرت خواندم گویند که وقتی در این شهر بود چهار نوبت

انظار کرد و آب گندم جو شیده هر ده روز یک نوبت و گویند که هرگاه که بزیارت گارگاه رفتی چون از پل گارگاه در گذشتی پای برهنه کردی و گفتی از اولیاء الله شرم میدارم که پای با تعلین بر روی ایشان ننهد ترا بخ سنت ثمانیه از دنیا رفته قبر وی در مزار خلوتیان است و جوار قبر شیخ وی شیخ بهاء الدین زکریا ملتانی رحمه الله تعالی وی تحصیل علوم ظاهری و تکمیل آن کرده بوده است بعد از آنکه مدت پانزده سال بدرس و افاده علوم مشغول بود و هر روز به مقتاد تن از علماء و فضلاء استفاده میکرد و عزیمت حج کرد و در وقت مراجعت از حج به بغداد رسیده در خانقاه شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی سره نزول کرد و مرید شد و این همه منزلت و کمال از آن آستانه یافت شیخ فخر الدین عراقی و امیر حسینی رحمهما الله تعالی و بعد از وی قائم مقام وی در مسند ارشاد و فرزند وی شیخ صدر الدین بوده است و امیر حسینی در کتاب کنز الرموز در مدح و شان گفته است شیخ هفت اقلیم قطب دلیما و اصل حضرت ندیم کبریا به فخر ملت بهاء شرع و دین و جان پاکش منبع صدق و یقین و از وجود او بنزد دوستان و جنت الماوی شده هندوستان و منکر و از نیک و از بد تا فتم این سعادت از قبولش یافتیم و رخت هستی چون برون برد از میان و کرد پردازی بهایش را آشیان آن بلند آوازه عالم پناه و سرور و عهده افتخار صدر گاه و صدر دین و دولت آن مقبول حق و نه فلک بر خوان جودش یک طبق شیخ نظام الدین خالیدی دهلوی معروف به شیخ نظام الدین و لیا و قدس الله تعالی سره از مشایخ هند است بعد از تحصیل علوم دینی و تکمیل آن شبی در جامع دہلی بسر می برد چون وقت سحر مؤذن بناده برآمد این آیه برخواند که یا ایها الذین آمنوا ان تحشعوا فلیکم لذكر الله چون آن را شنید حال بروی متغیر شد و از هر جانبی بروی انوار ظاهر شد چون با مداد شد بی زاد و راحله روی بدیافت ملازمت و خدمت شیخ فرید الدین شکر گنج نهاد و آنجا می گذشت و بمرتبه کمال رسید خدمت شیخ وی را اجازت تکمیل دیگران داده دہلی مراجعت فرمود آنجا به تعلیم طلبه علم و تربیت طبقه اہل ارادت اشتغال نمود و حسن و خصلت دہلوی هر دو مردمان وی اند شیخ فرید الدین خرقه از خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و اردو وی از خواجہ معین الدین حسن بخاری دوی از خواجہ

عثمان بارونی دوی از حاجی شریف زندنی دوی از شیخ الاسلام قطب الدین مودودی حشینی رحمهم الله تعالی گویند شخصی براتی که مبلغ کثیر در آنجا نوشته بود کم کرد پیش نظام الدین آمد و قصه کم شدن برات را بعرض رسانید و اظهار تضرع و اضطراب کرد شیخ یکدم بوی داد که این را حلوه بخور و روح شیخ فرید الدین بدو نشان داد چون آن شخص درم را بجو اگر داد و حلوه گرفت و در حلوه کاغذ پیچیده بوی داد چون نیک نگاه کرد آن کاغذ برات کم شده وی بود این نیک است آن که مردی صد و بیست و پنج داشت و در آن باب حجتی گرفته چون وقت مطالبه رسید حجت را نیافت پیش شیخ بنان حال مدوالتماس دعا کرد شیخ گفت من پیرم و ششیرنی دوست دارم بر دو یک رطل حلوا برای من بخور یا ترا دعا کنم آن مرد حلوا بخورد و در کاغذ پیچیده پیش شیخ آورد شیخ گفت کاغذ را باز کن باز کرد حجت وی بود پس گفت حجت را بستان و حلوا ببر و بخور و بگو دکان خود ده هر دو را برگرفت و بر رفت گفتند که تاجری را از ملتان و دهان در راه غارت کردند و اسرا مال وی بر دزدان بخت شیخ صدر الدین فرزند شیخ بهاء الدین زکریا که صاحب سجاده بود رفت که عزیمت دہلی دارم و التماس سپارش کرد شیخ نظام الدین که آنجا التفات نمایند که ویران سربای تجارت بدست آید شیخ صدر الدین التماس نیرامبول داشت و رتبه نوشت چون بدہلی رسید در قعر شیخ نظام الدین داد شیخ خادم را آواز داد و گفت که فردا از لعل با مداد و وقت چاشت هر فتوحی که رسد در راه این عزیز نهادیم تسلیم وی کن خادم روز دیگر آن شخص را جائی نباشاند و هر فتوحی که می رسید تسلیم می میکرد و وقت چاشت دوازده هزار تنگ حساب آمد برداشت و بر رفت وقتی سلطان علاء الدین محمد شاه غلجی میفرزید از زرو جو اهر پزند شیخ فرستاد قلندر می در برابر شیخ نشسته بود پیش آنکه ایها الشیخ الهدایا مشترک شیخ گفت اما تنها خوشترک قلندر باز پس گشت شیخ فرمود که پیش آنی که مقصود آن بود که ترا تنها خوشترک چون قلندر خواست که میز را بر دارد و قوت بجال آن وفا نکرد بعد دگاری خادم شیخ محتاج شد و قتی تجدید وضو کند بود و خواست که محاسن شانه کند شانه در طاق بود کسی نزد یک آن نبود که شانه را بدست شیخ رساند شانه از طاق بخت و خود را بدست شیخ رسانید شیخ ابو جعفر الله الصومی قدس الله تعالی روح وی از بزرگان شایخ گیلان در کوسای نهاد ایشان بود و او را احوال عالی و کرامات ظاهر بود

نفس است و اما روح برقرار خود است و در مشاهده خداوند و گفتن بجا با او برت من نفس خود
 گفتم بیرون نخواهم رفت ناگاه ابو العباس خضر علیه السلام در آمد و گفت بر خیز و پیش او بسجده
 رفتم دیدم که ابو سعید بر در خانه خود ایستاده است و انتظار من می برد گفت ای عبدالقادر
 آنچه من ترا گفتم پس نبود که خضر را نیز می بایست گفت پس مرا بخانه در آورد و طعامی که می آید به
 لقمه لقمه در دهان من می نهاد تا سیر شدم بعد از آن مرا خرقه پوشانید و صحبت ویران لازم گرفتیم
 الشيخ ابو محمد عبدالقادر بن ابی صالح بن عبداللہ بجلی بسا خرقه من بد الشیخ ابی سعید البکاک
 علی الخزمی و هو کلبیها من بد الشیخ ابی الحسن علی بن محمد بن یوسف المقرشی البکاری و یلبسها
 من بد الشیخ ابی الفرج الطرسوسی و هو من بد الشیخ ابی الفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز البتیمی
 و هو من بد ابی بکر الشبلی قدس سره و احوام و هم وی گفته که فقی که در سیامات می بود شخصی من آمد
 که من وی را هرگز ندیده بودم گفت صحبت می خواهی گفتم آری گفت بشرط آنکه مخالفت نه کنی
 گفتم نه کنم گفت اینجا بنشین تا من بیایم یک سال بر رفت پس باز آمد من با آنجا بودم ساعتی نزدیک
 من نشست پس برخاست و گفت از اینجا بروی تا من بیایم یکسال دیگر بر رفت پس باز آمد
 ساعتی نشست و برخاست و گفت از اینجا بروی تا من بیایم یکسال دیگر بر رفت پس باز آمد
 با خود نان و شیر آورد و گفت من خضرم را فرمودم که با تو طعام خورم آنرا بخور و گفتم بر خیز و بخور
 در آی با هم بخور و در آمدیم شیخ حماد و باس رحمه الله تعالی وی از جمله مشایخ شیخ
 محی الدین عبدالقادر است کان اُمیًا و فقیه عظیمًا باب المعارف و لا کتم اوصافه و کلامه
 لکشیایه الیکبار شیخ عبدالقادر جوان بود و در صحبت شیخ حامدی بود روزی باد تمام در صحبت
 وی نشست بود چون برخاست و بیرون رفت شیخ حامد گفت این عجبی را قدی است که در وقت
 وی برگردن همه اولیا خواهد بود هر آینه ما مور خود با که بگوید قک فقی هذین علی ترا قبلاً
 علی و لی الله و هر آینه آن را بگوید و همه اولیا گردن نهند قتی الشیخ الحاد فی شهر رمضان
 سنه خمس و عشرين و خمسمایه یکی از علمای شام عبداللہ نام گفته است که در طلب علم
 بخدا در رفتم و ابن سقادران وقت رفیق من می بود در نظامیه بغداد و عبادت مشغول
 می بودیم و زیارت صاحبان می کردیم و در آن وقت در بغداد عزیز بود که می گفتند

صلی الله علیه و آله و سلم
 فی غنیة فی مناقبنا
 و در بدوی کشور
 باب سلف و امثال
 و نشست معتز است
 مثل کبار است
 قولی نه
 رتبه انجلیه قدیم
 من این برگردن
 است از اولیا
 خدا ع

که وی غوث است و نیز می گفتند که هر وقت که می خواهد پنهان میشود و نیز می گفتند که هر وقت که
 می خواهد پیدا میشود پس من و ابن سقادر شیخ عبدالقادر و وی هنوز جوان بود زیارت غوث
 رفتیم ابن سقادر راه گفت از وی مسئله خواهم پرسید که جواب آن ندانم من گفتم از وی مسئله
 خواهم پرسید تا به بنیم چه میگوید شیخ عبدالقادر گفت معاذ الله معاذ الله که از وی چیزی پرسیم
 من پیش وی میروم و انتظار بر کات وی میسر می چون بروی در آمدیم ویرا در جاس خود
 ندیدیم ساعتی بودیم دیدیم که بر جای خود نشسته است پس از سرخشم در ابن سقادر گریست و گفت
 وای بر تو ای ابن سقادر من مسئله می پرسیم که جواب آن ندانم آن مسئله این است و جواب آن
 این می بینم که آتش کفر در توبانه می زند بعد از آن بمن گریست و گفت ای عبداللہ از من مسئله
 می پرسیم و می بینی که چه می گویم آن مسئله این است و جواب آن این است هر آینه که فرود آید ترا دنیا
 تا بدو گوش با من بی ادبی کردی و بعد از آن شیخ عبدالقادر گریست و ویرا بخود نزدیک
 به نشاند و گرامی داشت و گفت ای عبدالقادر خدای در رسول خدای را خوشنود ساخته
 باد به که نگاه داشتی گویم که می بینم ترا در بغداد که بمنبر بر آمده و می گوئی قک فقی هذین علی
 و لی الله و می بینم اولیای وقت ترا که همه گردنهای خود را بپست کردند از اجل او
 اکرام ترا پس در جهان ساعت غائب شد بعد از آن وی را هرگز ندیدیم و هر چه نسبت بشیخ
 عبدالقادر گفت واقع شد و ابن سقادر تحصیل علوم اشتغال ببلغ نمود و بر اقران خود فائق شد
 علیمه وی را بر رسالت بلک روم فرستاد و ملک روم علمای نصرانی را با وی مناظره فرمود و هر دو
 الزام و اتمام کرد که در نظر ملک روم بر گزید و ملک را در ختری بود و خدیوی بوی مفتون شد و وی از ملک
 خواستگاری کرد گفت بشرط آنکه نصرانی شوی اما بابت کرد دختر را بوی داد پس ابن سقادر کلام
 غوث را یاد کرد و دانست که آنچه بوی رسید بسبب وی رسید اما چون به شوق رفتم نور الدین شهید
 مرا بر تولیت اوقات اگر اه کرد و دینار وی بمن نهاد و سخن که غوث در حق من گفته بود راست شد
 روزی شیخ عبدالقادر در رباط خود مجلس گفت و عامه مشایخ قریب به پنجاه تن حاضر بودند
 از آن جمله شیخ علی بن عتی بود و شیخ بقا بن بک و شیخ ابو سعید قلیوی و شیخ ابو الفجیب عهده روی
 و شیخ جابگیر و غضیب البان موصلی و شیخ ابو السعود و غیر ایشان از مشایخ کبار شیخ سخن

قولی قدس
 زده علی رتبه
 بنی خضر من این
 قک فقی هذین علی
 است از اولیا
 خدای قدس

واقع شد و میان خرقه پوشیدن من از وی و خرقه پوشیدن ابن نقطه از من بست و پنج سال در میان شد و ابن نقطه چنان بود که فرموده بود یکی از علماء می گوید که پیش شیخ عبدالقادر در آمد و هنوز جوان بودم و با خود کتابی از علوم فلاسفه همراه داشتم شیخ عبدالقادر بی آنکه در آن کتاب نظر کند یا از من پرسد که آن چه کتابست گفت یا فلان بقیس الرقیق کتابک هذا بر خیز و آن را بشوی من عزیمت کردم که از پیش شیخ برخیزم و آن کتاب را در خانه بگذارم و دیگر با خود بر ندارم و از ترس شیخ نفس من شستن آن مسامحت نکرد زیرا که چیزی از آن کتاب دانسته بودم و مرا محبتی بآن واقع شده بود خواستم که بآن نیت برخیزم شیخ بمن نظر کرد مرا قوت برخاستن نماند چون کسی که ویرا بند کرده باشند پس گفت کتاب خود را بمن ده آن را بکشادم همه اوراق آن را سفید دیدم که بر آن یک حرف نوشته نه بود بدست شیخ و آدم اوراق را بگردانید و گفت این کتاب فضائل قرآن است و بمن داد و دیدم که کتاب فضائل قرآن است بنویسین خطی نوشته پس گفت تو به کردی که زبان نگویی آنچه در دل تو نباشد گفتم آری گفت برخیز برخاستم و هر چه از آن کتاب یاد گرفته بودم همه فراموش شده بود و هرگز تا این زمان بخاطر من نیامده است روزی شخصی ابوالمعالی نام در مجلس شیخ حاضر شد در آنشای مجلس می رانقاها می عظیم گرفت چنانکه مجال حرکت نماند و بی طاقت شد بطریق استغاثه بجا نشین نظر کرد شیخ یک پایه از منبر فرود آمد پایه اول سری بچون سر آمدی پیداشد چون شیخ پایه دیگر فرود آمد بآن سر برد و دو و شش ظاهر شد و همچنین پایه پایه فرودی آمد و آن صورت زیادت می شد تا صورتی شد بعینه مثل صورت شیخ و چون گفت توانی مثل او باشی و بکلامی مثل کلام شیخ و این را غیر آن شخص و من شاء الله تعالی هیچ کس نمی دید شیخ آمد و بر بالای سر وی ایستاد و آستین خود را منديل خود بر سر آن شخص پوشید آن شخص خود را در صحرای کثافت کشا و در آنجا بوی آب روان بر کنایه جوئی با خود و دسته کلید همراه داشت از آن درخت بیادخت و بقضای حاجت مشغول شد بعد از آن وضو ساخت و دو رکعت نماز بگذارد و سلام داد شیخ آستین یا منديل از سر وی برداشت خود را در مجلس شیخ دید و اعضای وی ز آب وضو و تقاضای وی مدفع شده و شیخ بر بالای منبر سخن گوید که گویا هرگز فرود نیامده آن موعظه را و بجا بیکس گفت و دسته کلید

سلطان بقیس الرقیق
کتابک یا ابی القاسم
امی محمد بن قتیب
بر کتابت
این کتاب

را طلب کرد و با خود نیافت بعد از مدتی ویرا بجانب بلاد عجم عزیمت سفر شد چارده روز از بغداد راه رفتند بجزای فرود آمدند که آنجا بوی آب روان بود برخاست که وضو سازد و دید که آن صحرا بآن صحرائی ماند که آن وضو ساخته بود و آن جوئی به آن جوئی چون اندکی می رفت بآن موضع رسید که آن وضو ساخته بود و آن درخت را یافت دسته کلید و سه آجا آویخته چون بغداد باز گشت پیش شیخ رفت تا آن قصه را باز گوید شیخ گوش وی را گرفت و گفت یا ابوالمعالی تا ما زنده ایم این را با کس گوئی و شیخ با جماعتی از فقها و قضاة باریات گورستان رفت پیش قبر شیخ حماد رحمه الله بسیار بایستاد چنانکه هوا گرم شد بعد از آن باز گشت و آثار بخت و سرور در روی مبارکی ظاهر بود از ایشان پرسیدند که سبب ایستادن پیش قبر شیخ حماد این همه چه بود گفت قتی روز جمعه با شیخ حماد و مهاجری بمسجد جمعه می رفتم چون به سر پله رسیدیم شیخ حماد دست بر من زد و مرا در آبلانداخت هوا و رطوبت تنگی بود و من جبهه شپمینه پوشیده بودم و در آستین من جزوی چند بود دست خود بالا داشتم تا آن اجزا تر نشود ایشان مرا بگذاشتند و رفتند از آب بر آمد و جبهه خود را میفشردم و در عقب ایشان بر فتم و بسیار مر میافتم بودم چون بایشان رسیدم اصحاب می در باب من سخن گفتند ایشان را منع کرد و گفت که من و شما را بجا نیدم تا و را از مایش کم و را کو بی نیم که از جاس نمی جنبید پس گفت امروز و را در قبر و دیدم حله مرصع بجا پوشیده و بر سر و تلجی از اقاوت و در دست و سوار با از زور و پیاپی لعلین از زور اما دست راست می از کار رفته بود و فرمان می نمی برو گفتم این چیست گفت این آن دست است که ترا بآن در آب انداخته بودم هیچ توانی که آن ما از من در گذرانی گفتم آری گفت پس از خدا تعالی درخواست کن که آن را بمن باز دهد پس بایستادم و از خدا تعالی درخواستم و پنج هزار از اولیاء الله در قبر ما و خود از خدای تعالی درخواستم که سوال مرا در حق می قبول کند پس سوال می کردم چنانکه خدا تعالی دست وی را بوی باز داد و بآن دست مرا مصافحه کرد چون این سخن بفرمود مشهور شد مشایخ بغداد و صوفیه از اصحاب شیخ حماد جمع شدند تا شیخ عبدالقادر رحمه الله تعالی را تحقیق آنچه گفته بود مطالبه کنند بعد رسیده شیخ آمدند اما از هیبت شیخ هیچکس نتوانست که سخن گوید شیخ آغاز سخن کرد و گفت دو تن از مشایخ اختیار کنید تا تحقیق آنچه گفته ام بزرگان

بعد از آن بمنبر بالا رفت و بر پایه دوم بنشست پس من مشاهده کردم که پایه اول کشاده شد چنانکه چشم کاری کرد و فرشی از سبزه خضر انداختند و رسول صلی الله علیه و آله و سلم با صاحبش بر آنجا نشستند و حضرت حق سبحانه تعالی بر دل شیخ عبدالقادر تجلی کرد چنانکه وی میل کرد که بفرستد رسول صلی الله علیه و آله و سلم را بگرفت و نگاه داشت بعد از آن خرد و لاغوش چون عصفوری بعد از آن ببالید و بزرگ شد بر صورت پانزدهم بگین بعد از آن آن همه از من پوشیده شد حاضران از شیخ بتأکفیت رویت رسول را صلی الله علیه و آله و سلم و محابش را پرسیدند گفت خدای تعالی ایشان را تا نگردد کرده است بقولی که ارواح مطهره ایشان تشکلی می شود بصور اجساد وصفات اعیان می بینند ایشان را کسانی که خدای تعالی ایشان را قوت ویت آن ارواح در صور اجساد وصفات اعیان داده است بعد از آن از سبب میل کردن و خرد شدن و بزرگ شدن شیخ پرسیدند گفت تجلی اول بصفتی بود که بشر را قوت آن نیست مگر بتأیید نبوی و لهذا نزدیک بود که شیخ بفرستد اگر رسول صلی الله علیه و سلم دیدار نمی یافت و تجلی ثانی بصفتی جلالت بود ازین جهت بود که شیخ بگذاشت و خرد شد و تجلی ثالث بصفتی جمال بود ازین جهت بود که شیخ ببالید و بزرگ شد و قیام الله فی قلبه و من یشاک و الله و هذا الفضل القلبي قضیب لبان موصلی قدس الله تعالی روحه کینه ای بعبادت است شیخ محی الدین بن العربی قدس الله تعالی روحه در بعضی رسائل می فرماید که ازین طائفه بعضی را دیده ایم که صورت روحانیت ایشان متجسد و تمثیل می شود بر صورت جمائیت ایشان و بران صور متجسده افعال و احوال می گذرانند حاضران می پندارند که آن بر صور جسمانیه ایشان می گذرد و می گویند که فلان کس را دیدیم که چنین و چنین می کرده حال آنکه آن کس از آن فعل مبرا است و ما این را بارها از بسیاری ازین طائفه مشاهده کرده ایم و معائنه دیده ایم و چنین بود حال ابو عبید الله موصلی که معروف است بقضیب البان و باید که برین انکار نیارے که اسرار خداے تعالی در افراد عالم بزرگ بسیار است و بقوة عقل ادراک غور آن نمی توان کرد شیخ عبدالقادر یافعی رحمه الله تعالی گفت که یکی از اهل علم و خبر داد که یکی از فقرا را نمیدیدند که نمازی گذارد و روزه اقامت نماز کرد و نداشتند و شهادت فقیه از سران کار او را گفت بر خیز و نماز جماعت بگذار برخاست و با ایشان

سنة ۷۰۰ و ۷۰۱
فضل الله علیه و آله
من انوار الایمان
این حال را یافعی
بنا بر عقل و شهود
خداست می داند
این فضل را هر
خواه خلق می تواند
صاحب غنیمت

تکبیر نماز است رکعت اول بگذازد و فقیه منکر پهلوی او بود چون بر رکعت دوم برخاستند فقیه نظر بوی کرد کسی دیگر دید غیر دس که نمازی گذارد از آن متعجب شد و در رکعت سوم کسی دیگر دید غیر آن و کس که اول نماز میگذارد و در رکعت چهارم دیگری دید غیر آنها چون سلام دادند دید که همان کس اول است بر جای خود نشسته و از آن کس که در حال نماز دید اثر نبود و آن فقیه بوی نظر کرد و بخندید و گفت ای فقیه کدام یک از آن چهار کس باشا نماز گذارد و شیخ عبدالقادر یافعی گوید که مثل این قصه شنیدم که صادر شد از قضیب لبان رحمه الله یافعی از فقها قاضی مصل را نسبت بوی انکار تمام بود یک روز دید که در یکی از کوچه های موصلی از مقابل من می آید با خود گفت ویرا باید گرفت و قصه ویرا بجا کم رفع کرد تا وی ایستای برساند ناگاه دید که بر صورت گرفته بر آند و چون مقداره یک ربع پیش آمد بصورت اعرابی برآمد و چون نزدیکتر شد بصورت یکی از فقها ظاهر شد چون بقاضی رسید گفت ای قاضی کدام قضیب لبان را بجا کم می بری و سیاست می کنی قاضی از انکار خود توبه کرد و در پیش شیخ رسید شیخ عبدالقادر گفت که قضیب لبان نمازی گذارد گفت مگو بیکد که همیشه سر و بر در خانه کعبه در سجود محمد الاوائی که یابن القایده معروف است قدس الله تعالی روحه وی نیز از محاب شیخ محی الدین عبدالقادر است قدس الله تعالی روحه در فتوحات مکیه مذکور است که شیخ عبدالقادر او را مقرا حضرت می گفت و می گفت که محی بن قاید بن المفرج بن صاحب فتوحات مکیه می گوید که مفرد بن جماعتی اند که از داره قطب خارج اند و خضر علیه السلام از ایشان است در رسول ماضی شهر تعالی علیه السلام پیش از بخت از ایشان بود این قائم گفته است همه چیز را باز پس گذارم در وی حضرت آوردیم ناگاه پیش روی خود نشان پائی دیدیم مرا غیبت که غم این نشان قدم کبست زیرا که اعتقاد داشتیم که هیچ کسی برین سابق نیست گفتند این نشان قدم نبی است صلی الله علیه و آله و سلم خاطر من کین یافت ابو السعد و بن الشبل رحمه الله تعالی وی نیز از محاب شیخ محی الدین عبدالقادر است در فتوحات مکیه مذکور است که از کسی که صدوق بود وثقه شنیدم که از شیخ ابوسعید که امام وقت خود بود نقل کرد که گفت بر کنار دجله بغدادی گذشتم در خاطر من در گذشت که آیا حضرت حق تعالی را بندگان باشند که می رانند آب می پرستند هنوز این خاطر

اولی بقیع
من و ما دون
نجات یافت
افت و با و دل
سبب تو صاحب
توحات می گوید
یعنی فیض از حق
می برسد به واسطه
قدر باری
ابو السعد و بن
سین مکر و عین خود
دال مکر و عین خود
شیخ محی الدین
بای هم در ۲۵
الشبلی

چون در آن کاغذ نگریست گفت ای فرزندان کاغذ نوشته است و بوسه داد
روزی دو تن از اصحاب بی بصیر افتند و با هم نشستند و حکایات می کردند یکی
از آن دیگر را پرسید که ترا درین مدت از ملازمت سیدی احمد چه حاصل شده
گفت تو هر تناسل کمی خواهی بکن گفت ای سیدی می خواهم که نامه آزادی ما از دوزخ
بهین ساعت از آسمان فرود آید آن دیگر گفت که مگر خدا را تعالی بسیار است و فضل
وی بحد است درین حالت که ایشان درین مقال بودند ناگاه در پی پیدای آسمان فرود افتاد
آن را برگرفتند و در آن هیچ نوشته ندیدند پیش سیدی احمد آمدند و از احوال خویش هیچ نآفته
آن ورق بوی داود چون سیدی در آن ورق نگریست خدای را سجد کرده و چون سر از سجده برداشت گفت
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الَّذِي آتَانِي عِثْقًا صَحَابِي مِنَ النَّارِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ
و گفتند ای سیدی این ورق مفید است گفت بید قدرت بسیاری نمی نویسد این بنور نوشته شده است
و گفته که در باب کمال اشتغال بعبادات اشعار لطیف بوده است
فَمَا شَهَرًا إِذَا جُنَّ لَيْلِي هَامَ قَلْبِي بِذِكْرِكَ أَوْ نَوْمًا نَامَ الْحَمَامُ
الْمَطُوفُ وَ قَوْفِي سَحَابٍ يَمْطُرُ الْهَمَّ وَالْأَسَى وَ تَحْتِي بِجَارٍ لِلْهَوَى
تَتَنَفَّقُ سَكُونًا عَنِّي وَ كَيْفَ بَاتَ أَسِيرُهُ يَا تَفْلِكَ الْأَسَارَى دُونَكَ
وَهُوَ مَوْفِقٌ فَلَا هُوَ مَقُولُ نَفْسِي الْقَتْلَ رَا حِدٌ وَلَا هُوَ مَدُونٌ عَلَيْهِ
فِي مَلِكٍ وَ بَعْضُهُ كَفْتُهُ أَنْ كُنْ أَيْنَ أَيْتَاتِ رَا زَوَالِ شَنِيدَهُ اسْتِ وَ بَرَانِ رَفْتَهُ از دنیا
و توفی فی الثَّعْنَةِ يَوْمَ الْخَمِيسِ الثَّانِي وَالْعِشْرِينَ مِنْ جَادِي الْأُولَى سَنَةِ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ وَخَمْسَاةٍ

[illegible]

حیات بن قیس الحراتی قدس الله تعالی روحه صاحب الکرامات الخارقه
والانفاس الصادقة والاحوال الفاعله والافعال الباهرة والمقامات
العالية والنفایب السامیه وی یکی از ان چهار کس است که شیخ ابوالحسن قریشی
گفته است که چهار کس می دانم از مشایخ که در قبور خود تصرف می کنند چنانکه اعیانی کنند
معروف گردنی و شیخ عبدالقادر گیلانی و شیخ عقیل نجفی و شیخ حیات حرانی قدس الله تعالی امرای هم یکی
از مصلی گفته است که از من و درویشان ششم چون بمیان دریای همد رسیدم باد مخالف برخاست
و موج عظیم شد و کشتی به شکست من بر تخته پاره ماندم و من را بجزیره انداخت بسی بگشتم بهیچکس
نرسیدم خرابه بسیار بود در آنجا نگاه بمسجدی رسیدم که در وی چهار کس نشسته بودند سلام
گفتم جواب من دادند و حال من پرسیدند حال خود بایشان بگفتم و باقی روز پیش ایشان شستم
و از حسن توجه و کمال اقبال ایشان بر حضرت حق سبحانه امر عظیم مشاهده کردم چون شب
رسید شیخ حیات حرانی در آمد آن جماعت پیش او دیدند و سلام کردند و پیش رفت و نماز خواندن
جماعت بگذارد و در نماز طلوع فجر در نماز ایستادند و شنیدم که شیخ حیات بمناجات
در آمد و در آخر گفت یا حَبِيبُ النَّاسِ یا سُرُّ الدَّاعِیْنَ یا قُورَةُ
عَیْنِ الْعَالِیْدِیْنَ یا اَیْنِسُ الْمُتَفَرِّدِیْنَ یا حِزْرَ الْأَاجِیْنِ یا ظَهْرَ
الْمُنْقَطِعِیْنَ یا مَنْ خَشِيَ إِلَهَهُ قُلُوبُ الصِّدِّیقِیْنَ یا مَنْ أَكْسَتْ بِهِ
الْفَرَسَ الْخَبِیْثَ وَعَلَيْهِ عَكْفْتُ هَمَّةِ الْخَاشِعِیْنَ بعد از آن بگریست
و گریه سخت دیدم که انوار ظاهر شدن گرفت چنانکه آن مکان روشن شد چون روشن شدن شب
چهارده و بعد از آن شیخ حیات از مسجد بیرون آمد آن جماعت مرا گفتند که در عقب وی
بر و بر قدم دیدم که زمین و بیابان و دریا و کوه و دامون در زیر پای و س در نور دیده
می شود و هر گاهی که بر می داشت می شنیدم که میگفت یا زُکَّیَّ حیات کنی حیات در اندک

قبل از این بیع کفایت
 سکون بانی ثلثه خانی در بین مولود و بیع
 بیای نسبت ۳۳ عطله و صاحب کمال
 عاقبت و صاحب کمال کمال بود
 احوال بزرگ انوار غالب مقامات
 بیخفاست بیع ۳۳ عطله و صاحب کمال
 ایامین یعنی ای محبوبه بختان دای
 ایامین یعنی ای عاقبت دای دای
 ایامین یعنی ای عاقبت دای دای

ای انیس سترگوشه
تشیان وای
پناه پناه بزرگان
وای معتد شفقمان
وای آنکه دلماهی
صدیقان باد
بازر دست است
وای آنکه دلماهی
محبان بدانش
سکینه و بروی
خاستن از اندام
تجاوز نمی کنند
یار بر تیره کن
چگونه اسب
پروردگار تیره
باش چیره لارواد
یکوجه در هر موقع
تنفس متکلم است

زمانی بجران رسیدیم مردم هنوز در نماز باداد بودند و شیخ حیات ساکن حران بوده است تا زودیا
 رفته است و تاریخ شصت و هجده و ثمانین و خمسایه شیخ جاکیر قدس الله تعالی روحه شیخ
 ابوالوفای بروی شنا گفته است و طایفه خود را بدست شیخ علی بیگی برای دی فرستاده است و در
 تکلیف حضور نکرده است و گفته است که من از خدای تعالی در خواستم که جاکیر را از جمله
 مردان من گرداند خدای تعالی وی را بمن بخشید و شیخ جاکیر در اهل از گردان بود در محراب
 از صحرای عراق یک روزه سواره متوطن شد و آنجای بود تا در ستمین و خمسایه از
 دنیا رفت و قبر وی هم آنجا است وی گفته من شاهد الحق عز و جل فی سیر استسقا الی
 من قلبه و هم در گفته ما آخذت العهد علی أحد حتی رأیت اسم الله عز و جل
 فی اللوح المحفوظ من جملة مريدی و قال ایضا اوتیت سیفا ما ضی الحد
 أحد طرفیه بالمشرق و الاخر بالمغرب کواشیف به الی الجبال الشوارج
 کهوئت یکی از اصحاب وی گوید که روزی با و بودم که گادان از پیش وی می گذشتند
 اشارت بیک گاؤ کرد و گفت این حامله است بگو ساله از چنین و آن فلان روز خواهد
 دوزر ما خواهد بود و فلان فلان از آن خواهند خورد و اشارت بگاؤ دیگر کرد و گفت این حامله
 بگو ساله ماده و فلان وقت خواهد زاد و فلان و فلان از وی خواهند خورد و یکی سرخ را ادو
 نصیب است و الله که این هر چه شیخ گفته بود واقع شدگی سرخ بزاویه در آن روزان گوساله یکبار
 بر دو تنی رحم الله ستم و تسعین و خمسایه شیخ ابوعبد الله محمد بن ابراهیم القرشی
 الهاشمی قدس الله سره امام العارفین و دلیل السالکین صاحب الاموال الفاضله
 و الکرامات الباهره و عی گفته العالم من نطق عن سیرک و اطلع علی عواقب
 امرک و هم در گفته که روزی در منا بودم نشسته شدم هیچ جا آب نیافتم و با من هیچ نبود که بآن
 آب خورم وی رقم تا چاهی پیدا کنم که از آنجا آب کشم چاهی یافتیم که عاجم بر آن گرد آمده بود و در

وادی گفته من غلبه الحق
 انما یبغی کسی که شایسته حق را از راه حق
 سقاوات از دل من از نظر عبادی
 دلیل السالکین یعنی شایسته عارفان است
 و راه آنکه سالکان صاحب الاموال و سیرک
 و در آن ظاهر است و دلیل السالکین
 نطق عن سیرک و اطلع علی عواقب امرک
 عالمی است که از آنجا آب کشم چاهی یافتیم که عاجم بر آن گرد آمده بود و در

و آب می کشیدند یکی از ایشان را گفتم که قدری آب درین رگوه کن مرا بزد و رگوه را از دست من
 گرفت و منیادخت من بر فتم تا رگوه را بگیرم و بسیار غایط شکسته بودم دیدم که در بر که آب شیرین
 افتاده است آب برداشتم و بخوردم در گوه را بر آب کرده پیش اصحاب آوردم از آن آب
 بخوردند قصه را با ایشان بگفتم آنجا رفتند تا آب بر گیرند آب یافتند و اثر آن دانستم که
 آتی بود از آیات الهی و عن الشیخ بن کسره قال مر الشیخ ابو عبد الله قدس سره
 فی بعض ثرای مصر و مع جماعه من اصحابه فوجدوا القریة عامرة بالبیوت
 و البساتین و کلم یروا بها احدا فسأل الشیخ عن سبب حلوها فقیل له انها
 مشهورة بسکن الجن و من سکنها من الناس اذوه اذی قطیعا و قد تفرق
 اهلها فی القری فقال الشیخ لبعض الفقهاء نادیا علی صوتک فی ارجاء
 القرية معاش الحبان قد امرکم القریشی ان ترکحلوا عن هذه القرية ثم
 لا تعودوا اليها و لا تؤدوا و انا احد من اهلها این ما کاوا و من خالف معکم
 هلك فقال لرحل ینادی و الفقهاء یسمعون من القرية حلبة و مرتجا فقال
 الشیخ امحلوا الجلبة فلم یبق منهم فیها احد فسمع اهل القرية و جاؤا
 و عثرت بالناس و کلمتیا دا حد منهم من الحبان بعد ذلك و من کلامه
 ملای الوجود اعز من الاخر قاله فاذا طهرت به فاشد و ایدک علیه و من
 یحفظ الاکذب ادرکه القطب و من کلم یحب الفقراء بالاکذب حرم بر کهم
 و من اعظم النقم و روه النقص علی لعبد و هو لا یشر من کلم یکن فی قلبه شاعدا
 لشیخی و من یخر کاته کلم یکن له امرا و فی رحم الله ستم و تسعین و خمسایه ابو الحسن
 علی بن حمید الصمدی المعروف بابن الصباغ رحمه الله تعالی صاحب حال
 بلند مقامات ارجمند بود و کرامات بسیار و خوارق عادات بسیار از وی ظاهر شده است
 پدر وی صباغ بود وی خواست که پسرش هم صباغ باشد بروی گران می آمد و وی صحبت
 صوفیه می رفت و طریقه ایشان می در زید و از صباغی بازمی ماند و زی پدرش آمد دید که
 جامه مردم را رنگ کرده است و وقت گذشت است و در غضب شد و در کان لغار پاسبی

بسیار بود در هر یک رنگی دیگر چون غضب پدید آمد همه جا همارا گرفت و در یک تنه نهاد
 غضب پدید آمده شد و گفت دیدی آنچه کردم و جانها را مرا ضایع کردی هر یکی رنگی
 خواسته بودند تو همه را یک رنگ کردی ابوالحسن دست در آن افتاد کرد و همه را یکبار پیرون
 آورد و هر یکی آن رنگ شده که صاحبش خواسته بود چون پدرش آن بید حیران ماند و
 را بسوگند راه صوفیه باز گذاشت و از صنعت صباغی معذرت داشت عادت وی آن بود که
 مادام که نام کسی را در لوح محفوظ از مردمان خود ندیدی در صحبت خود راه ندادی روزی شخصی
 از وی طلب صحبت کرد شیخ ساعتی سحر پیش افکند و گفت که نزدیک ما هیچ ولیفه خدست
 نمانده است که با آن قیام نماند آن شخص مبالغه کرد که از آن چاره نیست گفت هر روزی
 یک پشته حلقامی آورد و بعد از مدتی که آن کار کرد دست وی بدو آمد آنچه حلقار
 با آن می دیدید ^{نام گیسو} و ترک صحبت فقر کردی در خواب دید که قیامت قائم شده است
 و مردم بسر صراط می گذرند بعضی سلامت می گذرند و بعضی در آتش می افتند پس پیر
 طلبید که دست در آن زندنیافت تیر بماند ناگاه دید که یک پشته از آن پشتهای حلقا بر روی آتش
 می رود و در برابر بالایی آن انداخت وی را از آتش بیرون برد و بجات یافت ترسناک هول ده
 از خواب در آمد پیش شیخ رفت چون چشم شیخ بر وی افتاد و گفت گفتیم که ترا خدای تعالی پیش از این بید
 است از شیخ استغفار کرد و بسر کار خود رفت توفی رحمة الله تعالی ستمه اثنی عشره و ستمه
 ابوالحسن بن طریف رحمه الله تعالی وی از مشایخ شیخ محی الدین بن ابوالحسن است
 در فتوحات می گوید که وی از بزرگترین مشایخ است که من دیده ام و از وی می آرد که گفته که سانی
 که مرا می شناسند همه اولیای الله اند گفتند چون چنین است یا ابوالحسن گفت زیرا که هر یک از
 ایشان از روحال بیرون نیستند یا آن است که در حق من خیر و نیکی میگویند یا غیر آن اگر
 چنانچه در حق من خیری گوید مرا صفت نمی کند مگر با آنچه صفت وی شده است اگر چنانچه
 وی محل آن صفت نبودی و موصوف با آن نه گشتی مرا با آن صفت نه کردی پس بن شخص
 نزدیک من از اولیای الله است و اگر چنانچه در حق من بدی گوید و صاحب فراست
 و کشف است که خدای تعالی او را بر حال من اطلاع داده است پس بن کس هم

از اولیای الله است و هم در فتوحات می گوید سمعت شیخنا اباعمران موسی بن عمران الشومنی
 بمنزله بمسجد الرضا یا شیلله و هو یقول الخطیب ابی القاسم ابن عقیل و قد انکر
 ابوالقاسم ما یدکر أهل هذه الطریقة یا ابوالقاسم لا تفعل فانک ان فعلت هذا
 جحشاً بین حرماً بین لا یرى ذلك من نفوسنا و لا قومن به من غیرنا و ما تم دلیل
 یورده و لا قادیح یقنیه فیه شرعاً و عقلاً ثم استشهد لی علی ما ذکره و کان ابوالقاسم
 یبتعد فینا ففردت عنده ما قاله بدلیل بسببه من مذ هبه فانها کان محلی کما
 فشرحه الله صدرة للقبول و عکری فی الشیخ و دعانی فاحمد الله یا الحوائنا حیث
 جعلکم الله من قوع سمعه استر الله المحبوبة فی خلفه الی آحق الله بهذا
 من شاء من عباد فکونوا لها قائلین مؤمنین و لا تحرموا الصلوة فیها فمروا
 خیرها قال الشیخ ابو عبد الله القزینی قدس سره لقیته من المشایخ من کتب من
 سیمایه شیخ و اشدت باریقه ابی زید القزینی و الشیخ ابی الربیع الخاکفی
 الشیخ ابی القاسم الجوزی و الشیخ ابی السخی بن طریف رضی الله تعالی عنهم
ابن الفارض الحموی المصری قدس سره تعالی سره کینت وی بوخص است
 و نام وی عمر از قبیل بنی سعد است قبیل حلیمه مرصنه رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم حموی
 الاصل بود و مصری المولد و الحیدری و از اکابر علمای مصر بود و فرزند وی سیدی کمال الدین عمر گفته
 که وی گفته که در اول تخریر و سیاحت از پدر خود اجازت می خواستم و در او ایها که بهما که نزدیک
 بمصر بودی گشتم و بعد از شبانه روزی که یا پیش از جهت مراعات خاطر وی بازی گشتم و پیش وی می
 آمدم و چون پروفات یافت تخریر و سیاحت و سلوک طریقی حقیقت با کلیه باز گشتم اما بن
 هیچ چیز ازین طریق فتح نمی خد تا آن زمان که روزی خواستم که یکی از مدارس مصر را بزم دیدم که
 بر در رسیده پیرست یقال و ضوی ساز و دو ضوئی نه بر تر عیب مشروع اول دستهای خود شست
 بعد از آن پاها را بعد از آن مسح سر کشید بعد از آن روی بپشت با خود گفت که عجب دین پیروین
 سن درو یا را اسلام بر در رسیده در میان فقهای سلیمانان و ضوئی می ساز و نه بر ترتیب مشروع
 آن پیروین نگریست و گفت ای عمر بر تو در مصر هیچ فتح نمیشود و فتحی که ترا دست دهد در زمین

بالتقارير ووجوه افعلت وذنوب من اتبعته وهو الرسول البصير اني محمد صلى الله عليه وسلم وشهدت جميع الانبياء كلهم من ادم الى محمد صلى الله عليه وسلم والصلوة والسلام واتممت في الله تعالى المؤمنين فكأنهم حتى ما بقي من احد منكم كان ويكون الى يوم القيامة خاضعون وواضعون ورايت مراراً الجماعة كلها فعلت اقدارهم واطلعت على جميع ما امنت به محمد صلى الله عليه وسلم في العالم العلوي وشهدت ذلك كله فما زخرني علم ما ايتت وعانيت عن ايمان فلما نزل اقول واعمل ما اؤمره واعمل ما يقول النبي صلى الله عليه وسلم لا يعطي ولا يعطي ولا يشهد ولا يشهد بين الايمان والعيان وهذا عزيز الوجود في الاتباع فان مزلت اقدارهم لا كابر انما يكون هنا اذا وقعت العناية لما وقع به الايمان فتعمل على عين لا على ايمان فلم يجمع بينهما ففاته من الكمال ان يعرف قدره ومزلة فهو وان كان من اهل الكشف فما كشف الله له عن قدره ومنزلة ففعل نفسه ففعل على المشاهدة والكمال من عمل على الايمان مع ذوق العيان وما انتقل ولا اشر فيه العيان وما رايت لهذا المقام ذاتها بالحال وان كنت اعلم ان له ربحاً لا في العالم لكن ما جمع الله بيني وبينهم في رؤيتهم اعيانهم واسماؤهم فقد تمكن ان اكون رايت منهم وما جمعت بين عيني واسمهم وكان سبب ذلك اني ما علققت نفسي قط الى جانب الحق ان يطلعني على كون مع الاكوان ولا حادثة من الحوادث وانما علققت نفسي مع الله ان يستعملني فيما يرضيه ولا يستعملني فيما يباعدني عنه وان يخصني بمقام لا يكون لي مع احد من خلقه ولا من ربي في جميع من في العالم لكن نتا اولئك فاني عند محض لا اطلب التقوى على عبادة بل جعل الله في نفسي من المخرج اني اتمنى ان يكون العالم كله على قدم واحدة في اعلى المراتب فخصني الله بخاتمة امر لم يخطر لي باني فشكوت الله تعالى بالعبادة عن

شكرك مع تقبلي في الشكر حقيقة وما ذكرت ما ذكرت من حاله لا والله انما ذكرت ما ذكرت لا من ان واحد لقوله تعالى وما ينعمه ربك فاني انعمته اعظم من هذه ولا من الاخر ليسمع صاحب هبة فحدثت في حصة لا يستعمل نفسه فيما استعملها فينال مثل هذا فيكون معي وفي درجتي انما لا ضيق ولا حرج الا في المحسوس وشيخ صدر الدين قدس سره در كتاب فلكي فرمايد که شیخ ما را نظره بود مخصوص که چون خواستی که بر حال کسی اطلاع یافتی نظری بوی کردی و از احوال اخروی و دنیوی وی خبر کردی در باب چهل و چهارم از فتوحات مذکور است که فتح می گوید که وقتی که از من بپرسد در روزگاری بر من گذرانید که نمازی گذاردم بجماعت و امام بودم و جمیع اعمال نماز چنانچه می بایست بجای می آوردم و مرا بان هیچ شعوری نه بجماعت و نه بجل آن و نه هیچ چیز از عالم محسوس و باینکه می گویم مرا بعد از افاق خبر کردند من بخودی دستم هر چه از من واقع شده بود چون حرکات نایم بود که از وی صادر میشد و وی از آن آگاه نشد که حق سبحانه و تعالی مرا بر من محفوظ داشته بود و با من چنان کرده بود که با شلی کرده بود و در اوقات نماز بوی بازی دادند اما نمی دانم که در آن شعوری بود یا نه آن را با حسنید قدس سره گفته اند گفت الحمد لله الذي لم يجر عليه لسان ذنب و هم من فتوحات مذکور است که حضرت شیخ این بیت فرموده بود یامن یزاني ولا اراهكم ذاراه ولا يراي بيكي از اصحاب شیخ گفت چون گفته ولا يراي و می دانی که او ترا می بیند و بپرسید یامن یزاني مجرم ما ولا اراهكم اخذاه کم ذاراه لا اراهكم ولا يراي لا يراي لا يراي و هم من فتوحات آورده است که بعد از نماز جمعه طواف میکردم شخصی را دیدم که طواف می کند که کسی را مزاحمت نمی کردند که دیدم ایشان دو کس در می آید که ایشان را از هم جدا نمی کردند و من روحی است متجسد شده سر راه وی نگاه داشتم و بروی سلام کردم و جواب من باز داد و باره همراهی کردم و میان ما سخنان واقع شد و انستم که سببی است از وی پرسیدم که چرا از روزهای هفته روز غنیمت را کسب تخصیص کردی گفت از آن جهت که خدای تعالی روز یکشنبه ابتدای خلق عالم کرد و در روز جمعه فارغ شد پس درین شش روز که

وی از کمال رباب عرفان و اکابر اصحاب ذوق و وجدان بوده است بحکیم مسائل علم حقیقت اینچنین
 مضبوط و مربوط بیان نموده است که وی در دیباچه شرح قصیده تائیه فاضلیان کیده طالق ابعبارت
 فارسی شرح کرده بوده است بر شیخ خود شیخ صدر الدین قونیوی قدس سره عرض فرموده شیخ
 سخنان بسیار کرده و در آن باب چیزی نوشته شیخ سعید الدین ان نوشته العینة بسبیل تبرکاتین در دیباچه
 شرح فارسی خود درج کرده است و ثانیاً از برای تعلیم و تمهید فائده آن را بعبارت عربی نقل کرده و فوائد دیگر آن
 فرید ساخته جزاء الله عن الطالبيين خذوا الحزم و دی را تصانیف دیگر است سنی بمناسبت اعیاد
 الی المعاد در بیان فواید اربعه رضوان الله علیهم همچنین در مسائل عبادات و بعضی از معاملات
 که سالکان این طریق را از آن چاره نیست و در بیان آداب طریقت که بعد از تصحیح احکام شریعت
 سناو که راه حقیقت بی آن میسر نیست و الحق آن کتابی است بس نفید که مالا بدهر طالب برید و در اینجا
 آورده است که انتساب بریدان بر شیخ بسطریق است یکی خرقة دوم بتقلید ذکر و سوم بصحبت خدمت و
 تا قیام بآن خرقة دو است خرقة اولی و آن را جز از یک شیخ شدن روا نباشد و دوم خرقة ثانی که از
 شیخ بسیار بخت تبرک شدن و ابا باشد و در میان خرقة اولی خود گفته است که ای خرقة پوشیدار شیخ
 نجیب الدین علی بن بزغش الشیرازی قدس الله تعالی روحه و وی از شیخ الشیخ شهاب الدین
 سهروردی روحه و وی از عم خود قاضی وجیه الدین و وی از پدر خود ابو محمد غوثیه و آن
 خرقة زنجانی دست هر یک در پوشانیدن خرقة مشارک دست آن دیگر ابا ابو محمد از
 احمد اسود و نیوری خرقة پوشید و وی از مشاهد نیوری و وی از ابوتقاسم جندی و اما
 اخ فرج از ابو العباس نهاوندی و وی از ابوعبد الله خفیف الشیرازی و وی از ابو محمد ریم
 بغدادی و وی از جنید رحمه الله علیه و شیخ الشیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله علیه نسبت خرقة را
 تا ابو القاسم جنید پیش ثبات نموده است و از جنید تا مصطفی صلی الله علیه و سلم بصحبت نسبت داده
 است نه خرقة و اما شیخ مجد الدین بغدادی قدس الله تعالی سره در کتاب تحفه البره آورده است که نسبت
 خرقة متصل است به پیغمبر صلی الله علیه و سلم بحديث درستی متصل معض و فرموده است که متصل
 علیه آله و سلم خرقة پوشانید مرا امیر المؤمنین علی راضی الله عنه و وی مرحن بصری را و وی مرکب
 بن زیاد را و کیل مر عبد الواحد بن زید را و وی مر ابو یعقوب نهرجوری را و وی

عین ملک و فرس
هم شد و سکون
دلاور شد بدیدار
شده تمام نه ۱۲

شیخ
نرخانی بفتح زاء
سخون نون
مبجود کسره
و جیم نون
ویای نسبت ۱۳

مرکز و بن عثمان کی راوی مراد یعقوب طبری راوی مراد القاسم رمضان راوی مراد عباس بن
ادریس راوی مراد و خادم راوی مرکز بن مکیل راوی مراد یحییٰ ثقفی راوی مراد شیخ نجم الدین الکرینی
راوی مراد فقیر یعنی مجدالدین بغدادی افضل بن النبی خرقا بمطحنی صلی الله علیه و آله وسلم متصل شود
والله تعالی اعلم و اما نسبت تلقین ذکر این فقیر یعنی شیخ سعید رحمه الله از شیخ خرقة خود شیخ نجیب الدین
علی تلقین گرفت و وی از شیخ اشوع شهاب الدین سهروردی و وی از عم خود شیخ ابو نجیب سهروردی
و وی از شیخ اشوع احمد غزالی و وی از ابوبکر نساج و وی از شیخ ابوالقاسم گرگانی و وی از ابو عثمان
منرئی و وے از ابو علی کاتب و وے از ابو علی رودباری و وے از سید الطائفة جنید قدس سره
تعالی ارواحهم بعد از آن می گوید که و نسبت خرقة ارادت و نسبت تلقین ذکر از و شیخ گرفتن
مذموم است اما در نسبت صحبت محمود است لیکن بشرط اجازت یا فوت صحبت شیخ اول چنانکه
این فقر ضعیف بعد از مفارقت خدمت و صحبت شیخ نجیب لدین قدس سره تعالی سرور از خدمت
مولانا و سیدنا و شیخنا صدر الحق والدین وارث علوم سید المرسلین علیه الصلوٰة والسلام سلطان
المحققین محمد بن الحنفی القونوی رضی الله تعالی عنه و از شرف صحبت ارشاد و هدایت و اقتباس
فضائل و آداب ظاهر و باطن و علوم شریعت و طریقت و حقیقت تربیت یافت و منتفع شد
غایت الانفعال و همچنین از خدمت شیخ ربانی محی الدین محمد بن السکران البغدادی نور الله
نفسه و از صحبت غیر ایشان از اکابر عزیمت پذیرفت و منتفع گشت هر چند از عهده رعایت
حقوق و شرائط خدمت و صحبت شان نتوانست بیرون آمدن لیکن ایشان از کرم بحسن
قبول و ارشاد دین پیچاره را تلقین فرمودند فجزاه الله عنی احسن الجزاء
و به هم وے آورده است که از شیخ نجیب الدین رحمه الله شنیدم که شمس الدین صفی
امام جامع غیر از اکابر صالحان و پاکان بود و همه اوقاتش بذكر و تلاوت و انواع
عبادات مستغرق و معمور لکن از کسی تلقین ذکر نداشت روزی در واقعه ذکر خود را بصورت
نور منصور شده مشاهده کرد که از دیان وے منفصل نمی شد و بر زمین نشو و
می رفت با خود گفت که این علامت خیر نیست چه نص الله فیضع الکلم
الطیب بخلاف این نشان می دهد این نقصان مگر بسبب عدم تلقین ذکر است

۱۰ کبریا مکان
 و سکون بارشاه
 ۱۱ سخاوت بی حد
 و قریب به الله تعالی
 ۱۲ این چنین است که هر دو
 از عالمی ایشان
 ۱۳ خدای من
 ۱۴ راز و جبهت من
 ۱۵ ترین خدای
 ۱۶ تو را اندیشه
 ۱۷ یوسف الکمل الطیب
 ۱۸ می رسد که حق تعالی
 ۱۹ و قریب بخلق ایشان
 ۲۰ کردی قسری باشد
 ۲۱ تا در دستان تو
 ۲۲ تا در دستان تو
 ۲۳ تا در دستان تو
 ۲۴ تا در دستان تو
 ۲۵ تا در دستان تو
 ۲۶ تا در دستان تو
 ۲۷ تا در دستان تو
 ۲۸ تا در دستان تو
 ۲۹ تا در دستان تو
 ۳۰ تا در دستان تو

از مشایخ پس یکی از مریدان شیخ روز بجان قلبی قدس الله تعالی روضه رجوع کرد و از وی متیقن گردید
و همان شب در واقعه ذکر خود را بصورت نوری مشاهده نمود که بالای رفت آسمانها را خرق می کرد
و بعد از آن بخدمت شیخ اشیرخ شهاب الدین سهروردی رضی الله عنه پیوسته رسید به آنجا که رسید
شیخ موسی سدراتی رحمه الله تعالی از او کلامی را که از کلام شیخ ابو یزید مغربی قدس الله تعالی
روحه بوده است و شیخ سعید الدین فرغانی در شرح تصدیقه تأیید فرموده است که از شیخ معتبره بن محمد بن
بن طلحه التستری اعرافی رحمه الله در سنه خمس و ستین و ستمایه شنیدم که وی روایت کرد از شیخ
عماد الدین محمد بن شیخ اشیرخ شهاب الدین سهروردی قدس الله تعالی روضه که گفت که یکی
از حجات با والد خود بود در میان آنکه طواف خانی کردم ناگاه دیدم که شیخ مغربی طواف می کرد و خلق
بوی تبرک می جستند و وی را زیارت می کردند و پیش وی تعریف کردند که این فرزند شیخ شهاب الدین
است مرا حیا گفت و سر مرا بوسید و مرادعا، خیر کرد و ایما برکت دعای وی را در خود می یابم و
امیدی دارم که در آخرت برکت آن نیز همراه من باشد پس من پرسیدم که این کیست گفتند
که این را شیخ موسی می گویند چون از طواف فارغ شدم و پیش از خود رفتم و را خبر کردم که
من زیارت موسی را در یافتم و مرادعای خیر کرد و والدین بآن بسیار مسرور شدند بعد از آن جانان
در ذکر مناقب شیخ موسی شروع کردند و از آن جمله گفتند که وی را در هر شبان روزی در دست
که هفتاد و نه از مرقم قرآن می کند و والدین خاموش بودند ناگاه یکی از کبار اصحاب والدین سوگند
یا کرد و گفت راست است آنچه از وی می گویند پیش ازین این سخن را شنیده بودم
و در خاطر من فی الجمله انگاری بود تا آن وقت که شبی شیخ موسی را در طواف یا فتم دیدی و می
ایستادم دیدم که تقبیل حجر الاسود کرد و از اول فاتحه آغاز تلاوت کرد و می رفت و همچنان که
معه است که مردم در طواف می روند و تلاوت می کردند و تلاوتی که حرف حرف را فتم می کردم
چون هم در آن طواف دل از بر برد و خانه که از حجر الاسود تا آنجا مقدار چهار گام باشد که پیش
در گذشت یک ختم تمام کرد و چنانکه من تمام آن ختم را حرف بحرف شنیدم خدمت والدین
با همه محاب تصدیق می کردند و آنچه گفت قبول کردند بعد از آن والدین ازین معنی سوال
کردند گفت این از قبیل بسط زمان است که نسبت به بعضی از اولیا الله واقع می شود

سدراتی

پس از برای صدق آن قضیه گفت که شیخ اشیرخ ابن سکینه راضی الله عنه مریدی بود صانع و
وظیفه وی آن بود که سجاد بای صوفیان را روز جمعه بمسجد جامع می برد و می انداخت و بعد
از ادای نماز جمعه جمع می کرد و بخانه می آورد و در یکی از جمعهها سجادها را بر یکدیگر بست تا بمسجد بروند و بکنار
دجله رفت تا غسل جمعه بجای آورد و جامهها بیرون کرد و بر کنار دجله نهاد و بآب فرو رفت چون
سربرون کرد دید که آن دجله نیست جای دیگر است پرسید که این کجاست گفتند که این نیل
مصر است تعجب کرد و از آب بیرون آمد و بشهر درون رفت ناگاه بدکان صایفی رسید آنجا ایستاد
و بروی جزیر می رسید و ستر عورت وی کرده بود و جامه دیگر نبود صاحب دکان بفراست داشت که وی
صایف است وی را از بایش کرد دید که آن صنعت را نیک می داند وی را گرامی داشت و بخانه
برود و دختر خود را نکاح کرد و بای و از وی سه فرزند آمد و هفت سال بران گذشت و زنی بکنار نیل آمد
و در آب غوطه خورد چون سر برآورد دید که در دجله ایستاده است همان موضع که پیش ازین هفت سال
بآب درآمده بود و جامههای وی همچنانکه نهاده بود بر کنار دجله است جامهها را پوشید و بخانه آمد
دید که سجادهای صوفیان همچنانکه بر هم بسته بود بر هم بسته است بعضی از اصحاب با وی گفتند که در پیش
که بعضی از جماعت چاکه مسجد رفتند از سجادها را بمسجد بردند پس از ادای نماز بخانه آمد و در تعجیل تمام تعجب
کنان بخانه خود رفت اهل بیت وی گفتند که همانانیکه فرموده بودی که برای ایشان ماهی برهان
کنیم گمانید که ماهی بریان شده است همانان را آورد و ماهی خوردند بعد از آن پیش شیخ خود ابن
سکینه آمد و آنچه بر وی گذشته بود و اخبار کرد و قصه اولاد خود را بمصرباوی گفت فرمود که فرزندان
را از مصر بجداد حاضر کن چون فرزندان را حاضر کرد آنچه گفته بود راست بیرون آمد شیخ
ابن سکینه از وی پرسید که آن روز در چه اندیشه بودی و در خاطر تو چه بود گفت از اول
روز در خاطر من ازین آیت که کَانَ مِثْقَالَ حَبِّ سَنَةِ دَعْوَةٍ وَ نَزَاعِي بُوَدِ شَيْخٍ
گفت این واقعه رحمتی است از خدای تعالی بر تو در رفع اشکال و تصحیح ایمان
و اعتقاد است بآنکه خدای تعالی قادر است بر آنکه نسبت به بعضی بندگان خود زمان را
بسط کند و در آن فرماید بآنکه او کوتاه باشد نسبت به بعضی دیگر و همچنین است حال در
قبض زمان که زمان در آن کوتاه فرماید و الله اعلم بما يشاء و نزدیک باین

این قورکان
مقداره الف
سته یعنی بود مقدار
یک روز و نیم سال
است
باز از آنکه در سقا
فلسفه خدای
است به آنچه
سزاوارست

هر دم ببالان محتاج شدن شیخ ابوالعباس بایقوب بصری بیرون رفتند شیخ یعقوب را گفت نماز بگذار و طلب
 باران کن برای مسلمانان یعقوب گفت یا سیدی تو به این لائق تری شیخ گفت ترا این فرموده اند یعقوب
 نماز بگذارد و دعا کند و علی الفور اثر اجابت ظاهر شد باران آمد شیخ سعد حداد و مرید و
 شیخ جوهری و جمعی از شیخ جوهری و اوائل بنده کسی بود آزاد شدند و باز آمدن خرید و فروخت
 می کردند بجاالس فقر حاضر می شد و بمقتاد و اخلاص تمام داشت بایشان وی ای بود چون گفت
 وفات می شیخ کبیر شیخ سعد حداد که در عدن و فون است رسید فکری را گفتند که بعد از شیخ که خواهد
 بود گفت آن کس که در روز سوم بعد از وفات من در محلی که فقر جمع می باشد مرغی سبز میاید و بوی
 تشییع چون روز سوم رسید و فقر از قرآن ذکر فریاد می نمود و منظر و عده شیخ بنشینند ناگاه دیدند
 که مرغی سبز فرو آمد و نزدیک بایشان نشست هر کدام از بزرگتران فقر امید می داشتند که آن مرغ
 بر سر ایشان نشیند بعد از زمانی آن مرغ پرواز کرد و بر سر جوهری نشست و این مرغی هرگز در
 ادای می نگذشته بود و در خاطر می یک فقر نگذشته پس فقر ایشان می ماند تا ویران شد شیخ بنده بجا شیخ وی
 را بنشانند وی بگریست و گفت مرا چه صلاحیت این کار است من موی بازاری ام وای و طسریق
 فقر او آداب ایشان نمی دانم و بر من مردمان را حقوق است و مرا بایشان معاملات است
 گفتند این امر بیست آسمانی و ترا ازین چاره نیست خدای تعالی ترا امید و تعلیم کند هر چه
 در بایست باشد گفت مرا چندان همت دهید که بازار بروم و حقوق مسلمانان از گردن
 خود بیرون کنم پس بازار رفت و حق هر کس را داد کرد و ناگاه برادر شیخ آمد و صحبت فقر را لازم
 گرفت فقار و کاشمیه جوهری و کاه من القصار ل قال کما لا ت صا یطو ل
 ذکری فسیحای الکریم المکات ذلک فضل الله یؤتی من یشاء و الله
 ذو الفضل العظیم احمد بن الجعد و شیخ سعید که گفت وی ابو عیسی است
 رحمه الله ام یا فنی گوید رحمه الله تعالی که در بلادین و شیخ نوذیری شیخ کبیر عارف باشد
 شیخ احمد بن الجعد و دیگر شیخ کبیر عارف شیخ سعید و هر یک را اصحاب تلاذه بوده اند و روزی
 شیخ احمد با اصحاب خود عزیمت زیارت بعضی از بزرگان کرده بود شیخ سعید و شیخ سعید
 نیز موافقت کرد چون مقداری راه بر رفتند شیخ سعید پیشیان شد از موافقت ایشان

لله و قد فرس
 لاسم بزرگوار
 یون نام و قد فرس
 دوی را فخر علی
 وکی الی است که
 ذکر انبیا و اولیاء
 است فیهان الکریم
 المنان یا کاکبیر
 سبقت چیزی را
 در بیان و آنچه دارد
 بختن اوست
 می و فضل خود را
 بوی خود و خدای
 تعالی صاحب
 فضل بزرگ
 است

باز گشت و شیخ احمد بن سیمت خود بر رفت و زیارت کرد و باز آمد و بعد از چند روز دیگر شیخ سعید بیرون آمد
 با اصحاب خود و عزیمت همان زیارت کرد شیخ احمد وی را در راه پیش آمد و با هم ملاقات کردند شیخ احمد
 شیخ سعید را گفت فقر را بر تو حق متوجه شده است که آن روز از موافقت ایشان برگشتی شیخ سعید
 گفت بر من هیچ حق متوجه نشده است شیخ احمد گفت بر بنیز و انصاف ده شیخ سعید گفت هر که مرا
 بر خیزاند وی را بنشانم شیخ احمد گفت هر که مرا بنشانند وی را بنشانم پس یک انسان دو بزرگ را بنی
 در یکدیگر گفته بود شیخ احمد متعجب شد و بر جای ماند تا آن وقت که بجا حق تعالی پیوست و شیخ
 سعید متعجب شد که آن تن خود را می کند وی برید تا بجا حق پیوست امام یا فنی رحمه الله می گوید
 که حال فقر از تشییع بای بنده نیز تراست چون اصحاب در احوال با یکدیگر برابر باشند احوال
 ایشان در یکدیگر سرایت می کند و اگر برابر نباشند حال قوی و ضعیف سرایت می کند و گاهی باشد
 که حال سابق تاثیر می کند و درون المسبوق و هذا هو الظاهر و الله اعلم بحقیقه شیخ
 شیخ نجم الدین عبداللهدین محمد الاصفهانی رحمه الله تعالی که شاگرد شیخ ابوالعباس المری
 است سالهای بسیار تجاوز کرده و مناقب بی بسیار است و کرامات وی بی شمار یکی از علمای
 این گفت است که پدر خود را بجا رگه ششم و پنجم چون بکر رسیدم و حج گزاردم خاطر من بکسیت پدر
 بایشان بود شیخ نجم الدین گفت چه شود که خاطر بران داری که در بعضی مکاشفات خود بر احوال
 شیخ مطلع شوی و با من بگویی در حال بگریست و گفت اینک از بیماری صحت یافته است
 و بر بالاس سر خود مسواک می کند و کتابها می خود را گرد خود نهاده و صفت و حلیه می چنین
 و چنین است و نشانهای راست باز داد و ویرا هرگز ندیده بود و روزی همراه جنازه یکی
 از اولیاء الله بیرون آمده بود چون ملقن که یکی از کبیرا رفقا بود بر سر قبر نشست که تلقین کند
 شیخ نجم الدین بنجدید یکی از شاگردان سبب خنده برآید و وی را از جر کرد و بعد
 از آن گفت که چون ملقن آغاز تلقین کرد صاحب قبر گفت هیچ تعجب نمی کنید از مرده که تلقین بنده
 می کند می را گفتند که هرگز نزن خواسته گفت بزرگ زن خواسته ام و طعمای هم نخورده ام
 که از این بخت با شیخ وی در بلاد هم می را گفتند بود که زود باشد که در دیار مصر با قطب
 ملاقات کنی بطلب قطب بیرون آمد و در راه جمعی از حرمیان وی را برگرفتند و گفتند

لله و قد فرس
 لاسم بزرگوار
 یون نام و قد فرس
 دوی را فخر علی
 وکی الی است که
 ذکر انبیا و اولیاء
 است فیهان الکریم
 المنان یا کاکبیر
 سبقت چیزی را
 در بیان و آنچه دارد
 بختن اوست
 می و فضل خود را
 بوی خود و خدای
 تعالی صاحب
 فضل بزرگ
 است

بیش شیخ بنید که همان ماست و شیخ را گفت بسم الله که این ضیافت تست شیخ بخورد شیخ علی کردی را
 بزرگ داشت شیخ علی کردی در اوائل در مسجد جامع می بوده است ناگاه مجذوبی دیگر که او را یاقوت
 می گفته اند بشهر دمشق در آمده است و ران وقت که و در آمد شیخ علی از دمشق بیرون
 رفت و ساکن صحرا شد و بعد از آن بشهر در نیامد تا آنکه که وفات کرد و یاقوت در شهر حاکم بود
 شیخ مفرح رحمه الله تعالی وی از اهل صید مصر است بسیار جلیل القدر و کبیر الشان بود
 است بنده بود پیش وی را جذب بر سید قوی که شش ماه طعام و شراب بخورد و پنداشتند که دیوانه
 شده است هر چند که بزدند هیچ سود نداشت وی را قید نهادند چون آمدند قید بانی بود وی
 جای وی را در زندان کوفت چون آمدند در بیرون زندانش یافتند چون این کرامتها از وی دیدند
 چند مرغ بریان پیش وی آوردند آنرا گفت پرید همه زنده شدند و پریدند گفتند باذن الله تعالی یکی
 از محابا وی را روزی در عرفات دید یکی دیگر همان در دهانه خودش دید تمام روز با وی بود چون آن وقت تمام
 رسیدند و هر یک آنچه دیده بودند با هم گفتند میان ایشان شایع شد که گفتی و روزی در عرفات بود صدق آن سواد شایع
 خورد یکی گفت تمام آن روز در خانه خود بود وی نیز سواد بطلان خورد و پس خصومت کنان پیش شیخ مفرح آمدند و آنچه
 میان ایشان گذشته بود باز گفتند شیخ گفت هر دو راست گفتند و وزن هیچکدام طلاق نشده است
 یکی از اکابر می گوید که من از شیخ مفرح پرسیدم که صدق هر یک موجب حنث و دیگر گیت چون گویند
 هیچ یک حانث نشده است و در آن مجلس که من این پرسیدم جماعتی از علمای حاضر بودند شیخ
 اشارت بهم کرد که درین مسئله سخن گویند هر کس چیزی گفت اما هیچکس جوابی شافی کافی نگفت
 در آن اثنا جواب آن بر من ظاهر شد شیخ اشارت بمن کرد که جواب آن بگوی من گفتم که چون بی بود
 متحقق گردد و در آن معنی که روحانیت و معصوم بصورتی تواند شد متمسکین شود
 می تواند بود که در وقت واحد در جهات مختلف خود را بصورت های متعدد بنماید چنانکه خواب پس آنکس که
 وی را در بعضی آنان صور بوفات دیده باشد است دیده باشد و آنکه بعضی دیگر از آن صور در خانه خودش دیده
 باشد هم راست دیده باشد و بسوگن هیچ یک حانث نشود شیخ مفرح فرمود که جواب صحیح نیست که گفتی
 رضی الله تعالی عنه و لغنا شیخ ابوالعباس المنهوری رحمه الله تعالی و منه و منی است
 بمصر یکی از تاجران گفته است که در سفر بودم و با من چارپائی بود که قاش من همه بروی بود چون صبر

در آمد و با مردم در آمیخته آن چارپائی از من گم شد هر چند طلب کردم هیچ جزئی نیافتم بعضی از اربابان گفتند
 که پیش شیخ ابوالعباس منموی رو شاید که دعای کند و من نیز پیش از آن وی را می شناختم پیش وی
 رفتم و بروی سلام کردم و حال خود با وی گفتم گوش بسخن من نکرد لیکن گفت ما را همانان رسیده اند و
 چندین آدمی را در چندین گوشت چندین جوان دیگر ذکر کرد از پیش شیخ بیرون آمدم و با خود گفتم که در ایندیگر
 هرگز پیش شیخ نیامدم این درویشان غیر از حواج خود چیزی نمی دانند پس برین نیت رفتم و ناگاه مرا شخصی
 که پیش وی چیزی داشتم پیش رسید وی را بگفتم و گفتم ترا نمی گذارم تا آنچه پیش تو دادم بمن بی شصت دم
 بمن بگو گفتم باین درهما معامله می کنم تا آنچه رفته است بیاید یا این هم بود در راه خدای تعالی هر چه شیخ گفته
 بود بگفتم و چند روز هم زیارت آمد بان قدری حلا و خریدم و همه را بجای دادم و قصد شیخ کردم چون بنزد او
 شیخ رسیدم دیدم که چارپائی من بر در راوی شیخ ایستاده است باز گفتم که این چارپائی من بخوابد و بلکه بماند
 آن است چون نزدیک رسیدم دیدم که چارپائی من است و قاشها همچنان بر پشت می گفتم آن را بکس
 بجام یا با خود در راوی برم تا باز گم نشود و باز گفتم آنکس که سلامت رسانیده برای من خواهد گذاشت پیش
 شیخ را دادم و آنچه آورده بودم بروی عرض می کردم چون بگزارید گفت این چیست گفتم چیزی زیارت آورده
 بود که این ام گفتم این شرط داخل بود من نیز چیزی زیادت کنم برخیز و قاشها خود را باز از بر و فرو
 بچیل کن و هر چه می فروشی فی الحالتی آن بستان متر من را که بعضی تجار بیایند و بار را تو بشکنند که زیاده
 و مست راست نیست بیایان دوست چپ من پس باز رفتم و قاشها بهای تمام زیادت بر من فروختم
 بهای تمام بستم چون فارغ شدم تاجران از جگر و بر در ریختند چنانکه گوی در بند بوده اند که ایشان را آزاد کرده اند
 شیخ ریحان رحمه الله تعالی وی را رعدن می بوده است بی از اخبار گفته است که شخصی بر ساحل دریای
 نزدیک آمدن توانست که بعد از آنکه که شب بید بود و روز از او بپوشید و شب در ساحل بجز باند هیچ چیز نداشت
 که شام بخورد ناگاه دید که شیخ ریحان بر ساحل است پیش وی آمد و گفت ای سیدی در روز و از به بپوشید و هیچ
 چیز ندارم که شام بخورم می خواهم که مرا بر سیدی گفت این را به بپوشید از من شام می خواهد و این را بپوشید
 نمی خواهد مگر بر سیدی گویند که من هر سیدی می ام گفتم ای سیدی ازین چاره نیست ناگاه دیدم که گاه
 هر سیدی که حاضر شد اما روغن نداشت گفتم ای سیدی این را روغن می باید گفت این را به بپوشید هر سیدی که
 خود بی روغن مگر من روغن فروشی ام گفتم ای سیدی این را بی روغن نخواهم خورد گفتم این کوه را بیاور

دریاب و آب بیا و وضو سازم رفتم و آب دردم که را از من بستد و از انجا رفتم بر پیر سرخیت پس از آن
 بخوردم که هرگز بمثل آن و غنم نخشیده بودم دیگری گفته است که در ماه رمضان بین افشای من به بازار رفتم و بر
 اهل خود چیزی خرم نگاهم ریحان مرادید و پیش خود کشید و بهو بالابر بسیاری من بگریستم و گفتم می خواهم
 که در بر زمین باز گردانی مرا بر زمین باز گردانید و گفتم می خواهم که تفری کتی اما تو نمی آستی امام یافعی گوید که با آنکه
 وی باین طریح مطالع عجائب ملکوت سماوات خواسته است بعضی از صاحبان گفته اند که روزی شیخ
 ریحان را گفتم که خاطری با من می دار گفت ما دام که این مرد است من سرش اشارت می نمود که در من
 پنداشتم که مراد وی آن است که ما دام که زنده ام و مراد وی را ندانم مگر روزی که بمن آن سبک بپای کرد
 می گذشت بینم و در وی شکست و بران برد و رضی الله تعالی عنه شیخ علاء الدین انوار دلی
 رحمه الله تعالی وی بزرگ بوده است امام یافعی گوید رحمه الله تعالی که وی روزی در دوازده روز
 بیک وضو نمازی گزارد و پانزده سال به بلو بر زمین نهاده و چند روزی گذشت که طعام نمی خورد
 و چون طعام خوردی چیز اندک خشن خوردی و با من در می قدری گوشت بودی خود را با بدلتی
 بسیار بجهت و واقف و گفتند چند سال است که بجهت منکراتی که می بیند بی اختیار خروج میکند و بر
 به آن فرموده اند و هم امام یافعی میگوید که شیخ علاء الدین گفت که در بعضی از ساحلهای روم گشته اند که
 چون روز عید فطر رسید بر می از دیوهای مسلمانان بجهت نماز عید رفتم چون باز آمدم آدمی دیدم که در
 خلوت من نمازی گزارد و بر یکی که بر در خلوت مرا می بود و پیچ اثر پای نبود و تعجب کردم که از کجا آمده
 است بعد از آن بگریست گریستنی زار من در فکر شدم که از برای وی چه آورم که روز عید است التفات
 بمن کرد و گفت ای فلان فکر کن که در غیب است آنچه تو نمی دانی و لیکن اگر نزد تو آب هست پیش از
 برویستم که ابرق بیاورم پیش از برق دو گردنه نان دیدم نهاده بزرگ گرم و مغز بادام بسیار آن را برداشتم
 و پیش وی بردم نان بشکست و مغز بادام پیش من ریخت گفت بخور و در استاده و از آن
 مغز بادام بمن می داد و من می خورم و وی خورد و گفتم مغز بادام با مغز بادام من خور آن طعام را غریب
 می دیدم گفت این را غریب دار که خدای را بندگان هستند که هر جا که باشند هر چه خواهند یا بند
 تعجب من زیادت شد با خود گفتم که از وی طلب مواخات کنم گفت تعجب کن کن من باز میخواهم آمد
 انشاء الله تعالی و از من غائب شد و حال ندانستم که کجاست شب بیدارم از شوال آمد و با من گفتند

مواخات بست رضی الله عنه امام عبد الله الیه فی الیمینی رحمه الله تعالی هو ابو السکاک
 عقیق الدین عبد الله بن سعد الیه فی الیمینی نزیل الحرمین الشریفین شرفه الله تعالی و رضی عنه از کجا
 مشایخ وقت خود بوده است عالم بوده بعلم ظاهری و باطنی و وی را تصنیفات است از جمله است
 تاریخ مرآة الجنان و عبرة القطنان فی معرفه حوادث الزمان و کتاب روض الریاضین فی
 حکایات الصالحین و کتاب در التنظيم فی فضائل القرآن العظیم و برای آن تصانیف دیگر دارد
 و اشعار نیکو نیز گفته است وی گفته است که شیخ علاء الدین خوارزمی گفته است حمد الله تعالی
 که شبی در بعضی از بلاد شام در خلوت خود بعد از نماز خفتن بیدار شستم بودم و در خلوت خانه از
 اندرون بسته بودم و در می دیدم با خود در خلوت ندانستم که از کجا در آمدند و ساعتی با من سخن گفتند
 و با یکدیگر یاد احوال فقر کردیم و ذکر مردی از شام کردند و بر وی ثنا گفتند و گفتند نیک مرویست
 اگر بدانستی که از کجای خورده از آن گفتند سلام ما بصاحب خود عبد الله یافعی برسان گفتم او را از
 کجای شناسید و وی در جازست گفتند بر پا پوشیده نیست و بر خاستند و پیش رفتند سوی محراب
 پنداشتم که نماز خواهند گزارد و از دیوار بیرون رفتند و بهم می گفتند است که شیخ مذکور گفت که بعضی
 از ساحلهای شام در ماه رجب شته انبیین و اربعین و سبعمائه و پیر خلوت من در آمدند بعد از نماز
 خفتن و ندانستم که از کجا در آمدند و از کجا آمدند چون بر من سلام کردند و صفاحه نمودند
 با ایشان انس گرفتم گفتم از کجا آمدید گفتند سبحان الله هیچ تویی ازین حال سوال میکنی بعد از آن
 خشک باره نان جو داشتیم پیش ایشان نهادم گفتند نه از بهر این آمده ایم گفتیم پس از بهر چه آمده ایم
 گفتند آمده ایم و ترا وصیت می کنیم بر سائیدن سلام بپیدا الله یافعی و گفتند بگو که بشارت با تو را گفتم
 وی را از کجای شناسید گفتند ما بوی رسیده ایم و وی بخار رسیده است گفتم شمارا درین بشارت رسانیدن
 از منی هست گفتند آری و چنان ذکر کردند که از پیش برادرانی می آیند که ایشان را هست در شرق
 و فی الحال غائب شدند و بهم می گفتند که در اوائل حال متردد بودم که بطلب علم مشغول شدم که موجب
 فضیلت و کمال است یا عبادت که مشتمل عبادت و سلامت از آفت قیل و قال است
 و درین کشاکش و اضطراب مرا نه قرار مانده خواب کتابی داشتم که روز و شب بطالع آن می گذرانیدم
 درین بقراری آن را بشادام و روی در می دیدم که هرگز ندیده بودم و روی بیتی چند نوشته که

یافعی شیخ
 کجا و درین محل
 گفتند با او

بگرنگی بکشتن طعام از وی باز گرفتند تا بر دو عمر وی بسی شش یا سی و هشت رسید و دو کان
 ذلک فی سینه و ثمانین و خمسایه و اهل حلب شان وی مختلف بودند بعضی وی را با حاد و دمه نسبت
 می کردند بعضی بکرات و مقامات وی اعتقاد داشتند وی گفتند که بعد از قتل شهاب بسیار بکرمت دے
 ظاهر شد و این موافق می نماید بآنکه شیخ شمس الدین تبریزی قدس سره فرموده که در شهر دمشق شیخ
 شهاب الدین مقتول را آشکارا کافر می گفتند گفتند حاشا و کما که کافر باشد چون بعد از تمام در آمد و خدمت شیخ
 شمس بدر کمال گشت گفت من سخت متواضع باشم بر نیازمندان صادق اسخمت با نخواست باشم بآنکه آن
 شیخ شهاب الدین علش بچقلش غالب بود عقل می باید که بر علم غالب باشد و حاکم دماغ که محل عقل است
 ضعیف گشته بود در عالم ارواح طائفه ذوق یافتند فرود آمدند و مقیم شدند و از عالم ربانی سخن می گویند
 اما همان عالم ارواح است که ربانی پندارند مگر فضل اکبر را در آنجا بدیده از جذبات یا مردے که او را
 در نفل گیر و در عالم ارواح به عالم ربانی کشته شیخ اوجده الدین حامد الکرمانی قدس الله
 تعالی سره وی مرید شیخ رکن الدین نجاسی است وی مرید شیخ قطب الدین ابراهیم اوی مرید شیخ
 ابوالنجیب سرور دینی قدس الله تعالی ارواح بسیار بزرگ بوده است و صحبت شیخ محی الدین بن العزلی
 رسیده و شیخ در کتاب فتوحات و در بعضی رسائل دیگر از وی حکایت کرده است و در باب ثانی از فتوحات
 می گوید که شیخ اوجده الدین الکرمانی رحمة الله گفت که در جوانی خدمت شیخ خود می کردم در سفر بودیم و دے
 در عمارت نشسته بود و زحمت شکم داشت چون بجای رسیدم که آنجا بیمارستان بود در خواست کردم که
 اجازت ده که در وی بستانم که نافع باشد چون اضطراب من بدید اجازت داد و بر منم بستم که شخصی در پیشش
 و ملازمان می پیا ایستاده و پیش وی شمع افروخته اند و می مرا نمی شناخت و من وی را نمی شناختم
 چون مراد میان ملازمان خود دید برخواست و پیش من آمد و دست مرا گرفت و گفت حاجت تو
 چیست حال شیخ را بادی بگفتم فی الحال وادی حاضر کرد و بمن دوا بمن بیرون آمد و خادم شمع را همراه
 می آورد و ترسیدم که شیخ آن را بیند و بیرون آید سوگند بردی دادم که باز گرد با گشت پیش شیخ آمدم
 و دار و آوردم و از آن گرام و احترام که آن شخص کرده بود با شیخ بگفتم شیخ قسم کرد و گفت ای فرزند چون
 اضطراب ترا دیدم مرا بر تو شفقت آمد لاجرم ترا اجازت دادم چون آنجا رسیدی ترسیدم که آن شخص
 که امیر آن موضع است بخواه نقای نه نماید و شرمند شوی از بیکل خود مجروح شدم و بصورت وی آمدم

در موضع وی نشستم چون تو آمدی ترا گرامی داشتم و کردم آنچه دیدی در ساله اقباله مذکور است که شیخ
 رکن الدین علام الدوله رحمه الله تعالی گفته است که آن روز که قافله در منی بود یکی از مریدان شیخ
 شهاب الدین سرور دینی قدس الله تعالی روضه آنجا بود و زیارت دی رفتیم احقر پس مریدی عزیز بود معانی
 بنحسب سقیم و از هر نوع سخنان می رفت از وی پرسیدیم که ما شنیده ایم که شیخ شهاب الدین قدس سره
 شیخ اوجده الدین کرمانی را بتبع خوانده و پیش خود نگذاشته است راست است آن پیر گفت
 علی حسن در آن مجمع در خدمت شیخ حاضر بودم کسی ذکر شیخ اوجده الدین می کرد فرمود که پیش من
 نام وی میبرد که او جتوع است امروز دے دیگر هم در خدمت شیخ حاضر بودم که با شیخ گفتند که این
 سخن را شیخ اوجده الدین شنیده و گفته که هر چند شیخ را بتبع گفت اما مرا این مفاخرت پس نام من
 بر زبان شیخ رفت و درین معنی بیتی عربی گفته است و آن بیت اینست شعر حکیم کاشانی
 ذکرتی بعبیة بکل من فی کتب خطوت بیکاکا شیخ شهاب الدین قدس سره
 خلق وی را تحسین کردند و می تواند بود که مراد شیخ شهاب الدین قدس سره با تدارع دے آن
 بوده باشد که می گویند وی در شهود حقیقت توسل بظاهر صوری می کرده و جمال مطلق را در صورت
 مقیدات مشاهده می نموده و چنانکه گذشت که شیخ شمس الدین تبریزی قدس سره از دے
 بر رسیدم که در چه کاری گفت ماه را در طشت آب می بنیم پس شیخ شمس الدین گفت که اگر بر تقای
 و نبل ندارم چرا بر آسمانش نمی بینی و پیش مولانا جلال الدین رومی قدس سره گفتند که
 دے شاهد باز بود اما پاکباز بود خدمت مولوی فرمود که کاش کردی و گفتی و این را باغی
 وی بهرین معنی دلالت می کند رباعی زان می نگرم بچشم سر و صورت زیر که ز معنی است افرو صورت
 این عالم صورت است اما در صورتیم یعنی نتوان دید مگر در صورت + و در بعضی تواریخ مذکور است که
 چون وی در سماع گرم شدی پیراهن مردان چاک کردی و سینه بسینه ایشان باز نهادی چون بخیلاد
 رسید خلیفه پیر که صاحب جمال داشت این سخن بشنید گفت و بتبع است و کافر اگر در محبت من ازین
 گونه حرکت کند وی را بکشم چون سماع گرم شد شیخ بکرامت دریافت گفت رباعی سهل است
 مرا بر سر خنجر بودن + و رباعی مراد دوست بے سر بودن + تو آمده که کافر را بکشتی +
 غازی چه توانی زواست کافر بودن + پسر خلیفه سر بر پا دے

در قافله مذکور است که شیخ
 رکن الدین علام الدوله رحمه الله
 تعالی گفته است که آن روز که
 قافله در منی بود یکی از
 مریدان شیخ شهاب الدین
 سرور دینی قدس الله تعالی
 روضه آنجا بود و زیارت دی
 رفتیم احقر پس مریدی عزیز
 بود معانی بنحسب سقیم و از
 هر نوع سخنان می رفت از وی
 پرسیدیم که ما شنیده ایم که
 شیخ شهاب الدین قدس سره
 شیخ اوجده الدین کرمانی را
 بتبع خوانده و پیش خود
 نگذاشته است راست است آن
 پیر گفت علی حسن در آن
 مجمع در خدمت شیخ حاضر
 بودم کسی ذکر شیخ اوجده
 الدین می کرد فرمود که پیش
 من نام وی میبرد که او جتوع
 است امروز دے دیگر هم در
 خدمت شیخ حاضر بودم که با
 شیخ گفتند که این سخن را
 شیخ اوجده الدین شنیده و
 گفته که هر چند شیخ را بتبع
 گفت اما مرا این مفاخرت پس
 نام من بر زبان شیخ رفت و
 درین معنی بیتی عربی گفته
 است و آن بیت اینست شعر
 حکیم کاشانی ذکرتی بعبیة
 بکل من فی کتب خطوت بیکاکا
 شیخ شهاب الدین قدس سره
 خلق وی را تحسین کردند و
 می تواند بود که مراد شیخ
 شهاب الدین قدس سره با تدارع
 دے آن بوده باشد که می
 گویند وی در شهود حقیقت
 توسل بظاهر صوری می کرده
 و جمال مطلق را در صورت
 مقیدات مشاهده می نموده و
 چنانکه گذشت که شیخ شمس
 الدین تبریزی قدس سره از دے
 بر رسیدم که در چه کاری
 گفت ماه را در طشت آب می
 بنیم پس شیخ شمس الدین
 گفت که اگر بر تقای و نبل
 ندارم چرا بر آسمانش نمی
 بینی و پیش مولانا جلال
 الدین رومی قدس سره گفتند
 که دے شاهد باز بود اما
 پاکباز بود خدمت مولوی
 فرمود که کاش کردی و گفتی
 و این را باغی وی بهرین
 معنی دلالت می کند رباعی
 زان می نگرم بچشم سر و
 صورت زیر که ز معنی است
 افرو صورت این عالم صورت
 است اما در صورتیم یعنی
 نتوان دید مگر در صورت +
 و در بعضی تواریخ مذکور
 است که چون وی در سماع
 گرم شدی پیراهن مردان
 چاک کردی و سینه بسینه
 ایشان باز نهادی چون
 بخیلاد رسید خلیفه پیر که
 صاحب جمال داشت این
 سخن بشنید گفت و بتبع
 است و کافر اگر در محبت
 من ازین گونه حرکت کند
 وی را بکشم چون سماع
 گرم شد شیخ بکرامت
 دریافت گفت رباعی سهل
 است مرا بر سر خنجر بودن
 + و رباعی مراد دوست بے
 سر بودن + تو آمده که
 کافر را بکشتی + غازی
 چه توانی زواست کافر
 بودن + پسر خلیفه سر بر
 پا دے

آنجا حاصل بوده و مانعی نه جماعتی از اهل طبع مجتمع شده بوده اند و از معارف و می سخنان می شنیده اند و از سر نفس دیواران تصرف می کرده اند و آن را مقدمه اشتغال بشتیات نفس و اعراض از مخالفت هوای ساخته و در دای اباحت و تمایل بشریعت و سنت می افتاده و وی ازین همپایگی از روی نشان وی را دیدیم پیری بود روشن و طایف طاعات را بجای می آورد و دوام ذکر و آگاهی داشت حال وی را پرسیدم گفت من دوبار خدمت وی رسیده ام یکبار در هرات یکبار در بلخ هر بار چون چند روز در خدمت وی بودم گفت بولایت خود باز رود در میان اینان مباش که بجهت اینان ترا ضرر دهد بعضی از عزیزان می فرموده اند که در آن وقت که خدمت سید را می نمودی بودی ملاقات کردم در اثنای معارفی که می گفت از صدیق اکبر نقل بسیار میکرد و هر بار که صدیق اکبری گفت رقت بسیاری کرده قطرات اشک بزرگ سفید از چشم وی می ریخت میدان می گفتند که ای اکنون در مقام ابوبکر است و بعضی دیگر از عزیزان که بصحبتی رسیده بودند می گفتند که کبرم ذاتی وی کسی ندیده ام بعضی می گفتند که خیر و جام که در قبول انکار غالباً از تعصب خللی بود از وی بعضی می گفتند که این طائفه را می باشد نقل می کرد و تری بر خنجر می همه را اعتماد هست از بعضی مسافران معتدل نقل کرد که از تربت مقدسه جام بزمیت شهدا طوسی علی ساکنین اسلام شکیبایا کرده بودند در راه که می رفته اند در جانب خرم در و ششانه در نظر ایشان در آمده بوده است که از زمین مرتفع شده و به آسمان رسیده و تعجب مانده اند که این چه روشنائی است هم شب بخرم در رسیده اند و دیده اند که آن روشنائی در جانب لنگر خدمت سید است قدس سره چون بلند کرده اند و قصد زیارت می کرده اند چنان مشاهده افتاده است که آن نور است که از آن خانه که مقدس نور و در آنجا است می تابد و از بعضی درویشان چنان استماع افتاده و نیز دریافته ام که توجع بمرقد مقدس می موجب جمعیت تمام است و الله تعالی اعلم و خدمت مجددی خواهد ناصر الدین عبید الله و الله تعالی خلال ارشاده فرمودند که خدمت سید قاسم حضرت خواجه بزرگ خواجه بهاء الدین راقی قدس سره در نواحی ایروند دیده بود و صحبت داشته و طریقه ایشان را معتقد بود و از دستان می شد که خود را بر آن طریقه می داشته و دیگر فرمودند که خدمت سید قدس سره می گفت که هر جا که می رسیدم از مجذوبان می پرسیدم و خود را بصحبت ایشان

بجای

می رسانیدم چون بروم رسیدم گفتند اینجا مجذوبی هست مولانا جانی نام گفتند چون پیش وی رفتم وی را شناختم که در آن تحصیل در تبریز دیده بودم با وی گفتم ترا چه شد بزبان وی گفت هر صباح که بر می خواستم مردی بودم در تفرقه افتاده مرا یکی این طرف می کشید و یکی آن طرف با مدادی بر خاستم مرا چیزی فرو گرفت که از همه خلاص شدم فرمودند که این سخن را چند بار از محبت سید شنیدم هر بار که می شنیدم متغیری شد و قطرات اشک از چشم وی می ریخت معلوم می شد که آن سخن در آن وقت که آن عزیز فرموده بود در وی تاثیر بسیار کرده بوده است و بعضی از مساکین خود آورده که در تاریخ سنه تسع و سبعین و سبعایه بود که در شهر هرات در خانقاه جدیدی در چهار مولانا ظهیر الدین خلوتی رحمت الله ساکن بودیم ناگاه سحر گاهی خدمت مولانا از خلوت خود گریان بیرون آمدند و روی جلوت من نهاد و فریاد بر آورد که ای برای خدای تعالی بگوی که می گوید و کتب اقرب الیک من حبیل کو رید و شخصیت سال است که می دو اند و هنوز نرسیده ام از باب فقر عزیزی حاضر بود گفت این همان حکایت مجنون باور الهیست که بختانهاست مردم رفتی و هر چند چیزی خوردی چون بیرون آمدی و از وی پرسیدند که هیچ خوردی تشنجه گدی که چیزی از کجا بود و هیچ نخوردم روزی امیر زاده و پیراخانه بود و نعمت فراوان از هر جنس پیش و می نهاد و بعد از آن که دیوانه چندا که خواست بخورد میزاد و شیر کشید که دیگر بخورد و آن ترس شمشیر آن مقدار دیگر که امکان داشت بخورد و گفت اگر می کشی بکش که گنجائی خوردن ندارم چون دیوانه بیرون رفت از وی پرسیدند که هیچ خوردی گفت نعمت فراوان بود اما از ترس شمشیر که چیزی می توانست خورد و در تاریخ سنه ثلثین و ثمان مایه بادشاه وقت را در جامع هرات شخصی زخمی زد چنان معلوم شد که وی را در لنگر خدمت سید خانه مقفل بوده بهوم آنکه اگر آن بوقوت می بوده از شهر هرات اخراج کرده عذر خواستند بجانب بلخ و سمرقند رفت و از اینجا مراجعت کرد و در خیر و جام ستوطن شد و در سنه سبع و ثلاثین و ثمان مایه از دنیا رفت و قبر وی از اینجا است رحمت الله حکیم سنائی غزنوی قدس الله تعالی روحه کنیت و نام وی ابوالمجد و دین آدم است وی با پدر شیخ رضی الدین علی لالا انباعم بوده اند از کبرای شعری طائفه صوفیاست و سخنان وی را با شهادت و صفات خود آورده اند و کتاب

حقیقه الحقیقت بر کمال وی در شعر و بیان از ذوق و مواجیدار باب معرفت و توحید در لیلی
 قاطع و بر بانی ساطع است از میدان خوابه یوسف همدانی است و سبب توبه وی آن بود که سلطان
 محمود سبکتگین در فصل زمستان بغربت گرفتن بعضی از دیار کفار از غزنین بیرون آمد و بود و تنائی
 در معوج وی قصیده گفته بودی رفت تا بعضی رساندند گفتی رسید که یکی از مجذوبان و محبوبان
 که از حد تکلیف بیرون رفته که مشهور بود و بلای خوار زیر که پیوسته لای شراب خوردی در اینجا بود
 آوازی شنید که با ساقی خودی گفت که پر کن قدحی بگوری محمود سبکتگین تا بخورم ساقی گفت
 محمود مرغازی است و پادشاه اسلام گفت پس مردکی ناخشنود دست آنچه در تحت حکم
 و آمده است در حیز ضبط نذر آورده می رود تا ملک دیگر بگیرد یک قبح گرفت و بخورد
 باز گفت پر کن قدحی دیگر بگوری سنانیک شاعر ساقی گفت سنانی مردی فاضل و لطیف لطیف
 است گفت اگر در لطیف طبع بودی بکاری مشغول بودی که وی را بکار آمدی گزافی چند
 در کاغذی نوشته که بهج کار وی نمی آید و نمی داند که وی را برای چه کار آفریده اند سنانی چون
 آن را بشنید حال بروی متغیر گشت و به تنبیه آن لای خوار از دستش بیفتاد و پای در راه نهاد
 و بسا که مشغول شد و در سخنان مولانا جلال الدین رومی قدس سره مذکور است که خواجگ حکیم سنانی
 در وقتی که مختصر بود در زیر زبان چیزی می گفت حاضران گوش به پیش دهانش بردند این بیت
 می خواند **میت باز گشتم ز آنچه گفتم زانکه نیست و در سخن معنی و بر معنی سخن** غریزی این را
 شنید گفت عجب حالی است که در وقت باز گشتن از سخن نیز سخن مشغول بوده است و در
 همواره منزوی و منقطع می بوده و از مخالفت اهل دنیا معرض یکی از ارباب جاه و جلال اعزمت
 آن بوده که بهلازمت و زیارت وی رود و شیخ مکتوبی بوی نوشته مشتمل بر سی لطائف از انجمله آنکه
 این داعی را عقل و روح در پیش خدمت است ولیکن بنیه ضعیف دارم که طاقت تفقد و قوت
 تمهید ندارم **و ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها کلاته مندرس چه طاقت بارگاه**
جباران دارد و شیر زده ناله هجران چنانچه شیران آرد باری عزاسمه داند که هرگاه که برده
 حشمت ایشان درین خطه مختصر نذر صاحب خانه آمده است این ضعیف مندی را رخت عافیت
 بغریب خانه غولان بردند و بصناعت قناعت را بهر امان خضر و الیاس سپردند به بزرگی که در فضل

سلطان و ان الملوک
 انداخته و آنچه افند و با
 یعنی پادشاهان چون
 بایک در آن میسر
 تاج سازند
 و بهر راه
 و شیر زده ناله هجران
 که خورده باشند

با آن بزرگ دین و دنیا کرده است که گوشه گزیده را به تفقد سانس خود خراب کند
 که جسم خستگان بنده نه سزای چشم تر خداوندی است و من مقولانه قدس شد تعالی سر و بس که
 شنیدی صفت روم و چین و دنیا ملک سنائی بهین + تا همه دل بینی بی حرص و بخل تا همه
 جان بینی بی کبر و کین + پای نه و چرخ بریز قدم + دست نه و ملک بریز کین + و زنه و کان
 ملک زیر دست + چرخه و اسب فلکی زیر زین + ایضا آنها این جهان بر مثال مرد است اگر گمان
 اندر و هزار هزار این مر آن را همی زند محلب + و آن مر آن را همی زند منقار + آخر الامر بگذرند همه
 و نه همه باز ماند این مرد در نظرم با همه خلق جهان گر چه ازان + بیشتر گره و کمتر برهند و تو چنان
 زنی که بهیری برهی + نه چنان چون تو بهیری برندی + با عیالت و با همه آب گشت و جان با همه خون
 تا چیست حقیقت از پس پرده درون + ای با علمت خرد و در گردون و دون + از تو در جهان
 پر و توان هر دو درون + قائم بخودی از ان شب و روز مقیم + بیت ز سوسن و امیرت نسیم
 با مانده از آب و آتش با شدمیم + چون سایه شدی ترا چه چون چه نیم + بر حسین سر بر سر پناه
 آمد عشق + بهر کج و ملوک آمد عشق + بر کاف کمال کل کلاه آمد عشق + با این همه یک
 قدم ز راه آمد عشق + مردی که به عشق جان فرساید + باید که بدون یار خود نگراید عاشق
 بره عشق چنان می باید که درونخ و از بهشت یادش ناید + آبی نیست شده فات تو در پرده است
 وی صومعه ویران کن ز نار پرست + مردان کنون چو عاشقان می در دست + گرد و کفر گرد و گرد
 سر مست + ای من بتو زنده بهجو مردم بنفس + در کار ز کرده دین و دنیا بهوش کرم
 نیمم چه بنگرم با همه کس + سروی همدان برای من داری دین + و ما بجز تو گردم گراید یکی + در بهنگذارش
 که ساز دهمی + هر دیده نگه کند بیدار کس + در سر نگذارش که ماند نفس + چون چراغ تو کس
 باشد پر کرد + ز بهار بهج آب آلوده گردد + اندر ره عاشقی چنان باید مرد + که زور یا خشک
 آید از دوزخ مرد + ای عقل اگر چند شریفی دوزخ شو + وی دل ز دلی بگرد و چون خون شو +
 در پرده آن نگار دیگرگون شو + بی چشم در آئی و به زبان بیرون شو + آس عشق ترا
 روح مقدس منزل + سودا س ترا عقل مجر و محل + سیاح جهان معرفت یعنی دل + از دست
 غمت دست بر سپاس بگل + ویرا قصیده رایحه است زیادت از صد و هشتاد و بیت که

باینجا
 قیود

باینجا

آن را بر روز لا بنیا و کنوز لا و لیا نام نهاده و سی معارف و حقایق و لطائف و درایق در اینجا
درج کرده است و اولش این است که طلب ای عاشقان خوش رفتار و طریقی نیکو ان
شیرین کار و تکی از خانه بین ره صحرا تا که از کعبه بین درخار و در جهان شاه رسد و با فرسخ
در قریح جریه و با پیشی از زمین پس دست ما و دامن دوست و زمین پس گوش ما و حلقه یار
و وی را و رای این حدیقه حقیقت سه کتاب غنوی دیگر است هم بر وزن حدیقه اما مختصر
و از آنهاست این ابیات که ای بجز از بر پریده بلند و خویشتن را را با شمرده زین
باز پرسوے لایحه و بجز از کشتنه در دست صورتست هنوز و تاز تو در بند ميس و تالیقه
حقیقه نقش و حکاک تکلیف به تاریخ تمامی حدیقه چنانچه خود به نظم آورده است سته و شش
و خمسیایه بوده است و بعضی تاریخ و فاتی می را همین نوشته اند و بعد از شیخ فرید الدین عطار
نیشاپوری قدس شد تعالی روحه وی مرید شیخ محمد الدین بغدادی است در
و بیاجه کتاب تذکره الاولیا که بوسه منسوب است می گویند که یک روز پیش امام محمد الدین
بغدادی در آمد و بر او دیدم که می گریست گفتم چه است گفت زهی سپه سالاران که درین است
بوده اند بشا به انبیا علیهم السلام که حکماء اقصی کا نبیاء نبی امیر المومنین پس گفت لزان می گویم
که دروش گفته بودم خداوند کار تو بخت نیت مرا ازین قوم گردان یا از نظاره کنان این قوم
گردان که قسم دیگر را طاقت ندارم می گویم بود که تجاب باشد و بعضی گفته اند که وی اویسی بوده
است در سخنان مولانا جلال الدین رومی قدس سره مذکور است که نور منصور بعد از صد و پنجاه
سال بر روح فرید الدین عطار تجلی کرد و مرئی او شد گویند سبب تو به بوسه آن بود که روزی
در دکان عطاری مشغول و مشغول به جامله بود و رویشی با بخار سید و چند بارشی شد گفت وی
بد رویش نپرداخت در رویش گفت ای خواجه تو چگونه خواهی مرد عطار گفت چنانکه تو خواهی
در رویش گفت تو همچون من می توانی مرد عطار گفت بلی در رویش کاسه چوبین داشت زیر
سردناده و گفت الله و جان بدار عطار را حال متغیر شد و و کان بر هم زد و باین طریق در آمد
گفته اند که مولانا جلال الدین رومی در وقت رفتن از بلخ در سیدن به نیشاپور صحبت می
در حال کبر سن رسیده است و کتابی مراد از لایحه و داده وی و لایحه آن با خود می داشته

له نور درشته در
دست صورت است
این زین یعنی با خود و تحقیق
دختر اعتقاد خلاصی
از اعمال صورتی در بقیه
تکلیف ای داد است
چه یاد امر که صورت
ما یفت مختصر
بایست رجوع
باجمال صورتی امر
نی که بخود لایحه است
ضروری است

در حال

و در بیان حقایق و معارف اقتدا بوسه دارد چنانکه میگوید نظم کرد عطار گشت مولانا غریب
از دست شمس بودش و دوش و دور و غنی دیگر فرموده عطار روح بود و سنائی در چشم او
از پی سنائی و عطار آمدیم به و آن قدر اسرار توحید و حقایق اذواق و مواجید که در ثنویات و
غزلیات وی اندر لاج یافته در سخنان هیچ یک ازین طایفه یافت نمی شود جز که الله سبحانه و تعالی
عین الطالبین المشتاقین خیر الحوائج و من أنفاسه الشریفة ای روست
در کشیده بازار آمده و خلقی باین طلسم گرفتار آمده و آیین قصیده بست بیت زیادت است
و بعضی از اباالی آن را شرحی نیکو نوشته اند و در شرح این بیت چنین مذکور شده که یعنی ای آنکه
روی خود را که نور ظاهر و جو دست بر روی بوش تعینات و صورت کشیده و پوشیده بدار
نور در آمده خلقی برین طلسم صورت که بر روی این گنج مخفی کشیده بواسطه کثرت تعینات مختلفه
و آثار بقائیه گرفتار بعد و هجران و غفلت و پندار غیرت گشته اند یا خود بواسطه سرایت پر تو
جمال آن روی در روی بوش مظاهر و صورت جمیل گرفتار باین عشق و محنت و محبت گشته بعضی
عاشق معنی و بعضی عاشق صورت نیست توئی معنی و بیرون تو اسم است + توئی گنج و همه
عالم طلسم است + و عشاق صورت بوم خود از معشوق و در افتاده اند و نمی دانند که عاشق
کیستند و در بای ایشان چیست میل خلق جله عالم تا ابد اگر شناسند و اگر نگویند
و برین دستور تمام این قصیده را شرح کرده است و از جهت اختصار برین اختصار افتاد و مختصر
شیخ و تاریخ سته و شش و ستمانه بر دست کفایت شهادت یافته و سن مبارک وی
در آن وقت می گویند که صد و چهارده سال بود و قبری در نیشاپور است رحمه الله تعالی
شیخ شرف الدین مصلح بن عبد الله السعدی شیرازی رحمه الله
از افاضل صوفیه بود و از مجاوران بقیه شریف شیخ ابو عبد الله خفیف قدس الله تعالی سروده ان
علوم بهره تمام داشته و از آداب نفسی کامل مغربیا کرده است و اقا لیمه گذشته و بارها به سفر حج
پیاده رفته و به تجماع سومات در آمده بود و بزرگ ایشان را شکسته و از مشایخ کبار بسیار
در یافته و صحبت شیخ شهاب الدین سهروردی رسیده و با وی در یک کشتی سفر دریا کرده و گفته اند
وی در بیت المقدس و بلاد شام مدتی مدید سقایی میکرد و آب بر دم می داد تا بخرطی سلام می

نجات

دوی را از زلال انعام و فضال خود سیراب گردانیده و قتی ویرای یکی از اکابر سادات و اشراف فی الجمله گفت و گوی واقع شد آن شریف حضرت رسالت را صلی الله علیه و آله و سلم بخواب دید که وی را عتاب می کرد چون بیدار شد پیش شیخ آمد و غدر خواهی نمود و استرضای وی کرد یکی از شاخ منگروی بودی در واقعه چنان دید که درهای آسمان کنشاده شد و ملائکه با طبقای نورنازل شدند پس بدید که این چیست گفتند برای سعدی شیرازی است که بتی گفته که قول حق بجانم افاده است و آن بیت انیت پیست بگ و در خان سبز در نظر هو شیار و هر رقی در فرست معرفت کردگار و آن غریب چون از آن در آمد هم در شب بدر زداده شیخ سعدی رفت که وی را بشارت دهد دید که چراغی افروخته و با خود می کشد چون گوش کشید همین بیت می خواند و می در شب جمعه ماه شوال سنه اصدی تسعین و سی و هفت از دنیا رحمت الله تعالی شیخ فخر الدین ابراهیم المشتهر بالعراقی قدس الله تعالی روحه و صاحب کتاب لغات است و دیوان شعری مشهور است از لاهی بمان است و در سفر حسن قرآن کرده بود و بغایت خوش می خواند و چنانکه بهر اهل همان شیفته آواز می بودند و بعد از آن بحصول علوم اشتغال نموده چنانکه گویند در سن هفده سالگی در بعضی مدارس مشهوره همان باناده مشغول بوده روزی جمعی قلندران بهمدان رسیدند و با ایشان پسری صاحب جمال بوده و بروی مشرب عشق غالب بود چون آن پسر را دید که قرار شد با دام که در همان بودند با ایشان بود چون از همان سفر کردند و چند روز بهر آن طاعت شد و در عقب ایشان رفت چون بر ایشان رسید برنگ ایشان برآمد و همراه ایشان بهندوستان افتاد و در شهر مولتان بصحبت شیخ بهاء الدین نگرینار رسید گویند که چون شیخ و سه را در خلوت نشاند و از جمله وی یک ده گذشت وی را و جدی رسید و عالی بروی مستولی شد این غزل را گفت و نخستین باده کاندرجام کردند و چشم مست ساقی دام کردند و آن را با و از باندی خواند و می گریست چون اهل خانقاه آن را دیدند و آنرا خلعت طریقه شیخ دانستند چه طریقه ایشان در خلوت جز اشتغال بدگر یا مراقبه امری دیگر نمی باشد آنرا بهر سبیل نگار بسم شیخ رسانیدند شیخ فرمود که شمار از میانم است و او را منع نیست چون روزی چند برآمد یکی از قریبان شیخ را که در بخترا بات افتاد شنید که آن بیت را خراباتیان با چنگ و چغانه می گفتند پیش شیخ آمد و صورت حال را باز نمود و گفت باقی شیخ حاکم شد شیخ سوال کرد که

چه شنیدی باز گو چون بدین بیت رسید که بیست چون خود کردند از خوشبختن فاش عراقی را چرا بدنام کردند شیخ گفت که کار و سه تمام شد برخاست و بدر خلوت عراقی آمد و گفت عراقی اکنون مناجات در خرابات می کنی بخیر بفرم آن بیرون آمد و سر در قدم شیخ نهاد شیخ بدست مبارک خود بر او را از خاک برداشت و دیگر ویرا در خلوت نگه داشت و خرجه از تن مبارک خود کشید و در وی پوشانید و بعد از آن فرزند خود را بعد نکاح و سه در آورد و وی را از فرزند شیخ پسری آمد و وی را کبیر الدین لقب کردند و بست و شیخ سال در خدمت شیخ بود چون شیخ را وفات نزدیک رسید و کار بخواند و خلیفه خود ساخت و بجوار رحمت حق پیوست چون دیگران التفات شیخ را نسبت بوسه شایه کردند عرق حسد در ایشان بچید و بیاد شاد و وقت رسانیدند که اکثر اوقات وی بشهر می گذرد و هجت و سه بهر بختوانان صاحب جمال است وی را استحقاق خلافت شیخ نیست چون شیخ عراقی آزادانست غنیمت زیارت حرمین شریفین را در دهال الله شد فاکر و بعد از زیارت بکباب روم رفت بصحبت شیخ صدر الدین قونی قدس الله سره رسید و از وی ترمیمت یافته و جماعتی فصوص می خواندند استماع کردند و در انشای استماع آن لمعات را نوشت چون تمام کرد و نظر شیخ آورد شیخ آن را پسندید و تحسین کردند معین الدین پروانه از اعرار و مرمید و معتقد شیخ عراقی بود بصحبت شیخ در توقات خانقاهی ساخت و هر روز بلامت شیخ می آمد و روزی بخدمت شیخ آمد و بطنی زهر همراه آورد و بنیاز مندی تمام گفت که شیخ ما را هیچ کاری نرساند و التفاتی نمی نماید شیخ بخندید و گفت ای امیر ما را برز نتوان فریق کسی بفرست و حسن قوال را بمارسان و این حسن قوال در جمال و پذیر بود و در حسن صوت به نظر و جبهه گرفتار و سه بودند و در حضور و غیبت هوادار و سه چون امر تعلق خاطر شیخ را بوی دریافت فی الحال کسی بطلب و سه فرستاد بعد از غوغای عاشقان و رفع مزاحمت ایشان وی را آوردند شیخ با امیر و سائر اکابر استقبال وی کردند چون نزدیک رسیدند شیخ پیش رفت و بروی سلام کرد و کنار گرفت آنکه شربت خواست و وی را با یاران وی بدست خود شربت داد و از آنجا بخانقاه شیخ فرستند و صحبتها داشتند و سماعا کردند و خدمت شیخ در آن وقت غزلها گفت و از انجمله این غزل است بیست ساز طرب عشق که داند که چه ساز است که زخمه او ز نعل اندر تنگ تاز است

و بعد از مدتی حسن قوال جازت خواست و بمقام خود مراجعت کرد گویند روزی اسیر معین الدین بطرف میدان می گذشت دید که شیخ چوگان در دست میان کو دکان ایستاده امیر با شیخ گفت ما از کدام طرف باشیم شیخ گفت از آن طرف و اشارت بر راه کرد امیر روان شد و بر رفت چون امیر معین الدین وفات یافت یافت شیخ از روم متوجه مصر شد و وی را با سلطان مصر ملاقات افتاد و سلطان مرید و معتقد و سید و دوسه را شیخ الشیخ مصر گردانید اما دوسه همچنان بکلفت در بازار با گردیدی و گردی ها طواف کرده روزی که در بازار کفشگران می گذشت نظر بکفشگری افتاد و شیفته او شد پیش وی رفت و سلام کرد و از کفشگر سوال کرد که این بیکسیت گفت پس من است شیخ بله بای پس اشارت کرد و گفت ظلم نباشد که این چنین لب و دندان با چرم خر صاحب باشد کفشگر گفت مردم فقیرم و حرف مانیت اگر چرم خریدند آن گیر و نان نیاید که بپردازد بگوید شیخ سوال کرد که هر روز چه مقدار کاری کند گفت هر روز چهار درم شیخ گفت هر روز هشت درم بپردازم و او این کار دیگر نکند شیخ هر روز بر رفتی و با صاحب بر در دکان کفشگر بنشیند و فارغ البال در روزه او نظر کردی و اشعار خواندی و گریستی مدعیان این خبر سلطان رسانیدند از ایشان سوال کرد که این پسر را بشب یا بر روز با خود ببرد یا نه گفت نه گفت با و در دکان خلوتی می سازد گفتند نه و اوقات و قلم خواست و بنوشت که هر روز پنج و نهار دیگر بر وظیفه خدا و ان شیخ فخر الدین عراقی بنیز این روز دیگر که شیخ را با سلطان ملاقات افتاد سلطان گفت چنین استماع افتاد که کفشگر را در دکان کفشگری با پسرے نظری افتاده است محقری بجهت خرجی شیخ تعیین یافت اگر شیخ خواهد آن پسر را بخانقاه برد شیخ گفت ما را منقاد او می باید بود بروی حکم نتوانیم کرد بعد از آن شیخ را از مصر عزیمت بشام شد سلطان مصر بکمال لامل و شام نوشت که با حمله علی و شیخ و اکابر استقبال کنند چون استقبال کردند ملک الامراء را پسرے بود پس صاحب جمال چون شیخ را نظر کرد بر دوسه افتاد بای اختیار بر سر در قدم و نهاده پسر نیز سر در قدم شیخ نهاد ملک الامراء نیز با پسر موافقت کرد و اهل دمشق را از آن انکار بر دلد پیدا شد اما مجال نطق نداشتند چون شیخ در دمشق مقام ساخت و مدت ششماه گذشت فرزند او کبیر الدین از مولتان بیامد و مدتی در خدمت پدر پسر بر و بعد از آن شیخ را عارضه پیدا شد در روز

چ

وفات پسر را با صاحب بخواند و وصیتها فرمود و وداع کرد و این رباعی گفت رباعی در سابق چون قرار عالم دادند ما تا که نه بر مراد آدم دادند زان قاعده و قرار کان روز افتاد نه بیش بکس نیست و نه کم دادند و در ششم دلیقه سته ثمان و ثمانین و ستایه از دنیا بر رفت قبری در قفای مرقع شیخ می گذشت بن عربی است قدس الله تعالی روحا و صالحه و شوق و قبر فرزند وی کبیر الدین پهلوی قبری می گذشت امیر حسینی رحمه الله تعالی انام فی حسین بن عالم بن ابی الحسین است در اصل زکریا است که دیهی است در نوای غور عالم بوده بعلوم ظاهری و باطنی و از کتابی کنز الرموز چنان متبادری خود کردی مرید شیخ بهاء الدین زکریا است ب واسطه و مشهور میان مردم نیز چنین است اما در بعضی کتب نوشته چنین یافتیم که وی مرید شیخ رکن الدین ابوالفتح است و وی مرید پدر خود شیخ صدر الدین می مرید پدر خود شیخ بهاء الدین زکریا مولتانی قدس الله تعالی ارواحهم و وی را مصنفات بسیار است بعضی منظوم چون کتاب کنز الرموز و زاد المسافرین و بعضی منثور چون کتاب نزهة الارواح و روح الارواح و صراط مستقیم و مراد و دیوان اشعار است بغایت لطیف و رسالات منظوم که شیخ محمود هستی از آن جواب گفته است و بنای کتابش را زبیران است نیز از آن ولایت گویند سبب تو به وی آن بود که روزی بشکارسیرون رفته بود آهوی پیش می رسید خواست تا تیری بر دی افکند آهوی نگرست و گفت حسینی تیر بر مای زنی خدای تعالی ترا برای معرفت و بندگی خود آفریده است نه از برای این و غائب شد آتش طلب از نهاد دوسه شعله بر آو رد از هر چه داشت بیرون آمد و با جماعت جو القیان همراه شد و بمولتان رفت شیخ رکن الدین آن جماعت را منیافت کرد و چون شب شد حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم را بخواب دید که گفت که فرزند مرا از میان این جماعت بیرون آور و به کار مشغول کن روز دیگر شیخ رکن الدین با ایشان گفت که در میان شما سید کیست اشارت با میر حسینی کردند و میر از میان ایشان بیرون آورد و تربیت کرد تا بمقامات علیه رسید پس اجازت مراجعت بخراسان داد و بهرات آمد بمهمل هرات مرید و معتقد وی بودند در سادس عشر شوال سنه ثمان عشر و سبعمایه از دنیا بر رفت و قبری در مخرج هرات است بیرون گنبد عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہم جمیع شیخ او حد الدین اصفهانی قدس الله تعالی روحه چنین استماع

و نه

اقتاده که وی از جمله صحابیه شیخ اوجده الدین کرمانی است قدس سره چنانکه این نسبت
 بنی ازان است و وی را دیوان شعر است در غایت لطافت غزویت و جمیعات شمل برحقان
 و معارف و شنوی بر وزن و اسلوب حدیقه شیخ سنائی جام جم نام در انجاسی لطافت
 درج کرده است و ازان شنوی است این ابیات نظم او حدیثی شصت سال تخی دید + تا شی روی
 نیک بختی دید + هر گفتار را مجازی نیست + باز کن دیده کین + بازی نیست + سالها چون فلک
 بگرشتم + تا فلک داردیده و رگشتم + بر سر پای چاه داشته ام + چون ناز به زلزله داشته ام + از برون
 در میان بازارم + و ز درون خلوت نیست با یارم + کس نه بیند جمال سلوت من + نه ندارد کسی خلوت
 من + تا دل من بدوست پیوست است + سوره را گرد سر من بست است + و وی قصیده را به حکیم سنائی
 را جوابی نیکو گفته است و عدد ابیات آن حدیثی شصت خواهد بود و مفتوح آن این ابیات است به بیت سر پیوند
 ماند از دیار چون کوان شد ز بخت بخوردار + کار ما با کی است در همه شهر + و آن کی تن نمی هدر کار +
 همدی نیست با که گویم از بهر محرمی نیست تا نبالم زار + و ز رخسار نصبت آن معشوق + در ساقم ز صوت
 آن در بار + و در تارنج اتمام جام جم گفته است + چون ز تارنج برگزینم فال + هفت صدقه بودی سال
 که من این نامه بیاون فر + عقد کردم بنام این سرور + چون بسالی تمام شد بدش ختم کردم طبله المذشر
 قوی در مراغه تبریز است و تاریخ وی را انجاسه ثمان و ثلاثین و سبعمایه نوشته اند **فضل الدین**
بیگلر خانی الحاقانی رحمه الله تعالی هر چند وی شاگرد فلکی شاعر است و شعر شریف تمام
 یافته چنین گویند که وی را در ادب و شعر طوری دیگر بوده است که شعر در جنب آن کم بوده چنانکه حضرت مولوی
 قدس سره گفته است به شعر چه باشد برم تا که زخم لاف از او + هست مرافق دیگر غیر فنون شعرا +
 و سخنانی برین معنی شاهد است چنانکه میگوید به صورت من همه او شد صفت من همه او + و لاجرم
 کس من و من نشنود اندر سخنم + ز نغم میج در می تمام گویند آن کیست + چون که گویند مرا با گفتن
 که منم + حلقه یافتم دو عالم را + دل در آن حلقه چون نگین دیدم + و در محله دیگری گوید + به
 عشق بیشتر دیا بر خط کبریا + بر و بدست نخست هستی ما را ز ما + و او شایسته تقدیر خودی و غور است
 را که نخبه در روز محنت ما و شما + و ازین قبیل در سخنان هست بسیار است و ازینها بوی
 آن می آید که وے را از مشرب صافی صوفیان قدس الله تعالی اسرار هم شرب

تمام بوده است وی در زمان خلافت المستفی نور الله بوده است و در قصیده عربی که در مدح بغداد گفته
 ذکر وی کرده و توفی المستفی فی سنه خمسین و ستمایه وی نیز قصیده را به حکیم سنائی را جواب گفته است
 و عدد ابیات آن ز صد و هشتاد گذشته و آن را سه مطلع نهاده و مطلع اولش نیست به صبح صبح
 کار کلاه انشا را انتشار که دیار کار فی روشنی چو آب خزان سیرا ز خند چو باد بهار چرخ بر کار با بوقت صبح +
 می کند لعبان دیده شمار + و در آخر قصیده میگوید به این قصیده بجمع سبعیات + شائست از غرائب
 اشعار از دیکه گرد آورید + کعبه بر من نشاندهی استار + ز دقتانیک را قفالی نیست + و اندر آئین
 قلند از کار شیخ نظامی رحمه الله تعالی ویرا از علوم ظاهری و مصطلحات رسمی بهره تمام
 بوده است اما از همه دست باز داشته بوده است و وی بحضرت حق سبحانه آورده چنانکه می گوید به
 هر چه هست از دقیقه های نجوم + یا یکایک نهفته بای علوم + خواندم و سر هر ورق جستم + چون ترا
 یا خرم و سق ششم + همه را روی در خدادیدم + و آن خدا بر همه ترا دیدم + و عمر گرانمایه را از اول
 تا آخر بقاعدت و تقوی و تعوی عزالت و انزوا گذرانیده است هرگز چون سائر شعرا از غلبه عرض
 ملازمت اهل مارت نکرده بلکه سلاطین روزگار بوی تبرک می جستند چنانکه می گوید به چون
 بعد جوانی از در تو + بدر کس نترسم از تو + هر چه بودم در ستادی + من نمی خواستم تویی داوی + چون که برگه گوشتم پیر +
 ز آنچه ترسیدی است دستم گیر + فتویات پنج گانه وی که به پنج کعبه مشهور است اکثر آنها
 باستغای سلاطین روزگار واقع شده است اسیر واری آن را که نام ایشان بواسطه نظم
 به بر صفحہ روزگار بماند است دعای نموده اند و اکثر آنها اگر چه بحسب صورت افسانه است اما
 از روی حقیقت کشف حقایق و میان معارف را بهانه است یکجا در بیان آن معنی که
 صوفیه گفته اند که طالبان وصال و مشتاقان جمال حضرت حق را دلیل وجود او هم
 وجود او است و برهان شهود او هم شهود او می گوید به پیر دهنده را یاده زان شد کلید +
 که اندازه خوشتن در تو دید + کسی که تو در تو نظاره کند + و در قمار بهوده پاره کند +
 نشاید ترا جز بتویافتن + عنان باید از هر دری تافتن + و جای دیگر در همین معنی می گوید
 عقل بلبای و کوی تاریک + و الگاہ بهی چو موی باریک + توفیق تو گر نه ره
 نماید + این عقده بعقل کی کشاید + غفلت از در تو بصر فروزد + گر پاس

نیک

سفر

بیت

قصیده

نظم

بعضی از مشایخ وی را از قول رسول صلی الله علیه و سلم که از حضرت حق سبحانه حکایت کرده است که آنجا
 بچلیبی من ذکر بی سوال کرد ساعتی با آن سائل سخنان گفت پس گفت ان الله ذکر آن
 تشهد ذکر الله ذکر الله مع دوام ذکر الله فی فنی ذکر الله فی ذکره کف و یقی ذکره
 لک حیث لا یحکمان ولا زمان علی زوجة احمد بن خضر و یه رحمة الله
 تعالی وی از اولاد اکابر بود و مال بسیار داشت همه را بر فقر انفق کرد و با احمد رانچه بود
 سوا نقت نمود بایزید را و ابو حفص را قدس الله تعالی روحها دیده بود و از بایزید و ابوالکلام که در بون
 ابو حفص گفته است که همیشه حدیث زنان را مکرر میباشتم تا آن وقت که ام علی زوجة احمد
 خضر و یه را دیدم پس دانستم که حق سبحانه معرفت و شناخت خود را آنجا که می خواهد می نمود بایزید
 قدس سره گفته است هر که تصوف در زد باید که بهستی در زد چون هست ام علی زوجة احمد خضر و یه
 یا با حالی همچون حال اوام علی گفته است که خدای تعالی خلق را بخود خواند با انواع لطائف و کونی
 اجابت نکردند پس برایشان ریخت بلایهای گوناگون تا ایشان را ببلایسوی خود بازگرداند
 زیرا که ایشان را دوست میداد و بهم وی گفته است فوت حاجت آسان ترست از خواری
 کشیدن از برای آن زنی از اهل بیت بوی آمده ام که خدای تعالی تقرب جویم بوسیله خدمت
 مراد گفت چرا بواسطه خدمت خدای تعالی بمن تقرب نمی جوی ام محمد و الله شیخ ابو جعفر
 بن خفیف رحمة الله تعالی کانت من العابدات القانتات همراه پسر خود ابو عبد الله بن
 خفیف از راه بحر بفرحجاز رفت و در راه مکاشفات و مجاهدات بسیار است گویند که شیخ در عشر
 اخیر رمضان احیاء شب میکرد تا شب قدر در یابد بام بر آمده بود و نماز می گذارد و
 والده و سه ام محمد درون خانه متوجه حق سبحانه نشسته بود ناگاه اندر شب قدر بر دسه
 ظاهر شدن گرفت آواز داد که ای محمد ای فرزند من آنچه تو آنگاه می طلبی اینجاست شیخ فرود آمد و آن

ابی
مشایخ

ان الذکر ان تکرار
 تکرار ذکر است که با وجود
 در این ایستادی که در ذکر حق سبحانه و تعالی
 در این ایستادی که در ذکر حق سبحانه و تعالی
 در این ایستادی که در ذکر حق سبحانه و تعالی
 در این ایستادی که در ذکر حق سبحانه و تعالی

انوار

انوار را دید و در قدم والده خود افتاد و بعد از آن شیخ می گفت که از آن وقت باز قدر الله خود نشستم
 فاطمة بنت ابی بکر الکلتانی رحمة الله تعالی وی در مجلس سمون محب وقتی که از
 محبت سخن می گفت جان بداد و با وی سه نفر دیگر از مردان جان بداد و نصیحه رحمة الله تعالی
 شیخ ابو الریح مالتی رحمه الله گفته است که شنیدم حال زنی از صاحبات در بعضی از دیهوار اوعیه
 زیارت می شد از برای اطلاع بر گرامتی که از وی شهرت گرفته بود و آن زن را فتنه می خواندند چون
 بان دید که آن زن آنجا بود رسیدیم حکایت کردند که گو سفندی دارد که از وی شیر و عسل می دوشد
 ماقدمی نو خریدیم و بیادیم پیش آن زن و بروی سلام کردیم پس گفتیم که می خواهیم به بنیم آنچه
 می گویند از گو سفند شما گو سفند را حاضر آورند بدو سفیدیم در آن قح و بیاشا میدیم شیر و عسل
 از تخته وی پرسیدیم گفت ما را گو سفندی بود و قومی فقیر کم روز عید شوهر من گفت دوی مرده
 صالح بود که ما امروز این گو سفند را قربان می کنیم گفتیم نه زیرا که ما را رخصت هست و ترک قربان و
 خدای تعالی احتیاج ما می داند باین گو سفند اتفاقا در آن روز همانی رسید شوهر را گفتیم با اگر
 ضیف ما سریم بر خیز و آن را بکش اما جایکه طفلگان مانده بینند که بر کشتن آن گریه کنند آن را
 بیرون برد که در پس دیوار قربان کند ناگاه دیدیم که گو سفندی از دیوار خانه بر جست و بخانه
 فرود آمد من گفتیم مگر آن گو سفند از شوهر من گر بخته است بیرون رفتیم دیدیم که آن را پوست
 می کند در حجب مانده و قهقهه می شنیدیم گفت شاید که خدای تعالی عوض داده باشد بهتر از آن که
 همان را گرامی داشتیم بعد از آن گفت ای فرزند بدرستی که این گو سفند در دلهای مریدان چرا
 می کند چون دلهای ایشان خوشست شیر و خوشست و اگر متغیرست شیر و نیز متغیر است
 پس شما دلهای خوش گردانید امام یا فی رحمة الله می گوید که مراد بر بدان که آن زن گفت دسه شوهر
 دیست ولیکن عام ذکر کرد از برای سترو تلبیس و از برای تحریص مریدان بر طیب قلوب و معنی
 آن است که چون خوشست دلهای ما خوشست آنچه نزد ماست پس شبانیز خوش گردانید
 دلهای خود تا خوش شود آنچه نزد شماست تلمیذی سری سقطی رحمة الله تعالی
 زنی بود شاگرد سری سقطی و آن زن را پسر بود پیش معلم معلم آن پسر را با سیاه فرستاد و
 در آب افتاد و غرق شد معلم شیخ سری را از آن خبر داد سری گفت بر خیزید و با من بیایید

نجات

تا پیش ما و روی رویم بر فتنه شیخ سری قدس سره با مادر کوک بنیاد سخن کرد در صبر بعد از آن
 در رمضان گفت ای استاد مراد تو ازین تقریر چیست گفت پسر تو غرق شده است گفت
 پسر من گفت بلی گفت بد رستی که خدا تعالی این نکرده است شیخ سری باز در صبر در صفا
 سخن آغاز کرد زن گفت برخیزید و با من بیایید برخاستند و باو بر فتنه تا بجوی آب
 رسیدند پسر سید که کجا غرق شده است گفتند اینجا آنجا رفت و با تک زد که فرزند من کجاست
 ای مادر آن زن بآب فرو رفت و دست پسر گرفت و بجان پسر شیخ سری التفات به شیخ
 جنید کرد و گفت این چیست جنید گفت این زن رعایت کننده است هر چیز را که
 خدای تعالی بر او واجب کرده است و حکم هر که چنین باشد آن است که هیچ حادثه و حادثه
 نسبت بوی نکرده و به آن اعلام کنند چون وی را بغوت پیر اعلام نکردند دست که آن
 حادثه نشده است لاجرم انکار کرد و گفت این خداست تقاضای نکرده است تحفه
 که حمها الله تعالی سری سقلی گوید رحمة الله تعالی که شبی خوابم نیا مد و تلقی و منظر الی
 عجب داشتم چنانکه از عجب محروم ماندم چون نماز با دعا کردم بیرون رفتم و هر جا که گمان
 می بردم که شاید از آن اضطراب بکین می شود گذر کردم هیچ سودی نداشت آخر گفتم به بیمارستان
 بگذرم و اهل بتلار را به بنیم شاید که تبرسم و منجر شوم چون به بیمارستان در آمدم دل
 من بکشا و دینه من فشرج شد ناگاه کینر که دیدم بسیار تازه و پاکیزه جاها می
 فاخر پوشیده بود و خوش از و بمشام من رسید نظری زیبا و جمالی نیکو داشت و هر دو
 پای و هر دو دست در بند بود چون مرادید چشمها پر آب کرد و شعرے چند بخواند صاحب
 بیمارستان را گفتم این کیست گفت کینر کیست دیوانه شده است خواه وی را بند
 کرده مگر با صلاح آید چون سخن صاحب بیمارستان شنید گریه در گلو و و گریه شد
 بعد از آن این ابیات خواندن گرفت شعر منشتر الناس ما جئت و لکن
 انا سکران و قلبی صراحی اعلک ثم یددی و کلمات ذنبها غایر
 جهدی فی حبه و اقتضای انا مفتوت بحب حبیب کسست
 اربعی عن باب من بکراج قصلا رحی الذی تر عمتهم فسادی

مترادف از این است
 یعنی ای کینر مردم در دانه اند
 و عقل من سوز نکرده و لیکن
 ستم از نیست کی عقل
 بوفی است
 اعلای بوی بوی چنین بناید
 که دست را در غل اندازد
 و از فقرات کوتاه گردانید
 بدانه چون از زمین لای
 بناید و گویا شش من در
 غمت دی در سوال کن
 بدان
 یعنی من شوق و اشتیاق
 بدوستی محبتی که می خواهم
 و در شدن از خانه و بی
 همه فعلای یعنی آنچه
 شایع من می دانید که
 شایع من می دانید که
 بی محبت و دوستی است
 فساد من که محبت
 فساد من که محبت
 در سواد من است
 محبوب من
 و در سواد من است
 محبوب من

و فساد الذی تر عمتهم صلاحی ما علی من احب مؤالی الی و
 اذ قصنا لیسیم من جنانی بختن دی مرا بسوخت و باند و گریه و آرد چون آب
 چشم من بدید گفت ای سری این گریه است بر صفت او چون باشد اگر او را بشناسی
 چنانکه حق معرفت است بعد از آن ساعته بخود شد چون با خود آمد گفتم ای جاریه
 گفت لبیک ای سری گفتم مرا از کجای شناسی گفت جاہل نه شدم از آن زمان که وی را
 بشناختم گفتم می شنوم که باو محبت می کنی کرد دوست می داری گفت آن کس را که شناسا
 گردانید ما را به فتنه ای خود دوست نهاد بر ما بطای خود و بداند اقرب است و سایر آن
 را حبیب گفتم ترا اینجا که مجوس کرده است گفت ای سری حاسدان با هم یارے کردند
 بعد از آن شهنه نزد من گمان بردم که مگر حیات از وی مفارقت کرد و بعد از آن با خود آمد و بیتی
 چند مناسب حال خود بخواند صاحب بیمارستان را گفتم که او را با کینر بگرد گفتم به و هر جا که
 خوابی گفت ای سری بکار و م و مرا جای رفتن نیست آنکه حبیب دل من است
 مرا ملوک بعضی مالیک خود گردانیده است اگر مالک من راضی شود و بروم و الا صبر کنم
 گفتم والله که وی از من عاقل تر است ناگاه خوابه وی به بیمارستان در آمد و صاحب
 بیمارستان را گفت که تحفه کو گفت در اندرون است و شیخ سری پیش او دست خرم شد و در آمد
 و من سلام کردم و مرا تعظیم بسیار کرد و گفتم این کینر که اولی ترست از من به تعظیم سبب چیست
 که وی را مجوس کرده گفت از چیزهای بسیار که می گوید عقل وی رفته است و نمی خورد و
 نمی آشامد و خواب نمی کند و مرا نمی گذارد که خواب کنم بسیار فکر و بسیار گریه است و حال آنکه
 تمام بضاعت من و لیست ویرانزیده ام همه مال خود به بیست هزار درم و امید زریسته بودم
 که مثل بهای وی بروی سوکنم از جهت کمالی که در صنعت خود دارد گفتم صنعت چیست
 گفت مطرب است گفتم چندگاه است که این زحمت بوی رسیده است گفت یکسال انتم
 ابتدا ای آن چه بود گفت عود در کنار داشت و تنی باین ابیات می کرد شعر و حقائق
 لا نقضت الدائم عهدا ولا کلا کلا دت بسدا الصفو و دأ

ابو سعید ابوبکر
 بیت و کینر کو
 است ۱۲ ع
 و شک لا نقضت
 و شک لا نقضت
 یعنی کینر
 کینر از آن باز
 ام بعد از رفتن
 کینر نشانی بقیه
 خود را می کشاید
 کینر بخود
 و
 و
 و

یعنی حبیب
 آن را که
 دوست دارد
 خواجهاجان
 روی را از بیل
 خود را از بیل
 و در مقامات
 و در مقامات

با هم روان شدیم در بعضی از روزها دیدیم که جاریه جشیه پیدا شد برقع بسته پیش من بایستاد
 و تیز تر و روی من می نگریست پس گفت از کجائی ای جوان گفتم از جسم گفت امروز مرا
 در پنج انگشتی گفتم چه گفت درین ساعت در بلاد جشیه بودم مرا مشاهده افتاد که خدا
 تعالی بر دل تو تجلی کرد و ترا عطا فرمود آنچه مثل آن عطا نه فرموده غیر تر از انان که من
 می دانم تو استم که ترانه بنیم و بشناسم پس گفت من امروز در صحبت شمایم و امشب باشما
 افطار می کنم روان شدوی در یک طرف وادی می رفت و ما در یک طرف چون
 شب شد بطبعی از هوا فرو آمد بران کسشش رغیف با سر که و سبزی آن جاریه گفت
 اللَّهُ الَّذِي أَكُونُ مَعَهُ وَ أَكُونُ مَعَهُ هَرِ شَبِّ بَرَّاسِ مَنْ وَ وَ رَغِيفَ فَرْدِ مَنْ آمَد
 امشب برای هر یک دو رغیف فرو داد بعد از آن سه ابرق آب فرو داد میاشامیم
 در لذت و حلالت بآبی که بر روی زمین می باشد نمی مانست پس در آن شب
 از ما جدا شد و بر رفت چون بکه رسیدیم شیخ عدی را در طواف تجلی واقع شد که چو میفتاد
 چنانکه بعضی می گفتند که وی برون گاه دیدم که آن جاریه بر بالای سر او ایستاده است
 وی گوید که ندیده گردانا و ترا آن کس که میرانیده است سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَقُومُ الْحَادِثَا
 بِتَحَلِّيٍّ وَ لَا رَجَلًا لَهُ إِلَّا بِتَشْيِئِهِ وَ لَا يَسْتَقِفُّ إِلَّا كَأَنَّكَ تَلْهُوُ بِصِفَائِهِ
 إِلَّا بِمَا عَمِدَ بَلْ أَخْطَفْتُ سُبْحَاتُ فَلَا سِوَهُ أَبْصَارُ الْعُقُولِ وَ آخَرُ
 فَحَاتُ مَهَائِهِ الْبَابُ الْفُحُولِ بعد از آن مراد طواف تجلی واقع شد

و در آن روز اندکی از آن جاریه
 ضعیفی یعنی گفت سپاس از تو ای پادشاه
 جان از آن روزی که ایستاد و در آن روز
 تو ای پادشاه از جهت تجلی صفت جلالت
 و صفات جلالتی که بپوشیده اند و در آن روز
 است بر این دیدار است تا آنکه صفات جلالت
 و صفات جلالتی که بپوشیده اند و در آن روز
 است بر این دیدار است تا آنکه صفات جلالت
 و صفات جلالتی که بپوشیده اند و در آن روز
 است بر این دیدار است تا آنکه صفات جلالت

و از باطن خود خطابی شنیدم و در آخر آن با من گفتند ای عبد القادر تجرید ظاهر را بگذارد و تفرید تو جید
 را لازم دارد و از برای نفع مردمان به نشین که ما را بندگان خاص هستند که میخواهیم که ایشان را
 بدست تو بشرف قرب خود برسانیم ناگاه آن جاریه گفت که ای جوان نمی دانم امروز چه نشان است
 ترا که بر سر تو از نور خیمه زده اند و تا عنان آسمان ملائکه گرد تو در آمده اند و چشم همه اولیا از مقام
 خود در تو خیره مانده است و همه مثل آنچه ترا داده اند امید دارند که از آن آن جاریه بر رفت
 و دیگر هرگز و من را ندیدم امرأة اصفهانی که در میان اهل کربلا از اصحاب شیخ عبد القادر
 رحمه الله علیه گفته است که روزی شیخ را بر بالای منبر استغراقی واقع شد و یک گردان عمارت
 باز شد و وی نمی دانست حاضران همه بر موافقت وی دستارها و طاقها در پای منبر انداختند
 چون شیخ بجال خود باز آمد و سخن آخر کرد عمامه خود را راست کرد و مرا گفت دستارها و طاقها
 را با صاحب آنها باز گردان چنان کردم یک حصا به باقی ماند که صاحب آن پیدا نبود شیخ گفت
 آن را بمن ده بوی دادم بر دوش خود انداخت و فی الحال ناپیدا شد من حیران ماندم چون
 شیخ از منبر فرو آمد با من گفت چون اهل مجلس عمامهها را از من خواهریست باصفهان و من
 هم عمامه خود را نهادم چون من آن را برداشتم خود را انداختم و ای اصفهان دست خود را بر او زد و
 آن را برداشت امرأة فارسیه که در میان اهل کربلا از اصحاب شیخ نجیب الدین علی بن غش رحمه الله
 گفته است وقتی زنی از کلیایکان بشیر از آمده بود و قتها بخانه ما می آمد و زنی با خبر بود
 وقتی چند روز در خانه ما می بود و مراد دست تنگی رو می نموده بود و رو می دانست آن
 حال را و ظنی چند در خانه بود که اگر وقتی حق تعالی از جو بات مثل گندم و جو چیسری
 بفرستادی در آن ظروف کردی و آن ظرفها تهی بود و سر بای آنها را پوشیده بودم تا پاک
 ماند تا وقت حاجت نزن پیدا شد که مگر چیزی در آن ظرفها هست مرا گفت چون
 دست تنگی رو می نموده است چرا از آنچه درین ظروف است قوت نسازی گفتم
 آنها تهی است گفت چون نمی است چرا سر بای آنها را پوشیده است گفتم تا پاک
 ماند آن زن برخاست و سر بای آنها را برگرفت و کشاده گذاشت و گفت از آن تهی
 است که دهن برهم نهاده است چون سر آن کشاده باشد چون دهن باشد که باز کرده

باشد و گرسنه باشد حق تعالی آن را قوت فرستد و قوت هر چیزی مناسب آن چیز رساند و قوت حاجت پس قوت این ظروف غده است چون تهی شکمی وی ظاهر گردد و پر غله و حبوب گردانند پس چون آن زن این تصرف کرد و در حال حق تعالی چندان گندم فرستاد که آن ظروف پر کرد و شد و آن زن از او لیاست خداست و تعالی بود و با تمام رسید و با تمام انجامید کتاب نفحات الانس من حضرت القدس که مقصود از آن شرح اخلاق و افعال و بیان مقامات و احوال گرم روانی بود که بقدم صدق راه بادی طلب راه سپرده اند و بدو گام خطوتین و قد وصلت بی بکینه مطلوب برده و مورد اخلاق الهی گشته اند و مظهر اسماء ناتهایی شده اند حکمت در ایجاد عالم وجود ایشان است و مقصود از اظهار این نبات آدم مقام کشف و ظهور ایشان

محل

محو باشد در نمود سر غیب اسرارشان	جفا تو می که دید حق بود دیدارشان
لیک پندارند خواب آلودگان بیدارشان	جمله در کعبه فنا از هستی خود خفته اند
مشرق و مغرب گرفته پر تو انوارشان	گرچه اند ایند خورشید جمال خود بگل
کس چرا بر اینهم ادبم الگ دینارشان	یابی اند فقر یکدینارشان گر چه سب ندید
شسته نقش حرف غیر از صفی پندارشان	ریخته باران عرفان از سحاب کرمیت
این بیدار بامت بساعت سر تنظارشان	از خدا خواهند ستر ذات خود در ذات او
ز آتش شوق محبت گرمی بازارشان	هر یکی را باز خود از سودای دل بازار با
صد کشایش از در و صد بستی از دیوارشان	یکدم از طوف در و دیوارشان نشین که هست
ای خدا چه بود که جامی را کنی دکارشان	کارشان جز نفی ذات و وصف فعل خویش نیست

رباعیه فی تاریخ اتمام

این نسخه مقبوس از انفس کرام	کز دے نفحات انس آید بمشام
از هجرت خیر البشر و فخر انام	در هشت صد و هشتاد و سوم گشت تمام

خاتمه الطبع از جانب کاریر و ازان مطبع

الوف ستایش بدرگاه خالق جل و علا و صنوف نیایش نثار مرقد مطهر محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم که درین زمان بکثرت از انوار لطافت انظار و توفیقات یزدانی و تجلیات انوار تائیدات بانی آفتاب عالم تاب حقیقت از افق اقبال طالع شده و ماه شب افروز طریقت از اوج اجلال سلطه یعنی فتح کنوز اسرار الهی منشور لامع النور فیض ناتهایی متدین عرفان و جذبات مخزن معارف و کرامات کتاب مستطاب هر دل عزیز و کیا ب معارف به نفحات الانس از ارشاد حضرت با عظمت نهضت منازل تصدیق خضر طریق تحقیق شهاب عرش آشیان عنقای قاف لامکان قطب الولاية و ارشاد غوث العارفین و الاوتاد و حیدر عصره فی المعقول و المنقول فرید و مهرة فی الفروع و الاصل المعروف بمنائب السامی حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره اگر چه محامد و معارف حضرت معصن ممدوح از غایت اشتها معروف دیار و امصار است فاما تینا و تبرکات بنده از ان الوارثی از خرد و ویکی از هزار برای تفریح طالع ناظرین نگاشته می آید - اصل وی از اصنام و مولدش بلده جام از توابع ولایت خراسان است چنانکه خود فرموده اند **مولد مولد جام و در خرم - جریه جام شیخ الاسلامی است** بنان سبب در جریه اشعار به بدوی شخص جامی است - نام الدماجدش نظام الدین احمد دشتی بود صاحب تصانیف کثیره مثل تحفه الاحرار و حقه الابرار و یوسف زلیخا - و بهارستان و انشای جامی و سلسله الذهب و نفحات الانس و عقاید نامه و فوائد ضیائیة معروف به شرح طالع و غیر هم به تصانیف عالیلهش در اکثر علوم که فی زماننا بر صفت رونا و مشهور و یادگار است عددش پنجاه و چهار است موافق عدد اسم سامی وی که جامی است - ولانا از بد و فطرت تا زمان رحلت عارف با صد و در عدد خویش مرجع خاص عام بود شمار میران اخلاصش از صد و گذشته حتی که بادشاه وقت سلطان حسین هم در خدمت مولانا کمال حسن عقیدت می داشت و نظام الدین میر علی شیر وزیر بادشاه از ارشد طایفه دوست و از مرده عقیده نمند از اسخ الاعتقاد - با اینهمه مولانا دین را بنیاد فروخت و از مال فانی چیزی نیندوخت طبع و الالبیبه فقر و تصوف مائل بود و در مجاهده نفس هر دم شاغل و در ادراک سخن و نحو اسی بحر فن گوشت سبقت از همه در بر بوده که از همه صحران کس به تائیدش

نبوده - در فصاحت و بلاغت و موثنگانی و ایراد سخن هم بدو طبعی میداشت و گویند که رجحان خاطرش بر مذہب همه اوست بود چنانچه روزی مولانا در عین وجد شعر میخواندند **بسکه رجحان** نگار چشم بیدارم توئی بهر که پیدا می شود از دور پندارم توئی بهر که که حاضر وقت بود گفت اگر خری پیدا شود - مولانا فرمودند پندارم توئی در روزی که از ارا و تمدن بخدمت ایشان خایه غلامان فرستاده تلخیصی نوشته بود گفت که در باغ ماریش بابا بسیار خوب می شود مولانا فرمودند که از ریش بابای شما خایه غلامان ما بهتر است و هر دو قسمی است از انکسور - در فن معانی و دخی تمام داشت از دست بهر اسمی که تا حال منش نشده چشم بکشا زلف بشکن جان من بهر تسکین دل بریان من شرح معانی چشم با اعتبار ترا در فتن منی مراد است - و از بکشا بعل نزد او امر کرده بفتح دان عین - و از لفظ باعتبار تشبیه لام مستفاد است - و بشکن بعل ترا در امر به کسر دادن لام است - و تسکین دل بریان عبارت از سکون تخلفانی است که در وسط لفظ بریان واقع شده - و معنی ظاهری شعر ظاهر است - تاریخ و فالتش میر علی شیرچین گفته **کاشف سر آبی** بود بیشک زان سبب - گفت تاریخ و فالتش کاشف ستراله - بالجملة این کتاب مستطاب مخزنی است در حالات سنیہ و واقعات بهیہ بزرگان دین مع نام نامی و اسم گرامی مقامات سکونت آنها و هم آنچه از ایشان در حین حیات از خرق عادات و حاجت بر آری اهل مرادات و کشف و کرامات بطور پیوسته بطرز مفصل و مجمل حواله قلم صداقت رقم مولانا شده چنانچه تعداد اسمای مبارک اولیا و ائمه که درین کتاب ذکر شده اند از روی شمار ششصد و هجده است - در در القائل پس لاجد مد علی احسانه که این گوهر شایع بود از صد مطبع عالی و قار نامی و گرامی مشهور نزدیک و دور **منشی نو لکشور** واقع لکشبیلانی بهی قای نامدا رجحان معالی القاب رای بهادر منشی **پراگ** ترا **ان** صاحب دام اقباله و عم نواله مالک مطبع موصوف باه مارچ ۱۹۵۸ مطابق ماه رجب الثانی ۱۳۷۷ هجری قمری به تصحیح و تحشیہ از نسخ قدیمه مولانا سید فرید الدین و مطبوعه کلکتہ برآمده زیر گوشواره مترجم قدردانان عالم گردیده حق سبحانه و تعالی مقبول و الهامی خاص و عام کند بحق محمد و آله و اصحابه الامجاد و فقط

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
صمصام الاسلام - یعنی منظوم فتوح الشام	۴۰۰ پ	خزینة الاصفیا - حالات انبیا و اولیا -	۴۰۰ پ
مولفه منشی سید محمد عبدالرزاق صاحب	۴۰۰ پ	اسرار الاولیا - از مولوی نظیر اسحاق -	۳۰۰ پ
مقام الاسلام - مولفه سید محمد عبدالرزاق صاحب	۴۰۰ پ	روضه الصفا - کامل سات جلدین کجایی	۴۰۰ پ
تالیخ مدنیہ منوره - اردو ترجمه جلد لعلوب	۸۰ پ	از محمد خاوند شاه -	۴۰۰ پ
ترجمه مجموعه فتوحات و اقدی - هر چهار	۸۰ پ	شواهد النبوة - از ملا عبدالرحمن جامی در	۸۰ پ
حصه یعنی فتوح عرب و شام و مصر و عجم -	۸۰ پ	احوال حضرت پیغمبر صلعم و آل و اصحاب -	۸۰ پ
منهاج النبوة - اردو ترجمه مدارج النبوة	۸۰ پ	معالم النبوة - احوال نبوت مستند	۸۰ پ
از خواجہ عبدالحمید خان -	۸۰ پ	معروف از ملا معین الدین کاشفی -	۸۰ پ
ترجمه سیر الاقطاب - از سید محمد علی -	۶۰ پ	تحریر الشهادتین - شرح سیر الشهادتین از	۳۰۰ پ
تالیخ مکملہ معظمہ مرتبه حاجی محمد فخر الدین خان -	۲۰ پ	مولانا سلامت اللہ -	۳۰۰ پ
کتب حالات انبیا و اولیا فارسی		جامع طبیبی - از شاه طیب نعمت الکی حالات	۲۰۰ پ
سفینة رحمانی - از حافظ عبدالرحمن صاحب	۴۰ پ	ختم نبوت بشیخ تمام -	۲۰۰ پ
سیر الاقطاب - تذکره اولیا از شاه	۸۰ پ	تذکره علماء ہند مصنفہ رحمان علی صاحب	۱۲۰ پ
الہدیہ حشیتی -	۸۰ پ	کشنہ کوشل دیوان -	۱۲۰ پ
گنجینہ سروری - حالات اولیا مع مصرع	۸۰ پ	روضہ الشہداء - احوال شہداء کربلا از	۱۲۰ پ
تاریخ ولادت و وفات از مفتی غلام سرور	۹۰ پ	ملاحسین واعظ کاشفی -	۱۲۰ پ
لاہوری مرحوم عمدہ کتاب ہو -	۹۰ پ	سفینة الاولیا - از شاہزادہ داراشکوہ	۹۰ پ
مجالس العشاق - مصنفہ سلطان حسین حنا	۹۰ پ	بہادر مرحوم -	۹۰ پ
سلطان تیموریہ -	۹۰ پ	رشیات تذکرہ اولیا - نہایت نفیس کتاب	۹۰ پ
مدارج النبوة - از مولانا عبدالحق محدث	۹۰ پ	از ملا حسین واعظ کاشفی -	۹۰ پ
دہلوی نہایت نفیس کتاب دو جلدین -	۹۰ پ	جامع التواریخ - مولفه جناب عالم علوم	۹۰ پ
جلد اول اور جلد دوم علیحدہ علیحدہ بھی فروخت	۹۰ پ	غزبہ مولوی فقیر محمد صاحب -	۹۰ پ
ہوتی ہیں -	۹۰ پ	جذب القلوب الی دیار المحبوب - مولفه	۹۰ پ
ایضاً - جلد اول -	۹۰ پ	شاہ عبدالحق صاحب -	۹۰ پ
ایضاً - جلد دوم -	۹۰ پ	کتب متفرقات دینیہ اردو	۹۰ پ
	۹۰ پ	حدائق الخفیه - مصنفہ مولوی حافظ	۹۰ پ

الحال من الغرض من هذا القول

Calculus - 100

18
19

[Faint purple ink scribbles]

[Handwritten purple ink signature]